

163-2

TARIKH

A QUARTERLY JOURNAL OF HISTORY AND ARCHAEOLOGY.

Editor

HAKIM SAYYID SHAMS-ULLAH QADRI,

Asst Editor.

SAYYID AHMAD-ULLAH QĀDRI.

CONTENTS.

- 1 THE PROGRESS OF LEARNING IN SOUTHERN INDIA.
During the time of Qutub Shahi Dynasty by the Editor.
- 2 KIRSHNA DEVA RAYA The Great Emperor of Vijayanagar
by Md. Isma'il Khan, M A
- 3 A CHRONOGRAM of Reign and Death of Shah Isma'il Safavi the
King of Persia

SUPPLEMENTS.

- A HISTORY OF THE PORTUGUESE IN MALABAR
*Tuhfat-ul-Mujahideen of Shaikh Zain-ud-Din Al-Ma'abari
compiled in A. H 993 A D. 1585. Original Arabic Text.*

Printed Published at
THE TARIKH PRESS, KOTLAH AKBAR JAH,
Hyderabad-Deccan.

Annual Subscription Rs. 5 or Shilling 8, Postage Extra, for

حصہ ہفتم

بابت اکتوبر - دسمبر ۱۹۳۰ء

جلد دوم

تاریخ

تاریخ و آثار قدیمہ کاسہ ماہی رسالہ

- ۱ دکن کی علمی ترقیاں بعد سلاطین قطب شاہیہ
۱۳ کرشن دیورائے - بیجا نگر کا فرمانروائے اعظم
۳۲ شاہ اسماعیل صفوی کی تاریخ جلوس و وفات

ضمیمہ

تصحیح المجاہدین فی بعض اخبار البرکاتین (متن عربی) ۱-۲+۱-۲۸

تاریخ

کی نسبت بعض معاصرین کے آرا

اردو جلد نہم ص ۳۶۵ بابت ۱۹۳۰ء

تاریخ اور آثار قدیمہ کا رسالہ ہی رسالہ ہے اس کے اڈیٹر جناب سکیم
یہ شمس اللہ صاحب قادری ہیں جو تاریخ اور آثار قدیمہ کے بڑے ماہر اور ان
مباحث پر ان کی کئی کتابیں اور متعدد مضامین شائع ہو چکے ہیں ہمارے ناظرین ان
سے خوب واقف ہیں اور اس سے وہ خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ رسالہ کس پائے کا
ہوگا پہلا نمبر جو ہمارے سامنے ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قابل
اڈیٹر اور ان کے معاونین نے رسالہ بڑی محنت سے مرتب کیا ہے اور بہت سچے
اور محققانہ مضامین اس کے لئے مہیا کئے گئے ہیں تاریخ کے شائقین کے لئے
بہت اچھا تحفہ ہے

اور نیٹیل کالج میگزین بابت اگست ۱۹۲۹ء جلد نمبر

سکیم یہ شمس اللہ صاحب قادری ان باکمال بزرگوں میں سے ہیں جن کو
اسلامی تاریخ کو آثار قدیمہ سے قدرتی شغف ہے آپ کی علمی خدمات اور تصنیفات اسکے
شاہد عادل ہیں اب تک ہم آپ سے بحیثیت مورخ ادبیات فارسی وارد و واقف
تھے مگر اب ہم ان سے بحیثیت مدیر رسالہ تاریخ "معرف ہوتے ہیں رسالہ تاریخ"

ایک سہ ماہی رسالہ ہے اور مقصد کے لحاظ سے اسم باہمی یعنی اس میں تاریخ و آثار قدیمہ کے متعلق مضامین شائع کئے جاتے ہیں یہ پرچہ، جنوری ۱۹۲۹ء سے جاری ہوا ہے، پہلا نمبر بابت جنوری ہمارے پیش نظر ہے اس کے مضامین کی فہرست درج ذیل ہے۔

مملکت آصفیہ، ۱۱۶۱ھ میں کتب خانہ اسکندریہ۔ سید معصوم نامی سلاطین بہمنیہ۔ قنوج۔ تبصرے۔

ترجموں کے سوا باقی تمام حصہ غالباً حضرت میر کے زور قلم کا نتیجہ ہے، اور ہمیں تعجب ہے کہ اہل حیدر آباد ایسے مفید اور ضروری رسالہ کی اقلیتی اعانت سے غافل نظر آتے ہیں

بہمن رسالے کے مضامین میں سید معصوم نامی پراڈیٹر صاحب کا مضمون پند آیا۔ حکیم صاحب نے اس کو اپنے انداز خاص میں لکھا ہے ہم ان کی اطلاع کیلئے اس قدر عرض کرتے ہیں کہ اسی اور ایسے مقامات باقی ہیں جہاں معصوم کے کتبہات موجود ہیں۔

بہمن امید ہے کہ ملک کے علمی حلقوں میں حکیم صاحب کے اس اہم رسالے کی کما حقہ قدر کی جائے گی۔ اور رسالے کو حسب دلخواہ کامیابی نصیب ہوگی کیونکہ جہاں کتاب ہمیں علم ہے مخصوص طور پر تاریخ اور آثار قدیمہ پر یہ پہلا رسالہ ہے جو اردو زبان میں شائع ہونا شروع ہوا ہے

زمانہ بابت مئی نمبر ۵ جلد ۵۲

ہمارے کرم دوست حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری ماہر آثار قدیمہ حیدر آباد کن نے شروع سال روان سے ایک سہ ماہی رسالہ تاریخ کے نام سے جاری کیا ہے جس کا واحد مقصد تاریخی واقعات اور آثار قدیمہ پر تبصرہ اور تنقید کر کے صحیح دستند حالات ملک کے روبرو پیش کرنا ہے اس رسالہ کا پہلا پرچہ شائع ہو چکا ہے جس میں مملکت آصفیہ، کتب خانہ اسکندریہ اور قنوج وغیرہ کے متعلق نہایت تحقیقی و مفید مضامین درج ہیں ہم اس رسالہ کے اجرا پر حکیم صاحب کو مبارک باد

دیتے ہیں اور ناظرین ”زمانہ“ سے اس کی خریداری کی سفارش کرتے ہیں۔ تالیف کی سالانہ قیمت پانچ روپیہ ہے۔

معارف بابت تاریخ ۱۹۲۹ء نمبر ۳ جلد ۲۲

تاریخ حیدرآباد ضخامت ص ۹۶، جناب حکیم سید شمس اللہ صاحب قادیان اثری و تاریخی مضامین کی اشاعت میں تقریباً خمس صدی سے مشہور ہیں اب ان دو مضامین میں سے مختص ایک سہ ماہی رسالہ شائع کرنا شروع کیا ہے اردو میں اس موضوع میں مورخ و عبرت کے بعد شاید یہ پہلا اور ان دونوں سے بہت بہتر رسالہ ہے اہل مضامین سے تراجم و ماخوذات کی تعداد گویا زیادہ ہے لیکن جو کچھ بھی ہے تاریخی حیثیت سے مفید اور آرازمعلومات ہے اور ہم کو امید رکھنا چاہیے کہ اس کے آئندہ بہ تحقیقی تاریخی نتائج پر مشتمل ہوں گے اہم تاریخ دوست احباب سے اس رسالہ کے مطالعہ کی سفارش کریں گے۔ سالانہ قیمت ص ۶ کوٹہ اکبر جاہ حیدرآباد دکن۔

ہمایوں بابت تاریخ ۱۹۳۳ء ص ۶۲

تاریخ ————— تقریباً ایک سال سے جاری ہے اس میں تاریخ اور آثار قدیمہ کے متعلق بلند پایہ اور محققانہ مضامین درج ہوتے ہیں تالیف سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

دکن کی علمی ترقیاں

سلاطین قطب شامیہ کے عہد میں

نہایت

سلطان محمد قطب شاہ ۱۰۲۰ھ - ۱۰۳۵ھ

محمد قطب شاہ سلطان محمد غلی کا بھتیجا اور محمد امین بن ابراہیم قطب شاہ کا
فرزند تھا۔ ۶۳ رجب ۱۰۲۰ھ کو اس کی ولادت ہوئی۔ ۱۹ ذی القعدہ ۱۰۲۰ھ کو
اپنے چچا کا جانشین قرار پایا اور پندرہ سال حکومت کرنے کے بعد ۳ جمادی الاول
۱۰۳۵ھ کو انتقال کیا۔ اس وقت اس کی عمر چونتیس سال سے کچھ زیادہ تھی۔

محمد قطب شاہ عالم و فاضل اور صاحب زراعت و تقویٰ بادشاہ گزرا ہے۔ محمد قطب شاہ کا
اسور سلطنت میں ہمیشہ احکام شرع کو ملحوظ رکھتا اور کوئی حکم خلاف شرع صادر نہیں ہو سکتا تھا۔
کرتا تھا باوجود نو عمر ہونے کے اس نے وہ تمام لذات نفسانی ترک کر دی تھیں۔
جن کی شرع میں ممانعت ہے۔ اعمال دینی کو اشتغال دنیوی پر مقدم رکھا کرتا تھا
روزانہ صبح بعد نماز کلام اللہ کا ایک جز تلاوت کرتا اور التزام کے ساتھ مہینے میں
ایک مصحف ختم کیا کرتا تھا۔ صوم و صلوٰۃ کا سخت پابند تھا۔ یہاں تک کہ ساری

اس کی نماز تہجد بھی قضا نہیں ہوئی تھی۔ حدیقتہ العالم میں لکھا ہے کہ بادشاہ نے جب کہ مسجد کی بنادالنی چاہی تو حکم دیا کہ ایسا شخص تنگ بنیاد رہے جس کی نماز تہجد قضا نہیں ہوئی ہے اس وقت علماء فضلہ اصحاب جمع تھے لیکن ان میں ایسا کوئی شخص نہیں نکلا تو خود بادشاہ نے یہ کہہ کر کہ ساری عمر میری نماز تہجد قضا نہیں ہوئی ہے اپنے دست خاص سے اس مسجد کا تنگ بنیاد رکھا۔ ۱۷

محمد قطب شاہ کے مجلس علمی بادشاہ کی مجلس میں روزانہ دربارِ فضل جمع ہوتے اور مسائل مہمہ پر بحث و مباحثے ہوا کرتے تھے۔ خود بادشاہ بھی شریعت و حکمت کے اسرار و عوامنض بیان کرتا اور اتمامِ حجت کیلئے ایمرِ فن کے اقوال اور منطق کے دلائل سے استدلال کیا کرتا تھا اس میدان میں کامیابی عموماً بادشاہ کے ہاتھ رہا کرتی تھی، اباب ماربخ جب کسی واقعہ کا آغاز کرتے تو بادشاہ اس کے متعلق روایات کے تمام اختلافات کا ذکر کرتا اور اباب مجلس اس کے افادات و انشندانہ سے مستفیض ہوا کرتے تھے۔ ۱۸

محمد قطب شاہ کا مطالعہ کا بڑا شائق تھا اور جمیع علوم و فنون کی کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ کتب سیر و تواریخ سے زیادہ دلچسپی تھی نظم و نثر کی جو کتاب اس کے مطالعہ میں آتی اس کی ابتدا میں یا خاتمہ پر کتاب کا نام مصنف کی کیفیت یا کوئی اور مفید نکتہ اپنے دست خاص سے لکھ دیا کرتا تھا۔ اور اس تحریر سے عموماً کتاب و مصنف دونوں کی حقیقت عیان ہو جاتی تھی اگر کوئی شخص ان عبارتوں کو جمع کرتا تو یہ مجموعہ نکات نفیسہ اور نوایدِ بدلیعہ کا ایک بے نظیر ذخیرہ ہو جاتا۔ ۱۹

۱۷ حدیقتہ العالم جلد اول ص ۲۸۴ -

۱۸ قطب شاہی ص ۲۲۰ -

۱۹ حدیقتہ العالم جلد اول ص ۳۳۵

دنیا کے بعض کتب خانوں میں قطب شاہی کتاب خانہ کی ایسی کتابیں اب محفوظ شاہ کے بھی موجود ہیں جن پر محمد قطب شاہ کے دست خاص کی لکھی ہوئی تحریرات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً کتب خانہ آصفیہ میں کلیات جامی اور کلیات قطب شاہ کے دو نسخے ہیں۔ جامی کا کلیات ۹۸۰ء کا لکھا ہوا ہے اور اس پر محمد قطب شاہ نے اپنے ہاتھ سے مولانا جامی کی حسب ذیل غزل نقل کی ہے اور آخر میں تاریخ اور اپنا نام بھی لکھ دیا ہے۔

از خار غارتی تو در سینه دارم خار ہا
ہر دم شکفتہ بزرخم زان خار ہا گلزار ہا
از بس فغان و شیونم تنگے ست خم گشتہ تنم
اشک آیدہ نادامم از ہر ترہ چوں تار ہا
تا سوے بلع آری گور سر و منور بر را گور
ترے پے نگارہ سر بر کردہ از دیوار ہا
زادہ مسجد بردہ پے حاجی بیابا کردہ ط
جامی کہ باشد نقل دے بیکاری آئین ہا
تو دادہ دل باہرے من مردم از غیرت ہے
یکبار میرد ہر کسے جی بارہ جاتی بار ہا
کعبۃ العبد الخاص لمولائے سلطان محمد قطب شاہ زاد تو بقعہ فیما بینانی تاریخ ۱۰۲۳ شہر ہریانہ
کلیات محمد قلی قطب شاہ کے سرورق پر حسب ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے

کلیات اشعار فصاحت آثار جنب مکانی فردوس آشیانی منفرت پناہ
عمی عالی حضرت محمد قلی قطب شاہ نور مرقدہ تمام شد در کتاب خانہ مبارک
نخط محی الدین کاتب تاریخ ادا ایل شہر رجب المرجب سنہ خمس و عشرين
اھتمی بعد الف من الهجرة فی دار السلطنت حیدرآباد حرس اللہ علی الافراد
کتبۃ العبد الخاص لمولائے سلطان محمد قطب شاہ بلغہ اللہ تالے فیما بینا
بانکے پور کی اور نیل لا مبریری میں دیوان حافظ کا ایک نسخہ ہے اسکے
خاتمہ پر حسب ذیل عبارت تحریر ہے۔

دیوان خواجہ حافظ تمام شد در کتاب خانہ عامرہ نخط محمد حسن کاتب

تباریخ اوایل جمادی الثانی ۱۰۲۳ھ ہجری در دار السلطنت حیدرآباد
 حرس اللہ عن الافند کتبہ العبد الخاص لمولاد سلطان محمد قطب شاہ
 برلین کی امپریٹل لائبریری میں روضۃ الصفا کی جلد چہارم ہے اس پر
 بادشاہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی حسب ذیل تحریر ہے۔

جلد چہارم از تاریخ میرغذکر سہمی ست بروقتہ الصفا در بیان قلعای
 بادشاہان عجم کہ معاصر بنی عباس بودہ اند۔ کتبہ العبد الخاص لمولاد
 سلطان محمد قطب شاہ زاد توفیقہ فیما بیناہ تاریخ عشرین شہر رمضان
 سنہ ۱۰۲۳ھ
 بنف شاہ بندہ سلطان محمد قطب شاہ کتاب دار السلطنت ہجری۔

محمد قطب شاہ کا
 کتب خانہ اور
 کتاب کی تعداد

کتب خانہ کی عمارت دولت خانہ شاہی میں الادوہ کے قریب بنی ہوئی
 تھی اس میں جمیع علوم و فنون کی کتابیں موجود نہیں اور ان کتابوں کو فنون
 کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ رکھا گیا تھا۔ ہر کتاب کے درجہ اول پر بادشاہ کی
 مہر نقش کیجاتی اس کے نیچے کتابدار کی مہر یا اس کا نام لکھا ہوا ہوتا اس کے
 اوپر یا بائیں جانب کتاب کا نام اور اس کے نیچے کتابوں کی جملہ تعداد درج
 رہا کرتی تھی۔ ۱۰۲۵ھ میں جب کلیات محمد قلی قطب شاہ داخل کتب خانہ ہوا ہے
 تو اس وقت جملہ کتابیں (۱۷۳۷۹) تھیں۔ محمد قطب شاہ نے اس میں بے شمار
 کتابیں اضافہ کیں چنانچہ ۱۰۳۳ھ میں جب ملا آفریدی کی جواہر الاسرار داخل
 ہوئی تو اس وقت جملہ کتابوں کا شمار (۲۶۹۲۷) تھا اس سے ظاہر ہے کہ ۱۰۲۵ھ
 سے ۱۰۳۳ھ تک نو سال کی مدت میں (۹۵۴۸) کتابوں کا داخلہ ہوا تھا۔

محمد قطب شاہ
 کے کاتب

محمد قطب شاہ کے زمانہ میں بنف شاہ کتاب دار تھا محی الدین شیخ حسین
 اور ملا عرب شیرازی کاتب تھے اور کتب خانہ کیلئے ناوہ و نایاب کتابوں کی
 نقلیں کرا کرتے تھے ملا عرب کا نام محمد مومن تھا۔ اس کو قطعہ نویسی اور

کتابہ نگاری میں بھی کمال حاصل تھا۔ اس کے زود نویسی کی یہ کیفیت تھی روزانہ
 میں پچیس سطرون کے ساتھ ستر صفحے بلا تکلف لکھ دیا کرتا تھا۔ اس نے محمد قطب شاہ
 کے لئے سنہ ۱۰۲۰ھ میں جہانگیر نامہ کی کتابت کی تھی۔ یہ نسخہ اس وقت بائیں پور محمد قطب شاہ کے
 کی اور نیشنل لائبریری میں موجود ہے۔ اور کاتب نے اس کے خاتمہ پر حسبِ قیل بعد کا لکھا ہوا
 عبارت لکھی ہے۔

تباریخ یوم الاربعاء سلخ ذوالحجہ سنہ ۱۰۲۰ھ در دار السلطنت حیدرآباد
 مصور عن کل شروفا برسم خزائن کتب اعلیٰ حضرت السلطان العادل
 اکمل افتخار السلاطین فی الزمان و اشرف النخواتین فی الدوران السلطان
 بن السلطان السلطان اسحاقان بن اسحاقان لازال رایت
 دولۃ منصورہ منصورہ و اعداد حضرت مشہورہ بید الفقیر محمد مومن مشہور
 بہ عرب شیرازی سمت تحریر یافت

سنہ ۱۰۶۶ھ میں اورنگ زیب نے حیدرآباد پر حملہ کیا اور اس کے فرزند
 شاہزادہ محمد سلطان نے ہر ربیع الاخر کو شہر پر متصرف ہو کر ہیبت سے کلاخانجا
 شاہی تاراج کئے اس نہگامہ میں چینی کے برتن اور نفیس کتابیں بجوت مغلوں
 کے ہاتھ آئیں۔ ان میں یہ نسخہ بھی تھا۔ اور اسے جب مغلیہ کتب خانہ میں داخل
 کیا گیا تو اس کے ورق اول پر شاہزادہ محمد سلطان نے اپنے قلم سے حسب
 ذیل عبارت بطور یادداشت تحریر کر دی۔

این کتاب جہانگیر نامہ را کہ حضرت حجت مکانی خود تصنیف نموده اند
 در دار الفتح حیدرآباد از کتب خانہ قطب الملک گرفتہ شد

محمد قطب شاہ
 حررہ محمد سلطان
 محمد قطب شاہ و ماضی محمد سمنانی کا شاگرد تھا اور اس سے عربی فارسی کی شاعری

جملہ علوم منقول و معقول تحصیل کئے تھے۔ طبیعت بھی موزون پائی تھی۔ مثل اپنے
چچا سلطان محمد علی کے فارسی اور دکنی دونوں زبانوں میں شعر کہا کرتا تھا مگر
میں ظل اللہ اور دکنی میں قطب شاہ مخلص تھا۔ اس کے چند اشعار یہ ہیں۔

از انعام و لبر عالی مقام ما	کردن زده است سکہ شاہی بنام ما
شام و صبح ماست چو شام و صبح عید	بریا دوست چون کدو صبح و شام ما
شد پایمال شادی، صلت غم فراق	دوران چہ خوش کشید ز ہجر انتقام ما
ترسم ز اشک تازہ خورم شتری کرد	قاصد بکوش یار چو کوئی پیام ما
دلم الا ان ز دوست دوری نست	ہنوزم حسرت مہجوری نست
تو خوشیدی من چون ذرہ زان رود	دلم لزان ز تاب دوری نست
یہ بیداری نہ بنیم لیک در خواب	دلم فرخندہ از سرورئی نست
لالہ رویان ز غم دہر بنجام داند	در شراب لب خود آب حیاتم داند
نشہ بادہ ذائق بلیم افشا نداند	در طرب خانہ دل اقل صفاتم داند
تلخ کاہیم شدہ دور کہ شیرین وینا	از شکر ریزی لب طرفہ بناتم داند

خدیجہ سلطانہ شہر بانو بیگم امیر محمد امین ابن سلطان ابراہیم قطب شاہ کی
دختر اور سلطان محمد قطب شاہ کی بہن تھیں ۱۵۱۲ء میں سلطان محمد بن ابراہیم
عادل شاہ (۱۵۰۸ء) کے ساتھ اس کا عقد ہوا تھا وہ دہلی خلیفہ عورت تھیں۔ زبان
اردو کے اولین سرپرستوں میں اس کا نام شریک ہے۔ اس نے کمال خان بکھی
سے ۱۵۰۹ء میں خاور نامہ کا نظم اردو میں ترجمہ کرایا تھا، خاور نامہ فارسی کی مشہور
کتاب ہے اس میں امیر المومنین جناب علی علیہ السلام کے محاربات مذکور ہیں اور

محمد قطب شاہ
کی بہن شہر
بانو بیگم

کمال خان بکھی
اور خاور نامہ کا
ترجمہ

۱۵۱۲ء میں لکھا ہے کہ محمد عادل شاہ کے ساتھ محمد قطب شاہ کی دختر اور خدیجہ قطب شاہ کی بہن کا عقد ہوا،
اس کے خلاف اس کے حقیقہ العالم دجلہ اعلیٰ

اسے محمد بن حسام خوانی نے ۸۲۰ھ میں تصنیف کیا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت
کیا ہے اس کا صرف ایک نسخہ کتب خانہ انڈیا آفس میں موجود ہے۔ جس میں
پندرہ رنگین تصاویر اور ایک ہزار چھپا سی صفحات ہیں۔

شاہراہی کا جب عقد ہوا تو سلطان عبداللہ نے اس کے چہرے میں ایک ملک خوشنود
حبشی غلام بھی دیا تھا۔ جس کا نام ملک خوشنود تھا اور یہ نہایت ہوشیار اور ذی علم اور بہت بہت
تھا اردو میں شعر بھی کہا کرتا تھا۔ محمد عادل شاہ کی فرمائش سے امیر خسرو کی ترجمہ
مشہور غنوی مشہ بہت کا کئی میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۰۵۰ھ
میں تمام ہوا ہے اور برٹش میوزیم میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

محمد قطب شاہ نے جلوس کے پانچویں سال ۱۰۲۵ھ میں اپنے خاندان تاریخ
کی ایک تاریخ لکھوائی ہے۔ جو تاریخ محمد قطب شاہی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب
اس کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کسی درباری مورخ نے
اس خاندان کی ایک تاریخ لکھی تھی۔ جو نہ صرف مبسوط و مطول تھی بلکہ اس
میں ایسی باتیں بھی درج تھیں جن کو تاریخ سے کوئی واسطہ نہ تھا اس لئے
بادشاہ کے حکم سے اس کا اختصار کیا گیا اور ۱۰۲۶ھ میں اس کی تصنیف و
تبیض سے مصنف نے فراغت حاصل کی۔

یہ کتاب ایک مقدمہ چار مقالے اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے
مقدمہ میں سلاطین قطب شاہیہ کا نسب نامہ۔ امیر آقا یوسف ترکمان
اور اس کی اولاد کے حالات مرقوم ہیں۔

۱۰۲۵ھ ایتھہ انڈیا آفس ص ۸۲

۱۰۲۵ھ بلوم ہارٹ۔ انڈیا آفس ص ۳۵

۱۰۲۵ھ بلوم ہارٹ پریس میوزیم ص ۵۰

مقالہ اول میں سلطان قلی قطب شاہ کا تذکرہ ہے۔
 مقالہ دوم میں جمشید قلی اور اس کے فرزند سجان قلی کے حالات ہیں
 مقالہ سوم ابراہیم قطب شاہ اور
 مقالہ چہارم محمد قلی آقطب شاہ سے تعلق رکھتا ہے۔
 خاتمہ میں محمد قطب شاہ کے حالات تخت نشینی ۱۰۲۰ء سے
 جلوس کے چھٹے سال تک مذکور ہیں۔

اس وقت اس تاریخ مہبوط کا پتہ چلانا دشوار ہے جس سے یہ کتاب
 مختصر کی گئی ہے۔ بعض نے گمان کیا ہے کہ یہ تاریخ خود شاہ کا اقتباس ہے
 جو ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں اختتام کو پہنچی ہے۔ بعض اس کے علاوہ
 کسی اور کتاب کو اس کی اصل قرار دیتے ہیں جو استاد زمانہ کے باعث ناپید
 ہو کر گم نام ہو گئی ہے کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی ایک کتاب
 کا اختصار نہیں ہے بلکہ ہمیں متعدد کتابوں سے مفاد میں اخذ کئے گئے ہیں۔
 چنانچہ بعض مقامات پر تاریخ محمود شاہی اور مرغوب القلوب کے حوالے
 نظر آتے ہیں ان میں سے پہلی کتاب ملا عبد الکریم ہمدانی نے محمود شاہ ہمدانی
 کے عہد میں لکھی ہے دوسری کتاب کو صدر جہاں ملاحین الطوسی نے ابراہیم
 قطب شاہ کے زمانہ میں تصنیف کیا ہے۔

محمد قطب شاہ کے اخیر عہد میں اس کے علاوہ اس خاندان کی ایک اور
 تاریخ بھی تصنیف ہوئی ہے جس کا نام باثر قطب شاہی ہے۔ اس کا
 مصنف محمد بن عبد اللہ نیشاپوری ہے۔ جو محمد قلی قطب شاہ کے عہد میں ولایت
 سے آکر شاہی ملازمت میں شامل ہوا۔ اس نے اپنی کتاب میں سلطان

محمد قطب شاہ کی وفات تک حالات تحریر کئے ہیں۔ ان کے ضمن میں سلاطین معاصر اور خصوصاً سلاطین صفویہ کے حالات کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اس میں واقعات ایران کی اخیر تاریخ ۳۸۰ھ تک لکھ کر ہے یہ وہ زمانہ ہے جبکہ شاہ عباس ثانی نے انتقال کیا اور شاہ صفی اس کا جانشین قرار پایا تھا۔

یہ کتاب عالم آرا سے عباسی کے طرز پر فصیح و بلیغ اور مجمع و مقفی عبارت میں لکھی گئی ہے اس کی تین جلدیں ہیں اور ہر جلد کو مصنف نے چار چار مقامات پر تقسیم کیا تھا۔ اس کا ایک نسخہ کرل میگزنی کو آرکائی میں ملا تھا۔ جو اس وقت انڈیا آفس میں موجود ہے اور اس پر پروفیسر ولسن نے اپنی کتاب میں ایک نوٹ بھی لکھا ہے۔

میر محمد مومن استرآبادی جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ قطب شاہی دربار کے میر محمد مومن علمائے کبار اور امرائے عظام سے تھے۔ محمد قطب شاہ نے انہیں حسب سابق وکالت استرآباد و پیشوائی کے عہدوں پر بحال رکھا تھا اور میر صاحب ان خدمات کو گیارہ سال تک انجام دیتے رہے۔ ۳۸۰ھ میں میر صاحب کا انتقال ہوا تو بادشاہ نے یہ منصب جلیل کسی کے تفویض نہیں کیا بلکہ دیگر امور سلطنت کے ساتھ اس کو بھی بذات خود انجام دیتا رہا ہے۔

محمد قطب شاہ کے دربار میں کئی علماء اور مصنف موجود تھے اور انہوں نے بادشاہ کے نام پر مختلف علوم میں متعدد و مفید و کارآمد کتابیں تصنیف کی تھیں۔

محقق نصیر الدین طوسی نے علم کلام میں ایک کتاب تخرید کے نام سے لکھی تھی۔ تخرید کی محمد قطب شاہ کی فرمائش سے شیخ زین الدین علی ابن خشی نے فارسی میں اس کی تخرید کی غرض لکھی اور نسخہ شاہی کے نام سے اسے موسوم کیا۔

۱۰۶۰ھ کشف عجیب ص ۱۰۶ ص ۸۶

امام یافعی کی روش الرباعین کا ترجمہ مشائخ صوفیہ کے حالات اور آداب و اخلاق میں ایک ضخیم کتاب روض الرباعین فی حکایات الصالحین کے نام سے تصنیف کی ہے۔ محمد قطب شاہ کے ایما سے شیخ فضل اللہ بن اسد اللہ الحنفی الاعرابی نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اور نزمۃ العیون والنواظر فی حکایات الاولیاء والاکابر نام رکھا۔ یہ بزرگ سمنان کے باشندے محمد فلی کے بعد میں دار حیدر آباد ہوئے تھے اور ۱۰۲۶ھ کو محمد قطب شاہ کے چھٹے سال جلوس میں یہ ترجمہ تمام کیا۔ خاص مصنف کے ہاتھ سے لکھا ہوا اس کا نسخہ کتب خانہ انڈیا آفس میں موجود ہے ۱۵

داستان امیر حمزہ مرزا محمد حاجی ہمدانی ایک قصہ خوان ۱۰۲۲ھ میں عراق سے حیدر آباد میں آیا محمد قطب شاہ کے لئے امیر حمزہ کی داستان فارسی میں ترجمہ کیا اور اسے زبدۃ الرموز کے نام سے موسوم کیا اس کا نسخہ بانکے پور کے کتب مشرقیہ میں موجود ہے۔ ۱۶

حکیم نقی الدین محمد بن صدر الدین علی محمد قطب شاہ کے درباری اطباء سے تھا اس نے بادشاہ کے لئے ایک قرابارین مرتب کیا ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ ادویہ کے امزجہ اور ان کی تحقیق کے طریقے بیان کئے ہیں اس کے بعد ہر دوا کے تحت میں اس کے استعمال کا محل و موقع بھی تحریر کر دیا ہے اس کا نام میزان الطبائع قطب شاہی ہے اور اس کے نسخے حیدر آباد، رامپور، ٹیلو سلطان اور انڈیا آفس کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔

۱۷ سینے انڈیا آفس میں ۶۴۲ -

۱۸ محبوب الاباب ص ۲۳۷ - بانکے پور جلد ہشتم ص ۱۷۹ -

محمد قطب شاہ کے عہد میں جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں ان میں برائے سارے کا ترجمہ ذکر ارازی کے
 یہی قابل ذکر ہے اس کو ابو بکر محمد بن زکریا رازی المتوفی ۳۱۰ھ نے لکھا ہے اور رسالہ برائے
 اس میں طب عملی کے بعض مسائل ہمہ مذکور ہیں۔ بادشاہ نے اپنے کسی درباری طبیب کا ترجمہ -
 سے اس کا ترجمہ کرایا جو ۳۱۰ھ کے قریب تمام ہوا ہے۔ مترجم نے توضیحات کے لئے
 بعض صفحات دوا ید بھی اس میں اضافہ کئے ہیں اس کا ایک نسخہ جس کے ایک سو بیس
 صفحات ہیں بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔
 میر محمد مومن بزدی ۱۰۳۰ھ ادائی تخلص تھا۔ علوم حکمت و فلسفہ میں کمال رکھتے تھے میر محمد مومن دلی
 علمائے ظاہر نے جب ان پر کفر و الحاد کا اتہام لگایا تو عراق سے براہ سورت
 ۱۰۳۰ھ میں حیدر آباد چلے آئے اور میر محمد مومن استرآبادی کے توسط سے محمد قطب
 کے دربار میں باریاب ہو کر منصب عالی پر فائز ہوئے نہایت متقی تھے ہمیشہ روزہ
 رکھتے اور نان جو سے انظار کیا کرتے تھے۔ عبد اللہ قطب شاہ کے ادیل عہد
 میں انتقال ہوا ہے آزاد بلگرامی نے ان کی ایک رباعی نقل کی ہے۔ جو ذیل
 میں درج ہے۔

این عمر بیاد تو نو بہاران ماند	این عشق بسیل کو مہاران ماند
نو بہار چنان بزی کہ بعد از مردن	آنگشت گزیدنی بیاران ماند

۱۰۳۰ھ بدو کلن جلد ۱ ص ۲۳۲۔ ص ۲۳۴۔

۱۰۳۰ھ ایوان ص ۲۳

۱۰۳۰ھ سرود آزاد ص ۵۴۔ نتائج الادب ص ۳۰۔

کرشن دیوراتے

بیجانگر کافر مانروائے عظم

از جناب محمد اسماعیل خاں صاحب ایم اے

(۱)

حالات بیجانگر قبل حکومت کرشن دیوراتے

۱۳۳۶ تا ۱۵۰۹ء

دکن پر مسلمانوں کی مہمات نے جنوبی ہند کے تین معتبر منہد خانوادوں کی جڑیں کاٹ دیں۔ یاد دلائے دیوگری کا کیٹھن ونگل اور ہوسیا لائے دوار سمندر ان مہمات کی بناء علاء الدین خلجی نے ڈالی اور ان کا سلسلہ علاء الدین کے قابل جہل ملک کافور نے کامیابی کے ساتھ جاری رکھا۔ ۱۳۲۶ء میں خلجی خاندان کا خاتمہ ہوا

اور تعلق شاہی خاندان کا عروج شروع ہوا۔ محمد تعلق کے عہد حکومت میں مختلف صوبہ جات کے حکمرانوں نے شاہی تخت سے قطع تعلق کر کے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ بنگال، گجرات اور ملتان علیحدہ ہو گئے۔ اور گل کی ہندو سلطنت نے کچھ عرصہ کے لئے کہوئی ہوئی حکومت پر حاصل کر لی اور حسن لنگو ایک افغانی غلام کن کا بادشاہ بن بیٹھا۔ ان ہی فتنہ و فساد اور بد نظمی کے ایام میں جبکہ رمانہ اور حالات ایک جدید قوت کے ظہور و عروج کے موافق تھے۔ دو بھائی ہری ہرا اور بنگا نے جو حکومت درگل میں بحیثیت خزانہ دار رہ چکے تھے جنوبی ہند کے تباہ شدہ ہندو خانوادوں کے بچے کچے افراد کو ایک جامع کر کے سلطنت بجا لگ کر کی پیدا دالی تھے۔

اس طرح قائم کی ہوئی حکومت کو دن بدن وسعت ہوتی گئی اور اس نے ایک خاص قسم کی اہمیت حاصل کر لی۔ ہری ہر کا بھائی اور جانشین بنگا نے پایہ تخت بنوایا اور اس کا نام بدل کر بجا لگ کر دوسرے الفاظ میں فتح کا شہر رکھا۔ ہری ہرا اور بنگا نے کبھی اپنے کو بادشاہ مشہور کرنے کی جرات نہیں کی وہ سردار تھے اور انہوں نے اودیر اور مہامند السوار کا لقب اختیار کیا۔ بنگا کا بیٹا۔ ہری ہر ثانی پہلا شخص تھا جس نے بادشاہ کا لقب اختیار کیا۔ اس کے لئے یہ باعث فخر ہے کہ اس نے جنوبی ہند کے مختلف مقدس مقامات کی زیارت کی اور سوزہ بھی رسوم بجا لائے جس سے مٹرا میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس کی

لے ایلٹ جلد سوم ص ۲۲۵۔

لے آبن بطوطہ اور نوٹسز دونوں نے ان اسباب کو واضح طور پر بیان کیا ہے جو سلطنت بجا لگ کر

عروج کا باعث ہوئے ملاحظہ ہو نوٹسز ص ۲۹۲-۲۹۳۔ ایلٹ جلد سوم ص ۶۱۵-۶۱۶۔

لے اے فارگاکن اپیاٹرس ص ۲۵۔

لے شاہ کا لقب اختیار کرنا اس حقیقت پر مبنی ہے کہ ملاوی۔ رام دیو بادشاہ کی پوتی سے شادی کی تھی۔ کتات کی رپورٹ ص ۹۹-۱۰۰-۱۰۱ ص ۲۲۔

سلطنت دریائے کرشنا (کرنول) سے کمبا کوڑم تک بلکہ جنوب کی جانب سے بھی بڑھکر پھیلی ہوئی تھی لہٰذا اس کا پوتا دیوراٹے ثانی جنوب میں اس خاندان اول کا زبردست بادشاہ ہوا ہے۔ اس نے فتوحات کے ذریعہ جنوبی ہند میں انہی سلطنت کو بڑی وسعت دی اور نونز کا بیان ہے کہ شاہان سیلوان پینگو ٹائیرن - پولیکٹ اور کولن اس کے باجگزار تھے بچھے عہدوں میں سلاطین بہمنیہ اور راجگان بیجا نگر کے باہین سخت جنگ و جدل رہا کرتا تھا اس کا سلسلہ سلاطین کن کے ساتھ بھی جس کی ابتدا ۱۳۶۶ء سے ہوئی دو سو سال تک برابر جاری رہا اور اس کا خاتمہ اس وقت ہوا جبکہ مشہور و معروف تالیکوٹہ کی لڑائی نے اس زبردست ہندو سلطنت کی بنیاد اکھڑ دی۔

دیوراٹے ثانی کی حکومت کے بعد جو زمانہ آیا امن و امان سے خالی اور خوف و خطرات سے پُر تھا۔ اس وقت بیجا نگر کی حالت نہایت نازک تھی اسکے جانشین ان خوبیوں سے متصف نہ تھے جو اس میں پائی جاتی تھیں عیش و عشرت میں مشغول لہو و لعب کے دلدادہ تھے اور اپنی تمام زندگی ان بد کاریوں کے لئے وقف کر دی تھی اور حکومت کی باگ چلایں و لاجبئی اور طاقتور وزیر اعظم سوا از سمہا کے ہاتھ چھوڑ دی گئی تھی۔ جب اس طرح مرکزی حکومت کمزور ہوتی چلی تو انتظام سلطنت میں خود بخود رخنے پڑنے لگے۔ ادھر بیرونی حملوں اور ادھر اندرونی

۱۵۔ میورا اور کوڑگ کے کہنے میں ۱۱۴۔

۱۶۔ نونز ص ۳۰۲۔ یہ ظاہر ہے کہ سلطنت کے جنوبی موبجات جن میں تقریباً آٹھ دس بھی شریک ہے بکا اول کے بیٹے کپنا تانی اور ہری ہر تانی کے بیٹے ویر پاگٹا نے فتح کئے تھے دیکھو کتابات کی سالانہ رپورٹ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء فقرہ ۵ اور دیکھو آرکیول ویر پاگٹا کے سور بکا وریلیٹ مندرجہ کتابات ہندوستان جلد ہفتم۔

نجاتوں کے خطرات سے دوچار ہونا پڑا۔ کئی سرداروں اور امراء نے خود مختار بن بیٹھے راجہ کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا۔ گجپتی راجہ اور سلطان گلبرگ کی باہم فوجوں نے بیجا نگر پر حملہ کر بیٹھا۔ گجپتی نے اوڑے گری کندا اور دوا در شری ساحل کے صوبہ جات فتح کئے اور سلطان گلبرگ نے چند بند گاہوں پر قبضہ کر کے اس کی تجارت کو سخت نقصان پہنچایا۔ جب سلطنت کی اس طرح تباہی کے سامان مہیا ہو چکے تو سلوا نرسمہا نے جو حقیقت میں حکمران سمجھا خاص خاص وزیر اور سرداروں کی مدد اور متفقہ سعی سے اس خاندان کے آخری فرمانروا کو دجے تو نرپد لور او لکھتا ہے) تخت سے علیحدہ کیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ اس طرح اس خاندان کا جس بانی ہری ہر تھا اور جسے خاندان سنگھیا بھی کہا جاتا ہے خاتمہ ہو کر سہما ستوا کے خاندان سے تھا اور اس خاندان کو پہلے خاندان سے قریبی تعلق تھا۔ ان کا اصلی پایہ تخت تلوا دیسا جنوبی کنارا میں سنگتیا پور تھا۔ تاریخ میں ان کا نام و نشان تیرہویں صدی عیسوی سے پایا جاتا ہے۔ چودھویں صدی کے وسط میں سلوا خاندان کے کچھ افراد نے بیجا نگر کے باجگزاروں کی

۱۔ ماہر کتبہ جات کی رپورٹ ۱۹۹۰ء ص ۱۱۳

۲۔ نوٹنز ص ۳۰۶-۳۰۷۔ تخت سے علیحدگی ۱۲۸۶ء اور ۱۲۹۵ء کے

درمیان واقع ہوئی۔ مندرجہ کتبات ہندوستان جلد ہفتم ص ۷۹۔

۳۔ دونوں خاندانوں کا سلسلہ نسب یا دو سے جاتا ہے تو نرپد ص ۳۰۶ کا ہی

بیان ہے کہ نرسمہا کو پد لور او سے قریبی تعلق تھا اس کے چچا پٹیا نے دیورائے ثانی کی بہن

سے شادی کی تھی۔ کتبات کرناٹک جلد دہم

۴۔ کتبات کرناٹک جلد ہفتم ص ۱۶۴۔

۵۔ کتبات کرناٹک جلد یازدہم ص ۷۵۶

حیثیت سے مشرقی ساحل پر اپنا تسلط جمایا۔ زرمہما کا تعلق خاندان کے ان ہی افراد سے تھا۔ سلوا خاندان کے سردار نہایت وفادار اور اپنے آقاؤں کے جان نثار تھے اور نمایاں خدمات بجالائی تھیں مثلاً سلوا منگو نے جو زرمہما کا حذا بجد تھا کیا آسانی کو دہرا کے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہر طریقہ سے کمک و تکیہ کی اور اس کے پوتے تپانے دیورا کے ثانی کے عہد میں نہایت شہرت حاصل کی تھی۔

ہمارے موقوفہ مانڈلے زرمہما کے متعلق نہایت دلچسپ واقعات بہم پہنچا ہیں۔ فرشتہ کا بیان ہے کہ زرمہما نہایت طاقتور راجہ تھا اور اس کی سلطنت کرناٹک اور ملنگانہ کے درمیان واقع تھی صاحب برائن المار کا قول ہے کہ ملنگانہ اور بیجا نگر کے راجاؤں میں سب سے زبردست اور طاقتور فرمانروا زرمہما تھا۔ اس نے فرمانروایان اولیہ اور سلطان بکر گڑ کے مقابلہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ جنگ کی تھی یہ تمام واقعات اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ جب زرمہما نے ناجائز طور پر تخت حاصل کیا تو اس وقت وہ نہایت طاقتور راجہ تھا اور اس کے قبضے میں جنوبی ہند کا ایک معتد بہ حصہ تھا۔

تخت نشین ہوتے ہی اس نے ملک کو بد نظمی اور بد انتظامی سے پاک کرنے کی کوشش کی۔ اس نے اکثر سرداروں اور امراء سے وہ تمام زمینات اور

۱۔ کتبات کرناٹک جلد ہفتم ص ۶۶

۲۔ کتبات کی سالاد رپورٹ ۱۹۰۵ء ص ۶۲

۳۔ کتبات کرناٹک جلد دہم ص ۱ -

۴۔ فرشتہ (ترجمہ لکھاؤ) جلد اول ص ۱۶۶

۵۔ بھگت سنگھ کی تاریخ سلاطین ہند ص ۱۱۱

جاگیرات چھین لیں جن کو انہوں نے بد امنی کے زمانہ میں (اس کے تخت نشین ہونے سے قبل) ناجائز وسائل سے حاصل کی تھیں اور تمام ملک میں امن و امان قائم کیا۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے سوائے دیوگری کے کد اور دو اور راجپور کے ان مقبوضات پر دو بارہ قبضہ کر لیا جن کو اس کے پیشرو کہو بیٹھے تھے لہٰذا سلوا نرسمہا نے مرتے وقت دو چھوٹے لڑکے چھوڑے ان دونوں کی پرورش اور حفاظت اس کے متعین علیہ جنرل نرسا سائیکا (تلوا خاندان کے نرسمہا) کے ذمہ کی گئی اور یہی جنرل ان کے خمد طفولیت میں ان کا نائب مقرر ہوا۔ بڑا بہائی تخت نشین ہونے ہی مارا گیا اور اسی کے سبب ہی امادی نرسمہا نے جس کو نوز تماراؤ لکھا ہے اس کے بعد حکومت کی باگ ہاتھ میں لی لہٰذا وہ صرف نام کا بادشاہ تھا سلطنت کا فخر اور تمام امور کے سیاہ دھندلے سما مالک نرسا سائیکا تھا لہٰذا اس نوجوان فرمانروا کو زیادہ مدت تک حکمرانی کا موقع نہیں ملا اور اس کے عالی حوصلہ وزیر نے اسے قتل کر کے خود بادشاہ بن بیٹھا (۱۵۰۱ء) ۵۷۔

۱۷ نوز ص ۳۰۷ - ۳۰۸۔

۱۸ نبع کبات میں امادی نرسمہا کے لقب تماراؤ اور دہراداؤ ہیں۔ نوز ص ۳۰۸ تماراؤ لکھا ہے وہ ان ہی القاب کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

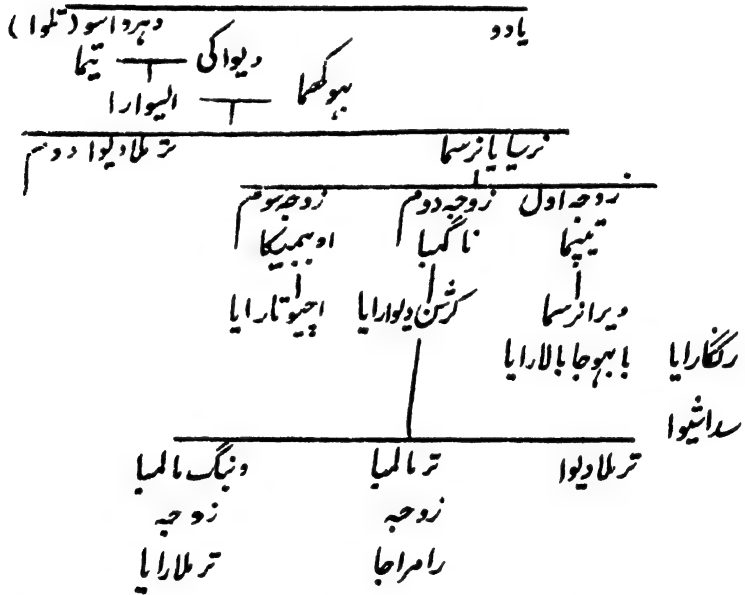
۱۹ نوز ص ۳۰۸ - اور دیکھو آرکیل نمبر ۳۸۶ مجموعہ کبات بابہ ۱۹۰۴

۲۰ اس طرح تخت و دودنہ غصب کیا گیا سلوا نرسمہا نے سنگھا خانہ ان کا خاتر کیا اور نرسا سائیکا نے سلوا خاندان کا برسرِ سول کی رائے ہے کہ یہ واقعات ان واقعات کے بالکل عکس ہیں جو کبات میں پائے جاتے ہیں وہ بیان کرتا ہے کہ نرسا ثانی نرسا اول نرسمہا کا بڑا بیٹا تھا اور کرن دیو رائے دسہا کا چھوٹا بیٹا تھا۔ یہ بیان غلط معلوم ہوتا ہے

۱۵۰۳ء میں نرسارائے کی وفات پر اس کا بڑا بیٹا دیرانزسما دسجا بالا پر تاب جس کو تو نرنے "بسال راؤ لکھا ہے" باپ کا جانشین ہوا۔ اس نے صرف چھ سال حکومت کی اس کے بعد اس کا علاقائی سبائی کرشن دیورائے نے تخت سلطنت کو زینت بخشی اب ہم اس مشہور و معروف حکمران کے حالات کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔

تلوا خاندان

چندریشی
یا بانی



۱۔ در ظاہر ہے کہ یہ غلطی سلوانزسما کے نام کو اس کے جنرل تلوانزسما کے ساتھ اور تلوانزسما کو اس کے بیٹے دیرانزسما کے ساتھ ملانے سے واقع ہوئی ہے۔ اس دسجپ سبجٹ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ملاحظہ ہو رامیا کا آرکیل۔
امادی نرسما کے دیولاپی لیٹ کتبات ہندوستان جلد ہفتم ص ۷۳۰۔

(۲) کرشن دیورائے کی پیدائش اس کا نام و نسب و پرکیر

کرشن دیورائے نرسنگھا کا بیٹا اس کی دوسری بیوی ناگبا کے بطن سے
 تولد ہوا تھا ہمارے ماخذ سے اس کی تاریخ ولادت کا کوئی پتہ نہیں چلتا لیکن ملنگی
 زبان کے ایک قطعہ میں جو نہایت مشہور ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی ولادت
 سیلوامانا سکا ۱۳۵۷ء میں واقع ہوئی جو تاریخ ۱۳۶۵ء کے مطابق ہوتی ہے۔
 پرنکالی مورخ تو نزائے نہایت دجپ پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ دیورائے سکا کی
 وفات کے وقت جو ۱۵۰۹ء میں واقع ہوئی اس کے بہائی کرشن رائے کی عمر
 میں سال سے کچھ زیادہ تھی۔ تقریباً ۲۳ یا ۲۴ سال کی ہوگی۔ اگر یہ بیان صحیح
 تصور کیا جائے تو پھر اس کی ولادت ۱۳۸۵ء میں واقع ہوئی مٹرکیوالی وینکا
 راماسوامی نے ”شعراے کن کے حالات میں بیان کیا ہے کہ کرشن رائے نے
 چالیس سال کی عمر میں سیلوامانا سکا ۱۴۲۶ء میں وفات پائی جو تاریخ ۱۵۲۲ء
 کے مطابق ہوتی ہے۔ مٹر وینکا راماسوامی نے کرشن رائے کی جو تاریخ
 وفات بتائی ہے سراسر غلط ہے کیونکہ اس سے متعلق ہم کو بعض کتب ایسے بھی
 دستیاب ہوئے ہیں جو ۱۵۲۲ء کے بعد کے ہیں مگر یہ کہ اس سنہ میں اس کی عمر
 ۱۵۷۲ء میں فوت ہوئی۔ اس قطعہ کو کرشن رائے کے حالات ملنگی زبان کے شعرا
 کے حالات میں نقل کیا ہے۔ حصہ دوم ص ۱۰۔

۱۵۷۲ء تو نز ص ۱۵۔

۱۵۷۲ء حالات شعراے کن ص ۱۳۳۔ ہم کو اس کا علم نہیں کہ ان واقعات کا کس طرح پتہ چلا

چالیس سال کی ہوگی صحیح کہا جاسکتا ہے کہ اس صورت میں اس کی تاریخ پیدائش
۱۸۴۷ء ہو سکتی ہے جو نونز کی دی ہوئی تاریخ تقریباً ملتی جلتی ہے آخر ہم
اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کرشن رائے کی ولادت ۱۸۴۷ء میں واقع ہوئی

روایت سے یہ ثابت ہے کہ ناگبائز سہا کی غیر منکوح بیوی تھی اور اسی
بنیاد پر پر تاب ردرا کچھتی نے کرشن رائے کو اپنی لڑکی بیاہ دینے سے انکار
کیا تھا مشرور ایسا لگم تیلو کا قول ہے کہ مختلف کتبات میں کرشن رائے کی
تاجائز ولادت کا ذکر ہے لیکن اس نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ کتبات کس مقام پر
موجود ہیں۔ ہمارے موثق ماخذ نے اس بحث پر کسی قسم کی روشنی نہیں ڈالی ہے
اس لئے ہم آئندہ تحقیق و تفحص کر کے اس بحث پر کافی روشنی ڈالیں گے۔

تلو خاندان کے حالات کی نسبت ہم کو بہت کم معلومات ہیں کرشن رائے
اسی خاندان کی ایہ ناز مہتی تھی اس خاندان کا سلسلہ نسب دہر و اتو۔ یادو کے
جموٹے بھائی سے جاتا ہے اور یادو دوادر گزشتہ خاندانوں کا بانی بھی ہے۔
اس خاندان کا سب سے پہلا شخص جس کے متعلق کچھ تاریخی معلومات ہیں تلو
کرشن رائے کا پرداد ہے۔ غالباً وہ فرماؤ ایاں جیا لگر کا باجگرار تھا۔ تلنگی
دارا پراشم نے نہایت فصاحت سے اس کی شجاعت اور مردانگی کی تعریف کی
ہے اور اس میں یہ درج ہے کہ اس نے فاتح کی حیثیت سے نہایت شہرت
حاصل کی تھی۔ مشرور ایسا لگم تیلو کا خیال ہے کہ تمام وہی شخص ہے جو تلوار سہا
کا بڑا بھائی تھا اور وہ تمام کے نام سے مشہور تھا۔

۱۔ تلنگی زبان کے شعراء کے حالات حصہ دوم ص ۱۰۔ صف ۱۱۔

۲۔ زبان تلنگی کے شعراء کے حالات حصہ دوم ص ۸۔ تلوار خاندان کے شجرہ

نسب کیلئے ملاحظہ ہو کتبات ہندوستان جلد نہتم۔

اور یہ واقعہ کہ تلوا خاندان کے کچھ افراد ایسے لقب بھی اختیار کر لیتے تھے جو سلوا خاندان کے لئے مخصوص تھے اس خیال کی اچھی خاصی تائید ہے لیکن نہ تو دارا پیرانم اور نہ کتبات سے اس قسم کے تعلقات کا پتہ چلتا ہے۔

حما کا بیٹا اسوارا۔ سلوانر سمکا کا وزیر اعظم اور جنرل تھا اس نے اپنے آقا کیلئے کئی ملک فتح کئے تھے۔ نرسارائے (تلوا خاندان کا بانی) اسوارا کا بیٹا تھا۔ ملنگی پرستیا ہیرانم میں اس کی بہادری اور شجاعت کی تعریف نہایت شاندار الفاظ میں کی گئی ہے اور اس کے فتوحات کی تفصیل اس طرح دی گئی ہے اس نے کنڈلس وارا کو زیر اثر اور دودپا پورم کو فتح کیا اس نے براسی کا دود والی مناد اور ہر گام کو شکست فاش دی اس نے لڑائی میں چولا خاندان کے راجہ کو قتل کر دیا اور پانڈیا کی مدد و اسطنت اپنے قبضہ میں لے لی۔ اور ہوانندر اسمرنگا پٹیم کے حکمران کو اپنے زیر نگین کیا گئے۔

کتبات میں اس کے کارناموں کے متعلق نہایت دلچسپ واقعات پائے جاتے ہیں کئی ایک کتبات میں اس کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

دریائے کا درمی کو طوفان تھا۔ نرسارائے ایسے وقت پل تیار کروا کر اسے عبور کیا اور لڑائی میں دشمن کو زندہ گرفتار کیا اس کے بعد اس نے گنگا پٹیم پر قبضہ کر کے اس شہر کو اپنا مسکن قرار دیا۔ چیرا۔ چولا۔ پانڈیا اور مدورا کے سرکش والی۔ بہادر ترشکا۔ چچنتی راجہ اور دوسرے فرمانروایان کو دریائے

سے کتبات کی رپورٹ ملت ہے۔ اکتبہ ندیہ۔ اس کتبہ میں کرنن رائے کے باپ کے لقب مینی میسرا۔ گنداکتھاری اور تری نتر اسوا میں۔

۱۲ - ۱۳ -

۱۴ - ۱۵ -

گڈنگا کے کناروں سے لیکر گڈنگا تک اور سنہ قری کو مہستانی علاقہ سے مغربی کو مہستانی علاقہ تک اس نے تمام راجاؤں کو زیر اثر کر کے اپنا محکوم بنایا۔
 پچھلے باب میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ زسارائے پہلے کو سلوا انرسمہا کا وزیر مقرر ہوا۔ لیکن بعد میں اس کے بیٹوں کے عدم طفولیت میں ان کی جانب سے حیثیت نامہ کام کیا آخر کار اس نے مادھی انرسمہا کو قتل کر کے خود راجہ بن بیٹھا اس کے تین بیٹے تھے دیر انرسمہا، کرشن رائے اور اچوت رائے جن کی ماہن غنیمت علیحدہ علیحدہ تھیں کرشن رائے کو وہ سب سے زیادہ محبت کرتا تھا اور سب سے بڑھکر عزیز رکھتا تھا یہ ایک واقعہ ہے جس کی اصلیت کتبات دروایا دونوں سے ثابت ہے۔

کرشن رائے نے تین کتبات میں جن میں اس کے باپ کو وظیفہ جاری کرنے کا ذکر ہے ”سلاپر“ کا لفظ استعمال کیا ہے اور آخر کتبہ میں سلاپر کے ساتھ ایک اور فقرہ بھی استعمال کیا ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ پدر بزرگوار گلے انگائے خواجہ جھکے تھے بلکہ اس سے ظاہر ہے کہ زسما کو کرشن رائے سے بہت محبت تھی۔

روایات سے بھی یہ ہی ثابت ہے ایک قصہ میں درج ہے کہ دیر انرسمہا کی ماں چمبہا کا دل اپنے شوہر کو کرشن رائے پر شفقت اور مہربانی کرتے ہوئے دیکھ کر شک و حسد کی آگ سے بھڑک اٹھتا تھا اسی وجہ وہ ہمیشہ خائف ہوتی تھی کہ ایسا نہ ہوا اپنے بیٹے پر کرشن رائے کو ترجیح دیکر اس کو صاحب تخت و تاج بنائے

۱۔ کتبات کرناٹک جلد یازدہم پچ گئے ۹۴۔

۲۔ مجموعہ کتبات ۱۹۰۶ء - ۹۲ - ۹۳ - اور ۳۱ -

۳۔ کتبات کی رپورٹ ۱۹۰۸ء ص ۱۱۸ -

اس نے خفیہ طور پر اس کو مروا ڈالنے کے اسباب مہیا کئے لیکن سلو آتے آتے اس کے انہ کیسہ و عداوت سے بھرے ہوئے منصوبوں پر غلبہ پا کر اس نوجوان کی جان بچانی

ایک دو۔ بے قصہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مدت سے نرسسما کی دلی آرزو تھی کہ کرشن رائے اس کے بڑے بھائی کے مقابلہ میں اپنے بعد سر حکومت پر جلوہ آرا ہو۔ مرتے وقت اس نے اس آرزو کو پورا کرنے کی غرض ایک عیارانہ چال اختیار کی وہ عیارانہ چال یہ تھی۔

جب اس کا جسم بیماری سے سوجھ گیا تو اسی حالت میں اس کے تینوں بیٹے طلب کئے گئے اور ان سے یہ کہا گیا کہ تینوں میں سے جو کوئی بھی نرسسما کی سوجھی ہوئی انگلی سے انگوٹھی اتار دینا اس کے حوالہ تاج و تخت کیا جائیگا بڑا بھائی ناکام رہا لیکن کرشن رائے نے انگلی کاٹ کر انگوٹھی اتار لی جس کی بناء پر نسا ہی تاج اس کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

گو یہ دونوں قصے تاریخی نقطہ نظر سے کوئی اہمیت اور اہمیت نہ رکھتے ہوں لیکن ان سے اس حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ نرسسما کرشن رائے کو اپنے بیٹوں میں سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اور اس کے دل میں بیشک یہ خیال جاگزیں تھا کہ بڑے بیٹے کی حق تلفی کر کے کرشن رائے کو اپنا جانشین بنائے

تلنگی کرشن رائے دیباگم میں مذکور ہے کہ نرسسما نے اپنے وزیر سے مشورہ کر کے کرشن رائے کو تخت حکومت پر بیٹھایا اور تاجپوشی کا جشن نہایت

لے یہ دونوں قصے مڑو رکیا لنگم پنلو نے زبان تلنگی کے شعراء کے حالات میں

نقل کیا ہے حصہ دوم۔

فان و شوکت سے متایا۔ تاریخی حیثیت سے یہ بیان سراسر غلط معلوم ہوتا ہے لیکن جس نتیجہ پر ہم پہنچ چکے ہیں رک نہ سمجھا کرشن رائے کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا) یہ بھی اس کی تائید میں ہے۔

نرسہا نے مرتے وقت اپنے پیارے اور محبوب بیٹے کی پرورش اور حفاظت سلواتما ایک ممتاز دبرگر۔ یدہ وزیر کے ذمہ کی وزیر نے اس نوخیز لوط کی نگاہ داشت جانفشانی اور محنت کے ساتھ کی۔ اس کے موزون تعلیم و تربیت کی اور زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے اس کو علم و فضل سے مالا مال کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ کرشن رائے اور اس کے سرپرست سلواتما کے درمیان نہایت گہرے تعلقات قائم ہوئے اور دن بہ دن روالہ میں اضافہ ہوتا گیا۔ الفت کا یہ تقاضہ ہوا کہ کرشن رائے اس کو اپاجی یعنی باپ کہنے لگا کرشن رائے نے دیرانرسہا کے تخت نشین ہونے کے بعد بھی اپنے علاقائی بہائی سے میل جول اور ملاپ نہیں رکھا دیرانرسہا کے مرنے سے پہلے یہ دلی خواہش تھی کہ کرشن رائے کو اندھا کر کے اپنے چھوٹے بچے کو تاج و تخت کا وارث بنائے اور اس طرح اس کو ہمیشہ کے لئے حکومت سے محروم کر دے اس فعل بد کی انجام دہی کیلئے سلواتما ہی مقرر کیا گیا لیکن وہ کرشن رائے کے ہوا کسی اور کو حکومت کرنے کے قابل ہی نہیں سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے دفا و فریب اور ساتھ ہی ساتھ نہایت ہوشیاری سے کرشن رائے کی جان بچائی کیجیہ دیرانرسہا نے وفات پائی تو اس دور میں وزیر کرشن رائے کو تخت پر بٹھا دیا (۱۵۰۹ء)

کرشن دیورائے کی تخت نشینی حکومت کے شروع

اور جنگ کی تیاریاں

۶۱۵۰۹ء تا ۶۱۵۱۱ء

کرشن دیورائے جب تخت نشین ہوا تو اس کی عمر بیس سال سے کچھ زیادہ تھی لیکن اس کی تاجپوشی کی صحیح تاریخ کا ہم کو علم نہیں ہے۔ اس نوجوان راجہ نے تخت و سلطنت کو مخالف رشتہ داروں سے محفوظ رکھنے کے لئے چند اگرہی کے قلعہ میں اپنے بھتیجے اور تین بھائیوں کو مقید کیا۔ یہ سیاست اور حکومت میں اس کی حیثیت بتدی کی تھی اس لئے اس نے فن میں تعلیم کی ضرورت محسوس کی اور رہنمائی کے لئے سلواتما کو مقرر کیا تاکہ اس جہاں دیدہ پورے کے دیرینہ تجربوں سے فائدہ اٹھائے۔ سلواتما نے راجہ کی استادی فوراً

۱۵ نومبر ۳۱۵ء

۱۵ کرشن رائے کے ہمہی کتبہ سے ظاہر ہے کہ لکھنؤ کے اول حصہ کی چودھویں سکاٹ ۱۲۳۳ء میں کرشن رائے کی تاجپوشی کی خوشی میں ہنایت شاندا جشن منایا گیا۔ ڈاکٹر پوسل کا بیان ہے کہ اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ آیا اس تاریخ سے مراد تاجپوشی کا دن ہے یا وہ دن مراد جس دن کہ اس تقریب میں خوشی منائی گئی۔ ملاحظہ ہو ہندوستان کے کتبات ص ۶۱ تا ۶۲ مرمر سول نے لکھا ہے کہ تاریخ ہی غلط ہے دیکھو اسے فارگاکسن ایسپاؤرس ص ۱۲۰۔

۱۶ نومبر ۳۱۶ء

۱۶ کرشن راجا دیجاٹم اواسا دوم۔ ۴۸ و ۴۹ء

قبول کر کے تعلیم دینی شروع کی اور کرشن رائے کو سلطنت کے ان تمام امور اور
 نژب و فرار سے واقفیت کرا دی جن سے ایک قابل حکمران کو آگاہ ہونا چاہیئے
 اس نے تعلیم کا یہ طریقہ رکھا کہ پہلے ان اپندو لغات پر زور دیا جن پر راجہ کو
 عمل پیرا بنانا چاہتا تھا۔ بادشاہ کو چاہیئے کہ اہم امور اور اہم موقعوں پر وزراء
 شہزادہ۔ رشتہ دار اور دوستوں سے مشورہ کرے اور ان پر بھروسہ کرے۔ آخر میں
 اس نے بدکاریوں۔ برائیوں اور گناہوں کے نقائص سمجھائے اور ان سے باز
 رہنے کیلئے اسے تاکید کی۔

سلو تانکی دانائی اور فراست نے کرشن رائے کو متھورے ہی عرصہ میں ایک
 قابل حکمران بنا دیا۔ اس نے سلطنت کے تمام علاقوں کا دورہ بھی کیا۔ جس سے
 اس کی معلومات میں اور اضافہ ہو گیا اس دورہ میں وزیر بھی راجہ کے ساتھ
 تھا۔ راجہ نے بڑے بڑے مقامات۔ شہر اور قلعوں ہی کا معائنہ نہیں کیا۔ بلکہ
 جھوٹے سے چھوٹے دیہات اور گاؤں بھی دیکھے جہاں رعایا کو باریابی کا موقع
 دیکر ان کے عام حالات اور ضروریات کے متعلق معلومات حاصل کیں دورہ
 سے واپس ہوتے ہی بیجا پور اور اڑیسہ کو جاسوس روانہ کئے اور ان کو حکم
 دیا کہ ان ممالک میں جو جو تید لیماں واقع ہوئی ہیں ان کا مواد فراہم کر کے
 ساتھ لائے۔ اس کے بعد کرشن رائے نے فرار اور حکام کی ایک کونسل
 منعقد کی اور ان کو یہ حکم دیا کہ امور ذیل کی نسبت بہت جلد واقعات کا اظہار
 کریں۔ سلطنت کی وسعت۔ اقلعوں کی تعداد۔ شاہی خزانہ کے روپیوں کی تعداد

۱۔ کرشن رائے و بیجا پور۔ ادا سا دوم ۹ م ۵

۲۔ کرشن رائے و بیجا پور۔ ادا سا دوم ۱۰ - ۶۱

۳۔ کرشن رائے و بیجا پور۔ ادا سا دوم ۱۱ - ۶۳

اور فوج کی قوت کا اندازہ لیجیے سب نے راجہ کے حکم کی تعمیل کی اور جو امور دریا
کے گئے تھے ان کا اندازہ بتایا لیکن کوئی بھی اس کی نظروں میں قابل اعتماد نہ
تھا لیجیے تلنگی کرشن رائے دیجاٹم میں ایک دیکھنے والا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ رشن رائے
دکن کے مسلمان بادشاہوں کی قوت بڑھتے ہوئے دیکھ کر ہمیشہ خائف رہتا تھا
اس کی دلی تمنا تھی کہ ان بادشاہوں کو اپنا محکوم بنائے مگر جب اس کو یقین
ہو گیا کہ ان بادشاہوں کو مطلع کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ اس کے اقتدار اور امکان
سے باہر ہے تو اس نے تخت اور سلطنت سے بیکدوشی حاصل کی اور شہر صوبہ
بھاگا۔ آخر ایک دیول میں پناہ لی اور وہاں خفیہ طور پر زندگی بسر کرنے لگا۔
جب سلواتما کو راجہ کے تخت سے دست بردار ہونے اور اس کے گم ہونے کی
اطلاع ملی تو وہ گھبرایا اور شہر میں اس کی تلاش شروع کی۔ آخر کار
اس کو دیول میں پایا اور وہاں پہونچ کر اس کی دلجوئی کی۔ دسے بڑے حاشے
اور یہ بتایا کہ اس کا نام میدھونا اور ڈرنا عجبت ہے۔ اس کو یقین دلایا کہ
اس کی آرزو پوری کرنے میں وہ ہر طرح اس کی مدد کرے گا۔ وزیر کی اس
حوصلہ افزا گفتگو کا راجہ کے دل پر بہت اثر ہوا اور اسے خوشی کے پہولا
سمایا۔ دارالسلطنت کو فوراً واپس آیا۔ راجہ شہر میں آتے ہی وزیر نے
تمام فوجوں کا اس کو معائنہ کروا دیا تاکہ اس کو اپنی فوجی قوت کا پورا پورا اندازہ
ہو جائے۔

اس بیان میں تاریخی اہمیت ہو یا نہ ہو لیکن اس سے تجربہ کار وزیر کی
دانائی اور حکمت کا ثبوت ملتا ہے اور اس حقیقت کا انخشاف ہوتا ہے کہ

۱۔ کرشن رائے دیجاٹم۔ اداسا دوم ۶۸

۲۔ کرشن رائے دیجاٹم۔ اداسا دوم ۶۹

کرشن رائے کی فتوحات کا سہرا وزیر ہی کے سر تھا۔ وزیر کو راجہ کے مزاج میں بڑا دخل تھا اور وزیر پر اس درجہ اعتماد تھا کہ تمام امور اسی کی رائے اور مشورہ سے انجام پاتے تھے۔

کچھ عرصہ کے بعد وہ جاسوس بھی پایہ تخت کو واپس آئے جو دکن اور اڑیسہ بھیجے گئے تھے۔ سلاطین بجا پور سلاطین احمد نگر۔ سلاطین گوکنڈہ اور بھتی والی اڑیسہ کی ملکیتوں میں جو جو تبدیلیاں واقع ہوئیں تھیں اور جن جن امور میں انہوں نے ترقی کی تھی ان سب کا مفصل حال کہہ سنایا اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ سلاطین دکن ایک دوسرے سے پوشیدہ پل بول کر کے بجا نگر پر متفقہ حملہ کی شاندار تیاریاں کر رہے ہیں اس خبر کے سنتے ہی راجہ اور ان کے دور میں وزیر نے نہایت تیزی سے فوجوں کو درست اور آراستہ کرنا شروع کر دیا تاکہ فوجیں ضرورت کے وقت جنگ کے لئے آمادہ رہیں۔ کرشن رائے کے عہد حکومت میں سلواتا ہی اس کے خانگی اور سلطنت کے امور کا رہبر اور ہادی تھا کوئی کام اس کی رائے اور مشورہ کے بغیر انجام نہیں پاتا تھا اور بلا مبالغہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کرشن رائے کی حکومت کی کامیابی کا راز اس دانشمند وزیر کے دیرینہ تجربہ، اعلیٰ فہم اعلیٰ قابلیت اور لامتناہی مہمت میں مضمر تھا اگر اس ممتاز مہمتی کے حالات پر یہاں روشنی ڈالی جائے تو بے محل اور خالی از فائدہ نہ ہو گا تاریخ بجا نگر میں اس وزیر کے وہ کار نمایاں ہیں جو صفحہ ہستی پر آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں رابرٹ سویل کا بیان ہے کہ سلواتا سلوا خاندان کا ایک رکن تھا یہ وہی خاندان ہے جس سے سلطنت بجا نگر کے چیلے فاضل کا

تعلق تھا۔ میسر رائیس کی بھی پھی رائے ہے۔ یہ ان دونوں مستند ذرائع سے تو یہ ظاہر ہے کہ سلواتما۔ شاکتیا قوم میں سے تھا مگر ہمارے یہاں جو دلائل موجود ہیں ان سے تو ادھر ہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔

کرشن رائے کے منگل گری کتبہ میں یہ درج ہے کہ ناند لالا اپا سلواتما کی بہن کا بیٹا اور داماد بھی تھا۔ مادیا گہری ظلال نے جو کرشن رائے کے آٹھ جلیل القدر درباری شعرا سے تھا اپنی نظم راجا سیکرا چارتیرام اس ناند لالا کے اسم گرامی سے مسنوں کی تھی۔ اس شاعر نے ناند لالا کا سجرہ نسب بیان کرتے وقت اس کو نیادگی برہمن بتایا ہے۔ اگر یہ صحیح تسلیم کیا جائے تو سلواتما کو بھی نیادگی برہمن ماننا پڑے گا۔ کرشن رائے پر حال کی ایک تصنیف ہے اس میں سمہا جکم کا ایک کتبہ نقل کیا گیا ہے جس میں سلواتما کو دہوارجن تک رہائی سے موسوم کیا گیا ہے اس کے معنی یہ ہوتے ہیں اہل تنا سنخ کا سردار اس لقب سے تمام برہمن مخاطب کئے جاتے ہیں لکن بعض دوسری اقوام بھی ہیں جن کا تعلق اہل تنا سنخ سے ہے۔

اس خیال کی تائید میں ان دلائل کے علاوہ نونر نے بھی آزادانہ رائے کا اظہار کیا ہے اور اس طرح ریسارک کرتا ہے کہ جب سلواتما اور اس کے بیٹوں پر راجہ کے خلاف بغاوت کا الزام لگایا گیا تو ان کو سرائے موت کا حکم سنایا نہیں گیا۔

۱۔ اے فارگاہن ایپائٹرس ۳۱۲ - نوٹ (۲)

۲۔ میورا در کورگ کے کتبات ص ۱۵۳

۳۔ ہندوستان کے کتبات جلد ششم ص ۱۱۱

۴۔ راجا سیکرا چارتیرام (پہلا ایڈیشن) او اس ۱

۵۔ سوانحات راجا مانک (مقال زبان کی کیفیت)

کیونکہ بیجا گرمی برہمنوں کو قتل کرنا، اہین اور قانون کے خلاف تھا۔ اس سے
 صاف ظاہر ہے کہ سلواتما برہمن تھا۔ منگل گرمی کے کتبہ میں یہ بھی درج ہے کہ
 سلواتما کا تعلق کانڈنیا کولاسے تھا۔ وہ سب اچا کا بیٹا ویسا کا پوتا تھا۔ اسکی
 بیوی کا نام ککشی تھا۔ بعض روایات سے یہ ثابت ہے کہ تاجوانی میں گاؤ بان تھا
 اور کوئی چوکندہ اور چندرگری میں خیرات پر بسر اوقات کرتا تھا زمانہ نے اس کا
 ساتھ دیا اور ان ممالک کے حکمرانوں نے اپنا منطور نظر بنایا اور چند ہی روز
 میں اس نے اپنا رتبہ بڑھا کر بڑا اقتدار حاصل کر لیا ہمارے نزدیک یہ بیان بھی
 اعتماد کے قابل نہیں اس لئے کہ دوسرے ذرائع سے ہم کو جو واقعات معلوم
 ہوئے ہیں یہ بیان ان کے برعکس ہے۔ سلواتما کا دائرہ معلومات وسیع نہیں تھا۔
 اس کی قابلیت اعلیٰ درجہ کی تھی اور اس میں وہ وہ خوبیاں موجود تھیں،
 جن کی وجہ سے بیجا گمر کے فرمانروا خود بخود اس کی جانب مائل ہوتے تھے۔
 سب سے پہلے اس نے کرشن رائے کے باپ زسمہا کے عہد حکومت میں
 اس کی ملازمت اختیار کی اس عہد میں اس نے بہت جلد ترقی کی اور اس کا
 کچھ ایسا اثر بیٹھا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وزیر اعظم ہو گیا مرتے دم تک وزارت
 کے عہدہ پر قائم رہا۔ زسارائے کے پاس بھی تھا کو براہ سوخ چل تھا مرتے
 وقت اس نے اپنے پیارے بیٹے کرشن رائے کو اسی کے حوالہ کیا۔ اس
 وزیر نے اس کی پرورش احتیاط کے ساتھ کی اور اس کے مناسب تعلیم
 و تربیت کی جو اس کے لئے سخت پر بیٹھنے کے بعد نہایت مفید ثابت ہوئی
 کرشن رائے کے دوران حکومت میں اس وزیر کا اقتدار اعلیٰ سے اعلیٰ ترین

پہنچ گیا۔ پس نے لکھا ہے کہ راجہ کا خاص مقرب اور منظور نظر ایک بوڑھا
 شخص تیسرے لکھا نامی ہے۔ راجہ کا تمام خاندان اس کا مطیع اور فرمانبردار ہے
 امراء اور عمائدین سلطنت اس کو راجہ کا ہم رتبہ سمجھتے ہیں راجہ ہمیشہ اس
 کو اپنے باپ کی طرح سمجھتا تھا۔ راجہ اس کو آج بھی مخاطب کرتا ہے تو
 لارڈ سالوا پچھکا کہتا ہے۔ تمام امراء اور کپتان اس کو آداب بجالاتے ہیں ۱۵

۱۵ پیس ص ۲۵۱

۱۵ پیس ص ۲۶۸

شاہ اسماعیل صفوی کی تاریخ جلوس و وفات

شاہ اسماعیل ثانی ایران کے خاندان صفویہ کا تیسرا فرمان روا اور پہلا سب صفوی کا دوسرا فرزند ہے۔ ۱۶۰۱ء جمادی الاول ۹۸۲ھ کو تخت نشین ہوا اور ۱۳ رمضان ۹۸۵ھ کو انتقال کیا۔ میر حیدر رفیعی مہمائی نے اس کے جلوس و وفات کی دونوں تاریخیں ایک قطعہ میں نکالی ہیں اور اس میں اپنے کمال تاریخ گوئی کو نہایت خوبی کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔

میر حیدر کو تاریخ گوئی میں کمال حاصل تھا۔ ملا فیضی نے سنہ ۱۰۰۰ھ میں انہی غیر منقوطہ تفسیر تمام کی تو میر حیدر نے سورہ اخلاص سے اس کی تاریخ نکالی اور اس کے صلہ میں فیضی نے دس ہزار روپیہ عنایت کئے۔ ملا فیضی نے اپنے مکتوبات میں کئی جگہ اس تاریخ کا ذکر کیا ہے خانبخو مولانا غوثی مندوی کے نام جو مکتوب ہے اس میں تحریر ہے یہ دیگر آنکھ تفسیر درعاش ربیع الآخر تمام شد و در ہمال ماہ خاتمہ مم بے لفظ نوشتہ شد۔ مثل ۹ فقرہ کہ ہر فقرہ تاریخ اتمام کتاب ست۔ دیگر میر حیدر مہمائی از کاشان آمدہ اند تمام سورہ قل ہو اللہ را تاریخ حامی یافتہ اند۔ این غرایب اتفاقات است۔

میر حیدر کیلئے دیکھو کرب ذیل۔ عالم آرائی عباسی جلد ۱ ص ۱۳۱، منتخب التواریخ ملا عبد القادر بدایونی کلکتہ جلد ۲ ص ۲۳۲ نوکشور ص ۲۵۱۔ آئین اکبری، سید احمد، ایڈیشن جلد اول ص ۴۱۲ ماہ ۱ ترجمہ بلاکین ص ۵۹۳، حاشیہ ۳، خزانہ عامہ ص ۲۳۲۔ طبع کھنڈ ۱۸۶۹ء۔

کہ میخورد گردوں بذاتش قسم
برا فراخت در دہر سالی علم
بسال دگر در عدم زد قدم
کہ بر لوح عالم نگار دست لم
یکی بھر جامش بد ملک عدم
شہنشاہ زیر زمین شد در قسم

شہنشاہ جم جاہ گیتی پناہ
پی تا جدار آن روی زمین
پی یاد شاہی زیر زمین
و تو تاریخ زمبذہ میخواست فکر
یکی بھر جامش در اقلیم دہر
شہنشاہ روی زمین گشت بخت

تَحْقِيقُ الْمُجَاهِدِينَ
فِي
بَعْضِ خَبَارِ الرِّتْكَالِيِّينَ
الْفَهْ

الشيخ زين الدين بن عبد العزيز بن زين الدين بن علي بن أحمد المعبر

وفُتِحَ مِنْ تَأْلِيفِهِ مَسْنَدُهُ ثَلَاثٌ وَتِسْعِينَ وَتِسْعُمِائَةً

طَبِعَ بِاعْتِنَاءِ

الْحَكِيمِ السَّيِّدِ شَمْسِ اللَّهِ الْقَادِي مَدِيرِ مَجَلَّةِ التَّارِيخِ

فِي مَطْبَعِ التَّارِيخِ بِبَلَدَةِ حَيْدَرَأَبَادِ كُنْ

صَانَهُ اللَّهُ عَلَى الشَّرِّ وَالْفِتَنِ

تقدمة الناشر

تحفة المجاهدين كتاب معروف، الا انه كان نادرا لا يستفيد منه كثير من الطالبين
لثق قدر ايت له نسخة في معرض المعارف الذي امتسه مسلو راى بيته في المدرسة المحمدية
عند طاوت من حيدرآباد مندوبا الى مدراس، لشرك في الحفلة الاربعين لموت عمر الدراسة
لجميع مسلمي هند المنعقد في الاسبوع الآخر من سنة ١٩٢٤
وكانت هذه النسخة مما اشتغل عليه كتابخانه قاضي قضاة مدراس شمس العلماء
مولانا عبيد الله طاب ثراه واستاذنت الاستنساخ من ابن المرجوم مولوى محمد معصوم ^{الله} سلمه
فاذن لي من طيب نفسه ونسخها الى رجل ثريم من اقربائه المولى محمد حميد الله فخرهم الله
عنا وعن قرائنا جزاء مشكور ا -

لم يكن كثير من عبارات تلك النسخة تقرأ بالسلاسة لما كانت كتابتها سقيمة جدا انسقط
من النسخ عبارات وغر في مواضع قلبه، ففسر على اصلاحه ولم يملئ تليده بغير مقابلتها مع نسخ
اخرى، فاستمخت صديقا لي صادقا ملاحا كخ احمد الخوي احد العلماء المعظمين الكبار في ديار
ميلباران فيقتدي لي في دياره نسخة اخرى جيدة قدام وسعي جزاء الله واحسن اليحقى وجد
نسختين لهما كاملا واخرى ناقصة فكتب لي ثالثة اخرى جامعة مزايها واهداها الى
فرتبت هذه النسخة بعد جهد عظيم في مقابلة هذين الثقيلين -

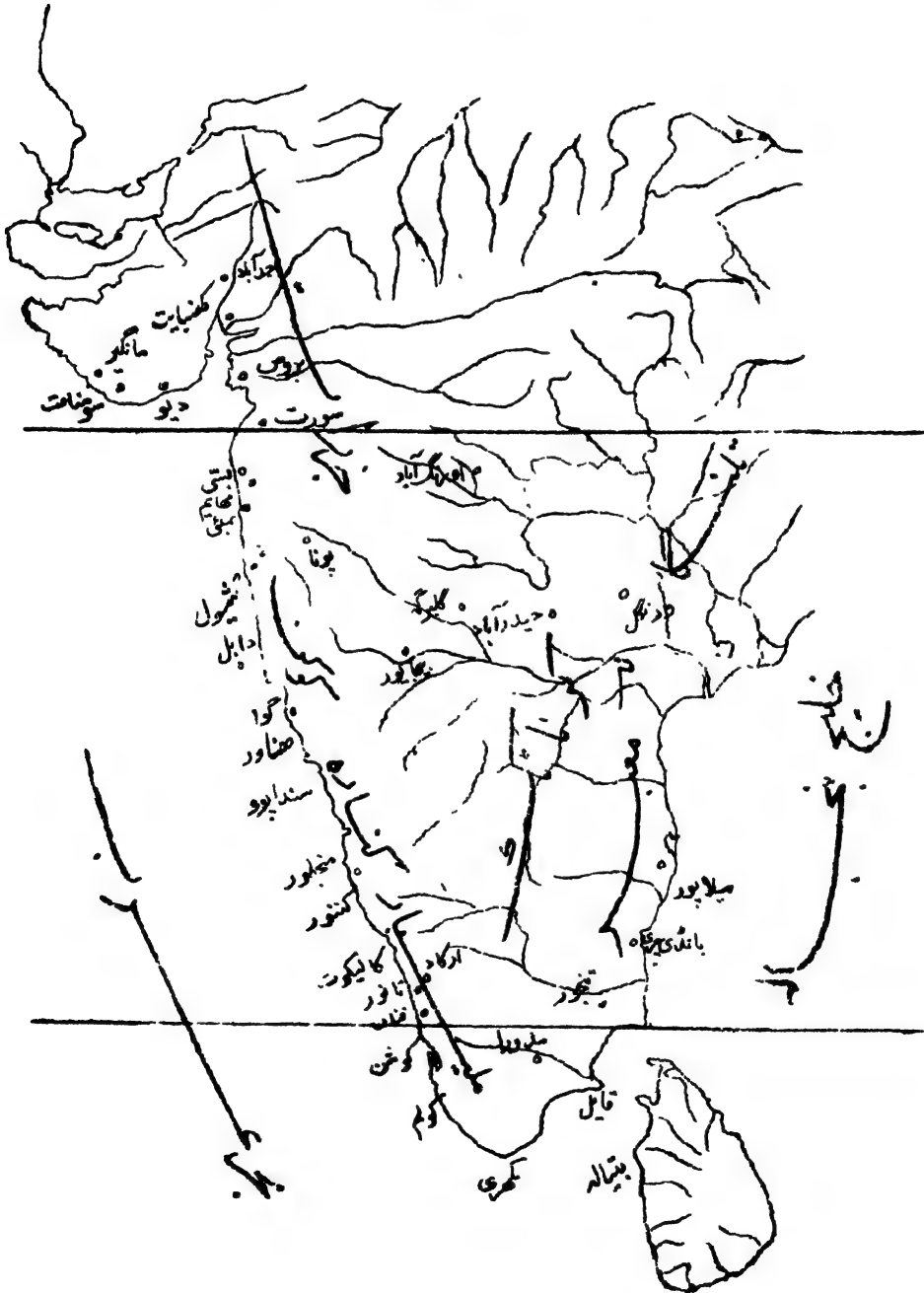
وبمع ذلك واجب على الاعتراف بان بقي في هذا الكتاب مواضع مشكوكه فغزمت
على صاحب العلم الماثور والعمل المشكور خان بهادر مولانا محمد ضياء الدين رئيس ويلور
يثير من الاكابر وجليل من الاجلة ناظم كلية الباليات الصالحات، جامعة عربية شهيرة
في الهند جنوبا تنظر فيه ذاك العالم المرفوع ذكروه نظرا للاختيار، وامعن فيه تكملة الاعتبار
فاسلمح ما وجد فيه من الفساد وازال ما ادرك فيه من السقم فجزاه الله عنا احسن ما يجزى

به المحنين وشكوه فانه اكرم الشاكرين .

ثم ان كان قد مرّح ماورد في الكتاب من اسماء الامكنة والبقاع وكنت ارجو ان
سينفدني ترجمة رولندسن الانجليزية، لكنني قد ليست لما رايتها اذ خلط خطأ فاحشا وآخر
انحش مثلا يقول هيلي ماراوي اغاهو Hubae Maravi فاكثور عنده
Bangore وفندرينا في زعمه Phundariea وفنا
اسمه Tinnan فراجت الى املاك العرب والبرتگاليين ووفقت بين الاسماء
القديمة والجديدة مستفيدا من كتب لوكا دانيس واودعت نتائج التوفيق في ضميته لاحقة
وقد تروث بابا من ابواب الكتاب الذي اودع المصنف فيه آثارا واحاديث وآيات من القرآن
الدالة على وجوب الجهاد والقتال مع الكفرة الداخلين في ديار الاسلام دخول الاعداء وزدت
على الكتاب مقدمة شاملة على ترجمة المصنف وذكر آرائه وتفصيل مصنفاته وامور موضحة لما
تشتمل عليه تحفة المجاهدين واقتبست فيهما من :-

- (١) مسالك الاقواء - الشيخ زين الدين صاحب تحفة المجاهدين مخطوط
 - (٢) ارشاد العباد الى سبيل الرشاد - للشيخ المذكور مخطوط
 - (٣) تاريخ آداب اللغة العربية - للدكتور بروكلمان الجزء الثاني ص ١٢١
 - (٤) تاريخ آداب اللغة العربية - لجرجي زيدان - الجزء الثالث ص ٣٢٠ و ٣٢١
 - (٥) آلفام القنوع - للدكتور فانديك ص ١٦١ و ١٦٢
 - (٦) معجم المطبوعات - لالياس سركيس ص ١٦٧ و ١٦٨ و ١٦٩
 - (٧) فهرس كتب خزانة الخديوية المصرية الجزء الثالث ص ٢٤٨ و
 - (٨) فهرس المخطوطات التاريخية المخزنية في راييل ايسياتك سوسائتي للدكتور ماردي ص ٢٢٢
 - (٩) فهرس المخطوطات العربية في المتحف البريطاني - للدكتور شارل ديو الجزء الثاني ص ٢٢٢
 - (١٠) فهرس المخطوطات العربية المخزنية في ديوان الهند لاكولاط ص ٢٨٢
- لاندرى كيف نتمتع من قراءنا العفوي غنرات وقعن في الكتاب من ناسخ المطبع، الا ان
قول ان الانسان مركب من الخطاء والسيئات، ولا مرجو من كوام الناس الا قبول المعذرة والصغح
عن المستعذر، وارجو من كل قارئ ان لا يقر الكتاب الا بعد اصلاح الاعلاط حسب الاستدراك المطبوع -
صديق سر - مدراس
حليم سيد شمس الله القاي سر
٣٠ - فبراير ١٩٢١

خِطَّةِ سَوَاحِلِ ہندوستان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المُعْتَلَد

اعلم ان مدينة فزان التي عمرت بقرب كاليكوت في المضائق
الجنوبية لميلبار كانت مركزاً للعلوم والفنون المذهبية للمسلمين لميلبار
من قرون - وقد جعلها قبيلة من المشايخ والعلماء مستأهلهم في أوائل
القرن التاسع من الهجرة النبوية وتلك العشيرة اشتهرت على العموم
بالمخاديم الفانيه - وقد عمر بعض ارايئها بمدرسة وخانقاة القيني
موجوداتنا الآن - وكانت الزاوية مرجعاً للعلماء والمشايع من العرب
والعجم قبل اقتدار البرتگالين وتدرس العلوم العربية في المدرسة
ويدل بعض الروايات التاريخية على ان الفخيم شهاب الدين
ابن حجر المكي المتولد سنة ٦١٥ هـ الموافق ١٢١٧ م كان مقيماً في الزاوية المذكورة
حين قدم في ميلبار وكان يدرس في المدرسة التفسير والحديث
كل يوم مدة قيامه هناك -

على بن احمد المعبرى هو الجدد الاعلى للخاديم الفناينة وكان
 المعبرى موطنه ويقال لما اليوم شول مندول - وقد جاء على في مليبار
 واقام بمدينه كوشن وتوطن فيها ثم توطن تلك العشرة في فنان منتقلا
 من كوشن مع قاضى زين الدين ابراهيم بن احمد المعبرى وتولد زين
 الدين ابو يحيى بن الشيخ على بن احمد المعبرى بگوشن بعد طلوع الشمس
 يوم الخميس لثلاثة عشر شعبان المعظم ٨٤٣هـ ثلثة وسبعين وثمانماية
 من الهجرة النبوية - وترعرع في فنان وتدرس فيها كتب الصرف والنحو
 والفقه وكان هذا ابتداء تعلمه فلما نشأ قراء على الشيخ شهاب
 الدين احمد بن عثمان اليمنى لكتب التفسير والحديث -

وكان كاليگوت حينذ مركزا اعظما لمسلمي مليبار وكان فيها
 كثير من اسر باب الثمال واصحاب الفضل فخرج الشيخ زين الدين
 من وطنه وجاء بكاليگوت لتحصيل العلم وتلذ بقاضى فخر الدين
 ابوبكر بن قاضى رمضان الشاليالى الذى كان اماما هاما وقاضى
 القضاة في ديار مليبار وكمل فن الفقه واصوله بمخدمته ثم شارك
 مع تلاميذ القاضى عبدالرحمن الادمى المصرى في حلقة الدرس
 وتحصل منه اجازة رواية الحديث فانه كان من ائمة الحديث
 في هذا الوقت وكان تلذ في تحصيل الحديث بالشيخ شمس الدين
 الججرى والشيخ زكريا انصارى والشيخ ثمال الدين ابى شريف
 الذين هم من مشاهير علماء الحديث -

كما كان لشيخ زين الدين فخر فى العلوم الظاهرية كان له
 يد طولى فى العلوم الباطنية ايضا وكان اول بيعته على يد الشيخ

الجميل خواجه قطب الدين بن خواجه غزالدين حشّى الذى كان
من اولاد شيخ الشيوخ خواجه فريد الدين اجودهنى. فحصل الخلافة
منه فى كلتى طريقتى القادرية والچشتية ثم بايع على يد شيخ الطريقة
ثابت بن عين بن محمود الداهدى واخذ منه اذن التبليغ والتلقين.
توفى الشيخ زين الدين فى نصف اليلة يوم الجمعة سبعة عشر
شعبان المعظم سنة ٩٢٨ ثمانية وعشرين وتسعمائة من الهجرة النبوية -
ودفن فى الزاوية التى فى فنان وقبره موجود هناك الى الان وهو
مزار الخاص والعوام الى هذا الزمان -

قد صنف الشيخ زين الدين كتباً مفيدة وقصائد عربية نافعة
منها مرشد الطلاب فى التصوف كتاب ضخيم - سراج القلوب
وفيه ذكر الاحوال التى تلحق بالانسان بعد الموت - شمس الهدى
فيه المواعظ والنصائح - تحفة الاحبا وفيه ذكر الاذكار والاحزاب
للنبى صلى الله عليه وسلم مجدد الاسانيد - ارشاد القاعدين
خلاصة كتاب منهاج العابدين لحنّة الاسلام محمد بن محمد الغزالى
شعب الايمان هذا ترجمة الكتاب الفارسى لعلامة نور الدين
الايچى ترجمة المصنف بالعربى وسماه باسمه. كفاية الفرائض
خلاصة كتاب الكافى فى الفرائض لامام صيرونى - كتاب
الصفا من الشفا - خلاصة كتاب الشفا للقاضى عياض المالكى -
لتسهيل الكافية - شرح الكافية فى النحو لابن الحاجب -
وله خواشى مبسطة منها حاشية على الفية ابن مالك
وتحفة ابن الوردى وارشاد ابن المقرئ -

وايضاً دون في قصص الانبياء كتاباً متوسطاً اورد فيه احوال الانبياء
من آدم^٢ الى داود على نبينا وعليهم الصلوة والسلام - وايضاً كان
شرع في تاليف كتاب في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم على طريقي
الواعظ والنصائح ناذا بلغ الثمن نصف ادرسه الموت ولم يكمل
الكتاب -

ثلاثة قصائد من قصائده معروفة مقبولة احدها هداية الازلي^٣
الى طريق الاولياء في التصوف ثانيها اسجوزة في التصوف ايضاً ثالثها
تحريض اهل الايمان على جهاد عبدة الطغيان - ابتدانيه ببيان
مظالم البرتگالين على المسلمين بعد دخولهم في ملبار - ثم اورد
فيه بياناً كافياً محرضاً ومرغباً للمسلمين على جهاد هؤلاء اللغرة -
وقد اشتهرت قصيدة هداية الازلياء في بلاد العرب -
والجرائر الشرقية حتى انه دونت عليها شروع غنية اول من شرحها
ابن ابن المصنف فانه قد شرح شرحين بماتى ذكرهما وقد شرحها
الشيخ عارف بالله ابو بكر بن سيد محمد الشطالدي مياطي نزيل مكة
المعظمة في القرن الماضي وسماه كفاية الاقبياء في مناهج الاصفياء -
وطبع هذا الشرح بمصر سنة ١٢٧٠ هـ وللشيخ محمد توري الجاوي عليها
شرح يسمى سالم الفضلاء قد طبع بقاهرة سنة ١٣٠١ هـ -

وتولد الشيخ زين الدين بن عبد العزيز بن زين الدين
ابن ان ومات هناك بعد سنة ١٢٩٠ هـ وهو قلميذ الشيخ شهاب الدين
احد بن حجر المكي واشتهرت من جملة تصانيفه اربع تصانيف اولها
ارشاد الالب وثانيها مسالك الاقبياء وثالثها فتح المعين ورابعها

تحفة المجاهدين - اما ارشاد الاولياء فهو في شرح اسرار هداية
الاذلياء وحل غوامضها ومائل للتصوف وتوجه نسخة المخطوطة في
دار اللتب الآصفية الواقع بجيد سرا بادد في تحت نمبر ١٥١٠
في التصوف - اما مسالك الاتقياء فهو شرح مبسوط مطول من الاول
فرغ من تصنيفه اول المحرم سنة ١٢١٢ ببلدة فان وطبع في بولاق سنة ١٢١٢
اما فتح المعين فهو شرح كتاب قره العين في مهمات الدين
للشيخ عبد الله بن محمد بن علي الشنوسري خطيب جامع الازهر في نقه
الشافعي و تم تصنيف فتح المعين سنة ١٢١٢ وثلاثين وتسماية ومشتا
شهرته وذاعت مقبولية عند الشافعين في العرب والحجاز
الشرقية حتى انه تحشى عليه الشر علماء العرب حواشي مطولة
مبسوطة منها حاشيتان مشهورتان احدهما ترميخ للمستغدين
على فتح المعين لسيد احمد العلوي السقاف، صنفها سنة خمسة
وتسعين ومائتين بعد الالف سنة ١٢١٢ - وقد طبعت هذه الحاشية
في مجلدين بمصر - ثانيها اعانة الطالبين على حل الماظ فتح المعين للشيخ
عارف بالله سيد ابي بكر البري بن السيد محمد شطا الدمياطي
رتبها سنة ١٢١٢ ثلثة عثمائة من الهجرة بملة المعظمة - وقد طبعت
في اربع مجلدات بقاهرة مصر -

تحفة المجاهدين في بعض اخبار البرتگالين ذكر المصنف
الشيخ زين الدين في هذا الكتاب احوال وطنه التارس ونحوه و
رتبه على اربعة ابواب -
الباب الاول - في احكام المجهاد -

الباب الثاني - في ذكر دخول المسلمين في ملبار واشاعة الاسلام فيها -
 الباب الثالث - في بيان عادات ورسوم الاقوام غير المسلمين -
 الباب الرابع - في ذكر وصول البرتگاليين الى ملبار وتعلمهم ببعض
 مقامها واستقلال قدرتهم واستقرار اقتدارهم فيها -
 هذا الباب الآخر احتوى ثلثي الكتاب فانه قد ذكر فيه
 الحالات والواقعة النارية من سنة اربع وتسعمائة الى
 سنة اربع وتسعين وتسعمائة بالبسط التام والتفصيل العام -
 هذا الكتاب اول تصنيف في هذا الموضوع - صُنف في وسط
 عهد السلطان جلال الدين البرشاه (سنة ١٠١٢ هـ)
 وذكر فيه الواقعة المشاهدة والحالات المعاصرة والمسموعة
 فان المصنف قد رأى بعينه نرمان عروج البرتگاليين
 فبهذا الاعتبار هذا المؤلف جدير ان يوثق به وحقيق ان يعتمد
 عليه اعتماداً تاماً -

در المصنف مقدمة الكتاب باسم السلطان علي عادل شا
 الذي تآمر في بجا پور من سنة ١٠١٥ هـ وستين وتسعمائة وقد عمل
 تصنيفه بعد وفات السلطان المذكور في بدء سنة ١٠١٦ هـ اربعة وتسعين
 وقد اشتهر الكتاب في يورب بالشهرة الخاصة وترجم
 باللسان الانكليزي والبرتگليزي - قد ترجمه باللسان الانكليزي
 ميجر روليند من الذي كان مترجماً في قلعة -
 مينت جارج مدراس وطبع بمقام لندن سنة ١٨٣٣ هـ من
 جانب شعبة اوقاف التواجم الشرقية -

اما پروفيسر ڈيوڈ لويس فانه قد ترجم احوال البرکالين
 فقط و سٹاها تاريخ بنگليزان مليبار و اطبعه سن ١٨٩٨ء بلزبن۔
 و ذکوا محکم محمد قاسم مصنف تاريخ فرشته في المقالة الحادي
 عشر من كتابه بعض الاحوال المذكورة في تحفة المجاهدين و ترجمه
 اندرسن بالانكليزية مع حواشي و سماها تذكرة مليبار و اهتم
 بطبعة سن ١٨٨٦ء في اشيا تيك مسليين بکلتة -
 و الترجمة الانكليزية التي لجيمس برکس - و الهندية لمالك مطبع
 نولشور في عين ما ترجمه اندرسن من تاريخ فرشته - النظر
 تاريخ فرشته فارسي مطبوع بمبئي المجلد الثاني سن ١٢٦١ و
 مطبوع کانيور المجلد الثاني سن ١٢٦٨ و المترجم بالاسر دو طبع کانيور
 المجلد الثاني سن ١٢٨٨ و الترجمة لبرکس المطبوعة بلندن سن ١٨٣٩ء
 المجلد الرابع سن ١٢٥٣ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أحمد لله الذي أظهر دين الإسلام على الأديان واعتز
 المتسقين به على تعاقب الأزمان والصلوات والسلام على رسوله
 الهادي إلى الدين المتين وعلى آله وأصحابه وذريته أجمعين -
وَبَعْدُ فان الله سبحانه من على عباده بانه وهب
 لهم تميزاً خالصاً وعقلاً واعد لهم ما يحتاجون اليه وبين لهم
 ما يفوزون به فضلاً وارسل اليهم رسلاً مبشرين ومنذرين
 يخبرين عن الله امور الدين وشرفنا خاصته بانه جعلنا من ائمة
 محمد صلى الله عليه وسلم وفضلنا به على سائر الامم قال تعالى
 كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ - وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 أَنَا سَيِّدُ دُنْيَاكُمْ وَلَا فَخْرَ -

واذا وقع انه صلى الله عليه وسلم سيد ولد آدم فهو خيرهم
 وخيرية الامة تابعة لخبرته - وروى الامام احمد عن المقداد
 رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبقى

على ظهر الارض بيت مديري ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز
عزير وذل ذليل اما يعزها الله فيجعلهم من اهلها واما يذلهم
فيدنيون لها قلت فيكون الدين كله لله ومما لا يبقى ان الله سبحانه
وتعالى ادخل دين الاسلام في الشرا الارضى العامة ففى الشرا لاقطاً
بالسيف والارغام ونى بعضها بالدعاء الى الاسلام وقد اكرم الله
اهل مليبار من الهند بقول دين الاسلام طبا ئعين راغبين لاراهبين
ولا منحزمين وذلك ان جميعاً من المسلمين دخلوا فى بنا دى مليبار
وتوطنوا فيها ودخل اهلها فى دين الاسلام يوم ما فيوما وظهر فيها الاسلام
ظهوراً بالغاً حتى كثر المسلمون فيها وعمرهم ببلد انما مع قلة ظلم رعائهم
اللفقة وعدم تعديهم عن رسومهم القديمة واتاهم الله نعمته
موسعة ففسدوا على ذلك زماناً ثم بدلوا نعمته الله كفلاً ناظرين
وخالفوا فسلط الله عليهم اهل پرتغال من الانرج خذلهم الله تعالى
فظلموهم وفسدوا واعتدوا عليهم بما لا يحصى من اضرار الظلم
والفساد الظاهر بين اهل البلاد ومنفوا على ذلك برهة من الزمنة
تتيف على ثمانين سنة حتى آلت احوال المسلمين الى شىء مأل من
الضعف والفقر والذل وما سوا الا يستطيعون حيلة ولا يهتدون
سبيلاً ولم يُعبأ بدفع ما حل بهم من البلاء والفتنة سلاطين المسلمين
وامراءهم اغزاهم انصارهم مع عشرة عائلهم واولادهم بالجهاد
وانفاق الاموال فى سبيل الله لقلته اعتناهم بامور دينهم و
ايشاءهم الدنيا الفانية على اخرتهم فجمعت هذه المجموع ترغيباً
لاهل الايمان فى جهاد عبدة الصليان فان جهادهم فرض عين للجم

ببلاد المسلمين -

وايضاً استردو منهم من لا يحصى كثرة وقتلوا منهم كثيرين ورددوا
جملة منهم الى النصرانية . واسترقوا المسلمات المأسورات حتى
خرج لهم منهم اولاد بنصارى يقاتلون المسلمين ويؤذونهم -

فاردت ان اذكر تلك الوقعات واسطر هذه الحادثات

فصنفت كتاباً وسميته **تحفة المجاهدين في بعضل اخبار
البرتگاليين** ذكرت فيها بعض ما مضى من ما ونجم ظهور دين
الاسلام في ديار مليبار ونبذة سبقت من احكام الجهاد وعظيم نوابه
والتمريض عليه بنسب التنزيل والآثار وشيئاً مما اختص به كفرها من
غرائب الاجبار -

وجعلتها تحفة لحضرة انحر السلاطين واحكام النخاتين الذي جعل
جهاد اللفرقة قرعة عينه واعلاء كلمة الله بالغزو وفرط اذنه وارصد
نفسه الشريفة لنصراهل الله وهمة العليا لتدمير اعداء الله محيدين الله
ماحي اللفر عن بلاد الله الذي صير محبة العلماء والصالحاء نصب عينه
واعانة الغرباء والضعفاء مطمح نظره مالمك انرمقه المعالي بحجة الايام
والليالي الفايز مع حداثة سنده بالسعادة الابدية الحائز مع كثرة حقا
بالمفاخر السمدية الذي طبق ارجاء الوجود سيره كاسر اياته وعبق
زاجيه شذنفحات ذغر محاسنه . ودانت لهيب سرقاب الاعاظم
وذلت بغريز صولته كرام الاعارب والاعاجم الكريم الذي امطرت
سحاب لفة على فضلاء البلاد البعيدة . الحليم الذي اسنى حلمه حلم العقلاء
المتقدمة . صاحب النصر والفتوح والعمل الخالص النصح ذي الغزوات

التي تليت آيات فتحها في المحافل والامصار - والمثرمات التي عشت
 آثارها في لاقطار السباعي في قطع دابر الكافرين واستيصال البطلين
 ناسر الآيات العدل والاحسان - باسط ألف الفضل والامتنان - السلطان
 الاعظم المنظر الاواه السلطان **على عادل شاه** رفع الله
 بغزة قواعد الدين وشيخها ورمع باثرة اولياء الطغيان واباء فرقتهم
 وفرقتها - ومثله لباط الارض شرقا وغربا وسلطه عليها براد محمدا
 وعجبا وعربا وهو الامام الذي شهد بمكاسمه الخاقان وسرغب
 في خدمته الثقلان - حبه لاهل العلم وانزع طبعي ورفعه لمقامهم
 ومفاطم امثال شرعي خلدا الله على العالمين احسانه وعدله وصت عليهم
 كرمه وفضله بحق محمد وآله :

وقسمت المجموع على اربعة اقسام القسم الاول في بعض
 احكام الجهاد وثوابه والتخريف عليه - القسم الثاني في بدء
 ظهور الاسلام في ديار مليبار - القسم الثالث في نبذة
 ليرة من عادات لغزة مليبار الغربية - القسم الرابع في وصول
 الانرنج الى بلاد مليبار وبعض افعالهم القبيحة وفيه فصول
الفصل الاول في ابتداء وصولهم الى مليبار ثم حصول المخالفة
 بينهم وبين المسلمين والسامريين ومصالحتهم ساعي شتى ولتنوير
 وبناء قلعتهم فيها وفي لوكم واخذهم بندي ساكوه -

الفصل الثاني - في ذكر شيء من قبائح افعالهم -
الفصل الثالث - في مصالحة السامريين اياهم ونبأهم قلعتهم في كاليكوت -
الفصل الرابع - في دفع الخلاف بينهم وبين السامريين وفتح قلعتهم -

- الفصل الخامس - فی وقوع الصلح بین السامریین وبنائیلہم فی شالیات۔
- الفصل السادس - فی صلح السامریین مع الافرنجی مرة ثالثة۔
- الفصل السابع - فیما فعل السلطان بہادر شاہ بن مظفر شاہ الکجراتی رحمہ اللہ معہم من مصالحہ مع اعطاء جملۃ من بنادرۃ الثبائر لہم۔
- الفصل الثامن - فی وصول سلیمان باشہ وزیر السلطان الاعظم المرحوم السلطان سلیمان الشاہ السودی نور اللہ مرقدہما الی دیو وواجہا ورجوعہ الی مصر من غیر فتح۔
- الفصل التاسع - فی وقوع الصلح بین السامری والافرنجی مرة رابعة۔
- الفصل العاشر - فی وقوع التحالف بین السامری والافرنجی۔
- الفصل الحادی عشر - فی مصالحہ السامری والافرنجی مرة خامسة۔
- الفصل الثاني عشر - فی سبب الاختلاف بین السامری والافرنجی وخرج الاغنیۃ لمارتہم۔
- الفصل الثالث عشر - فی فتح قلعة نالیانصر اللہ الاسلام والمسلمین واعرالدين بخت محمد والہ۔
- الفصل الرابع عشر - فی بعض احوالہم بعد فتحہا و فی انت۔
- تصدہم الاعظم تفسیر دین الاسلام واذلال المسلمین۔

القسم الثاني

في بدء ظهور الاسلام في مليبار

وذلك ان جمعا من اليهود والنصارى دخلوا بلدة من بلاد مليبار يقال لها كد نكور وهي مسكن ملأها في مرثب ليس بعيالها واطفالهم وطلبوا منه الاراضى والبساتين والبيوت وتوطنوا فيها وبعد ذلك بنين وصل اليها جماعة من فقراء المسلمين معهم شيخ قاصدين زيارة قدم ابنا آدم عليه السلام بسيلان فلما سمع الملك بوصولهم طلبهم واطافهم وسألهم عن الاخبار فاجبه شيخهم بامر نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وابدن الاسلام ومجزة انشقاق القمر فدخل الله سبحانه في قلبه صدق النبي صلى الله عليه وسلم فآمن به ودخل في قلبه حب النبي صلى الله عليه وسلم. واما الشيخ بان يرجع هو واصحابه بعد زيارة قدم آدم عليه السلام ليخرج هو معهم ومنعه ان يحدث بهذا السر المليباريين ثم انهم سافروا الى سيلان ورجعوا اليه فاما الشيخ الملك بان يهيى مرثبا لسفر من غير ان يعلم به احد وكان في البندر المذكور مراكب كثيرة للتجار العرباء فقال الشيخ لصاحب مراكب انا وجماعة من الفقراء يتوقون

ان يركبني مركبك فرفض بذلك صاحب المركب. ولما قرب وقت السفر
فهي الملك اهل بيته ونزرائه ان يدخل احد منهم مدة سبعة ايام
عقبن في كل بلدة من بلدانه شخصاً وكتب لكل كتاباً مفصلاً بتعيين الحدود
حتى لا يتجاوز احد عن حده الذي عيّنه.

والحكاية في ذلك مشهورة عند غفرة مليبار ايضا وكان ملكا
متولياً في جميع مليبار وحدها من الجنوب ثمري ومن الشمال كانجروت
ثم ان الملك ركب مع الشيخ والفقراء في المركب ليلاً وسار المرثب
حتى وصل الى نندرسينه فنزل فيها وليث يوماً وليث ومنها سار المرثب
الى درمفتن. ونزل فيها وليث ثلاثة ايام ومنها سار المرثب حتى وصل
الى شمر ونزل فيها هو ومن معه وبعد مدة طويلة رافقه جماعة
في السفر معه الى مليبار لعارة الساجد واطهار دين الاسلام فيها.
ثم ان الملك مرض واشتد مرضه فوصى اصحابه الذين رافقوه وهم
شرف بن مالك واخوه من الام مالك بن دينار وابن اخيه مالك
بن حبيب بن مالك وغيرهم بان لا يبتلوا سفر الهند بعد موته فقالوا
نحن لا نعرف موضعك ولا احد ولا يتك وانما اردنا السفر لصحتك
فتفكر الملك ساعة وكتب له ورقة بخط مليبار عين فيها مكانه واقربا
واسماء ملوكها وامرهم ان ينزلوا في كد نكلور او درمفتن او قندرينا
او كولم. وقال لهم لا تجربوا بشدة مرضي ولا بموتي ان مت احداً من
الليبارين. ثم انه توفي رحمة الله تعالى رحمة واسعة.

وبعد ذلك بسنين سافر شرف بن مالك ومالك بن دينار
ومالك بن حبيب وزوجته قمرية وغيرهم مع الاولاد والاتباع الى

مليبار في مركب فوصل الى كد نكلور ونزلوا فيها واعطوا ورقة الملك المتوفى
 الى الملك الذي فيها واخفا خبر موته فلما تراها وعلم مضمونها اعطاهم الاراضي
 واللباتين على مقتضى ما لقيه . فاقاموا فيها وعمرها فيها مسجد او توطن فيها
 مالك بن دينار واقام ابن اخيه مالك بن حبيب مقامه لبناء المسجد
 في مليبار . فخرج مالك بن حبيب الى كولم بماله وزوجته وبعض اولاده وعمر
 بها مسجداً - ثم خرج منها بعد ها وخلي زوجته فيها الى هيلي ما ساروس
 وعمر بها مسجداً اثم الى بالنور وعمر بها مسجداً ثم رجع الى منجلور وعمر بها
 مسجداً وخرج منها الى كاجر ثوت وعمر بها مسجداً ومنها الى هيلي ما راوي
 واقام بها ثلاث اشهر ومنها الى جرفتن وعمر بها مسجداً ومنها الى درمفتن
 وعمر بها مسجداً ومنها الى فندرين وعمر بها مسجداً ومنها الى شاليات
 وعمر بها مسجداً واقام بها مدة خمسة اشهر ومنها الى كد نكلور عنه عمه
 مالك بن دينار ثم سافر منها الى المساجد المذكورة وصلى في كل
 مسجد منها ورجع الى كد نكلور شاكرًا لله وحامدًا له بظهور دين الاسلام
 في ارض ممثلة كفرًا ثم خرج مالك بن دينار ومالك بن حبيب مع الامتيا
 والعبيد الى كولم وتوطنوا بها غير مالك بن دينار وبعض اصحابه فانهم
 سافروا الى شهر وزار رتبة الملك المتوفى فيها ثم سافروا مالك
 الى خراسان وتوفى فيها ورجع مالك بن حبيب مع زوجته بعد
 ما ترك بعض اولاده في كولم الى كد نكلور وتوفى فيها هو وزوجته -
 وهذا خبر اول ظهور الاسلام في مليبار -

واما تاريخه فلم يتحقق عندنا وغالب الظن انه اغا كان بعد
 الماتين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة والتحية . واما ما

اشتهر عند مليباران اسلام الملك المذكور كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم بروية الشقاق القمرلية وانه سافر الى النبي صلى الله عليه وسلم وتشرف ببقائه ورجع الى شحر قاصد مليبار مع الجماعة المذكورة وتوفي فيها - فلا يكاد يصح شيء منها -

والشهور الآن بين الناس انه مدفون في ظفار لا شحر وقبره مشهور هنالك شبرك به - واهل تلك الناحية يسمونه السامريين - وخبر غيبة الملك المذكور مشهور عند جميع اهل مليبار المسلمين والكفرة الا ان الكفرة يقولون عرج به الى فوق ويتوقعون نزوله - ولذلك كانوا يهيئون في موضع بلد نكلور بقباأ وماء ويرجون فيه في ليلة معروفة عندهم - ومشهور عندهم ايضا انه قسم ولايته عند قرب سفره على اصحابه الا السامري الذي كان اول من عمر بندر كاليوت فانه كان غائباً عند القسمة - فلما حضر اعطاه سيفاً وقال له اضرب بهذا وتملك فعل بمقتضى قوله وتملك كاليوت بعد زمان - وسكن فيها المسلمون ووصل اليها التجار واصحاب الصنایع من اطراف شتى - وكثرت التجارة فيها حتى كبرت وصارت مدينة عظيمة اجتمع فيها صنوف الناس من المسلمين والظفار وظهرت قوة السامريين فيما بين رعاة مليبار ودعاتها كلهم كفرة وفيهم القوي والضعيف ولكن ياخذ القوي بلد الضعيف بقوة وذلك بوسيلة ملكهم اللبير الذي اسلم ودعا لذلك وسبب لثة النبي صلى الله عليه وسلم وبركة دينه - فان منهم من يكون له مملعة فرسيخ وبنهم من يكون له زيادة على ذلك وفيهم من يكون له من العساكر مائة او دوا او مائتان او ثلاث مائة الى الف الى

خمس الاف وعشق الاف الى ثلاثين الف الى مائة الف او اكثر - وبعض
البلدان ان يشترك فيها اثنان او ثلاثة او اكثر مع ان بعضهم اقوى
والشعر عسكراً من الآخر - ويقع الحرب والشجاء بينهم ومع هذه الاشياء
يغيرها من الشرقة والشرهم عسكراً ترد ويراعى قولهم ولهمى وما بينهما فى
شرقهم اموال كثيرة منها كوكبرى راي هيلي ما رادى وجبرقتن وكنتور
واركات ودرمفتن وغيرها والشرهم شوقته واشهرهم ذكرا السامرى
له ظهور فيما بينهم وذلك ببركة دين الاسلام وجد المسلمين والارما
لهم خصوصاً الغرباء - واما اللغة فيزعمون ان ذلك باعطاء الملك
المتقدم ذكراً السيف له وذلك السيف موجود عند السامرى الى
الآن على ما يزعمون محترماً معظماً ويجل بين يديه اذا خرج لحرب
او مجمع عظيم واذا حارب السامرى احد دعاها الذين هم غير
الاقرباء بسبب من الاسباب يعطيه المال وبعض المملئة اذا اضطر
واذا لم يعطى ولا يسطع قهرهم قدرة على ذلك ولوطال الزوات
وذلك لان اهل مليبار يزعمون العادات والرسوم القديمة لا يخالفونها
الا نادراً وما غير السامرى فليس له فى الحاربة شئ الا اهلاك النفوس
وتخريب البلدان ان امكن -

القِسْمُ الثَّالِثُ

في ذكر نبذة يسيرة من عادات لغة مليبار الغريبة

اعلم ان في لغة مليبار عادات غريبة ليست في غيرها من الاقطار منها انه اذا قتل راعيهم في الحرب يتهم على خصمه وعاكسه وبلادة حتى يقتلوا جميعهم او يخربوا مملكته خصمه جميعها - ولهذا يحاربون من قتل الراعي هيبته عظيمة - ولهذا عاداتهم القديمة وان قلت المحافظة على ذلك في هذا الزمان ومنها ان رعاة مليبار صنفان صنف معينوا التامري وصنف معينو راعي الثير ولا يختلف ذلك الا العارض فاذا انزل العارض رجعا الى طريقهم الاولى - ومنها انهم لا يجدهون في جردهم بل يعيدون يومًا معلومًا للحرب لا يخالفون ويرون الخداع في ذلك هوأنا - ومنها انه اذا مات ثبيرهم كالاب والامم وثير الاخوة بالنسبة الى البرهمة والنجارين وامثالهم وكالام والحال وثير الاخوة بالنسبة الى النيار ومن اقاربهم يجتنبون بسنة كاملة اغتيان السنوات واكل الحيوانا والتبول وحلق الشعوس وقلم الاطفال ولا يخالفون النيار ومن قاربهم لاخوتهم من الام واولاد اخواتهم وخالاتهم او قرابتهم من جهة الامم لا الاولاد مالا وملكًا وقد انجر هذا عنق عد مر

قوريش الاولاد الى اكثر مسلمي كنسور وما حوالها تبغاهم مع ان فيهم من قبرا
القران ويحفظه ويحسن قرائة ويتعلم العلم ويستغل بالعبادة .

واما البراهمة والصاغة والنجارون والحدادون والغارنيون و
السمائون وغيرهم فالارث فيهم للاولاد ولهم نكاح . واما التيارات فليس لهم
من النكاح الا عقد خيط في عنق المرأة في اول مرة ثم الامر على حسب الحال
للعاقدة وغيره سواءً -

واما البراهمة فاذا كانوا اغوة لا ينلح الا ائبرهم سثما لم يتحقق انه
لاولده والباقيون لا ينلحون لئلا يكثر الورثة فيقع الخلاف بل ينضمون الى
نسوان التيارات واذا حصل لاحدهم من احداهن الولد فلا يورثونه وانا
تحقق ان الاكبر لا يولد له تلح غيره - ومنها انه يجتمع على امرأة واحدة من
النيارد من اقا ربهم اثنان او اربعة او اكثر ويتناوب كل منهم ليلة لما
يقسم الزوج المسلم بين زوجاته ودقوع العداوة والشحاء بينهم قليل -
وتجمعهم النجارون والحدادون والصاغة وامثالهم في ان يجتمع على امرأة
الكثير من واحد ولث من الاخوة والافمن القرابة لئلا يفرق الورثة وشيئا
مما يليها وباتى البلادة مكثوف ويتوسى في ذلك الذئور والانات
والمولود واللبراء ولا يحتجب نسوانهم عن احد الانسوان البراهمة فلهن
احتجاب واما النيار فيذنون نسوانهم بالحلى والنياب النفيسة ويخرجون
في مجامعهم البيرة حق لشاهد من الرجال ويستحسنون - ومنها انه لا يملك
فيهم الامن هو اكبر سثا ولو بلحظة وان كان احق اداعى اضعيفا او من
اولاد الخالات ولم يسمع ان احدا من الاخوة او اولاد الخالات قتل من
هو اكبر منه سثا ليتولى الملك عجلا - ومنها انه اذا انقطع الورثته او

الوالى ويبيعها او تجئ البناد تسلّم او تصير نصرانية او جوكية واذا وقع الرطى بين
 عليّة ودني او بالعكس فيخطّ العليّ عن مرتبة فلا قرار له الا باحد الامور المذكورة
 الا اذا وسطه اصحاب الحياط نسوان النيار فلا يخرجونهم عن مرتبتهم وجعلوا
 هذا عادة فيما بينهم لما تقدم انه لا يتردج الا الثبر الاخوة والبراهمة يضمنون
 الى نسوان النيار وكم مثل هذا من التكاليفات التى التمسوها على انفسهم جهلاً
 وسفاهة - وهذه الكلمات انما وقعت فيما بين انكلام اسطرذا فان
 الكلام يجزى الى كلام : وعدنا بمقصودنا بهذه الاوراق وذلك ان شرف
 بن مالك ومالك بن دينار وحبيب مالك وغيرهم من تقدم ذكرهم
 لما دخلوا مليبار وعمر المساجد فى البنادر المذكورة ونشئ فيها دين الاسلا
 ودخل اهلها فى الدين قليلاً قليلاً ووصل اليها التجار من اطراف تشيق و
 عمرت بلادها غيرها مثل كاليكوت وبلينكوت وترورنكاد ثم تاورد ثم فنان
 وبربورانكاد ثم برونور عن حوالى شاليات ومثل كالكات وتروردى وغيرها
 من حوالى فندرينية ومثل لثنور واوكاد وترورنكاد ونبلى وجنبا من حوالى
 درمفتن وفى جنوبها بدونت ونايروارام وفى جنوب دكنكور تشي وبيت
 ويلبيرم وكذا غيرها من البنادر وكثر فيها سكانها وعمرت بالمسلمين
 وتجارهم لقلّة ظلم رعاها مع كونهم وكون عاّلهم كفره ولرعايتهم عاداً
 المتقدمة وعدم مخالفتهم لها الا نادراً - والمسلمون فيها رعايا وقليولون
 لا يبلغون عشرين معاً شهرهم - واعظم بنادر مليبار من قديم الزمان
 واشهرها ذكوانبدر كاليكوت وللها ضعف وخربت بعد وصول الانرنج
 الى مليبار وتعطيلهم سفار اهلها وليس للمسلمين فى جميع ديار مليبار امير ذو
 شوثة يحكم عليهم بل رعاهم اللّفة يحكمون عليهم بضبط امورهم وتغريمهم

المال اذا صدر من احد منهم بالفقر الغرامة عندهم ومع هذا فله المسلمين فيما
 بينهم حرمة وعزة لان الثمر عمارات بلادهم بها يملئون من اقامة الجمع
 والاعياد ويعينون الوظائف للقضاة والموزنين ويعينون في اجراء الاحكام
 الشرعية بين المسلمين ولا يرضون في تعصيل الجمعة فمن عطلها عزره وعزمو
 المال في الثمر البلاد واذا صدر من مسلم ما يقتضى قتله عندهم قتله باذن
 لغيره المسلمين ثم ياخذ السملون ويغسلونه ويلبثونه ويصلون عليه صلاة
 الجبارة ويدفنونه في مقام المسلمين واذا صدر من كافر ما يقتضى قتله قتله
 وصلبوه وتركوه في مقتله حتى يأكله الكلاب وانباء آوى - ولا يأخذون
 منهم الا العتور في التجارات والغرامات اذا صدر منهم ما يقتضى
 الغرامة عندهم ولا يأخذون الخراج من اصحاب الزراعة والبساتين
 ولو كثرت ولا يدخلون داخل بيوت المسلمين بغير اذنتهم واذا صدرت منهم
 جرأة لا يقتلوههم بظلم بل يكلفونهم باخراج صاحب الجرأة من بينهم بالملامة
 والاضرار بالتجوير ومحوه ولا يتعرضون لمن اسلم منهم باذنه بل يختارون كاحترار
 سائر المسلمين ولو كان عندهم من اسافلهم وكان تجار المسلمين في التران
 القديم يجعون له ما يرتفق به -

القِسْمُ الرَّابِعُ

في ذكر وصول الافرنج الى ملبار وشي من افعال القبيحة وفيه
فصول

الفصل الاول

في ابتداء وصولهم الى ملبار ووقوع الخلاف بينهم وبين السامري وبنأ
قلعتهم في ثير وكننور وكولم واخذهم بندر كوة وتملكهم لها -
وَذَاكَ ان ابتداء وصولهم الى ملبار كان سنة اربع وثمان
من الهجرة النبوية ووصلوا الى فندرين في ثلاث مسماريات بعد انقطاع
موسم الهند ثم خرجوا منها الى بندر كاليوت في طريق البر واقاموا فيها
شهوراً يعرفون احوال ملبار واخبارها ولم يشتغلوا بالتجارة بل رجوا الى بلادهم ^{بمكة} بركا
وسبب وصولهم الى ملبار على ما يحكي عنهم طلب بلاد القفل ليختص
تجارتهم بهم - فانهم ما كانوا يشترون الا من الذين يشترونه ممن يجلبونه من ملبار
بوسائط وبعد سنتين منها جاوا في ستة مسماريات دخلوا في كاليوت على هيئة
التجاروا اشتغلوا بالتجارات وقالوا العمال السامري ينبغي منع المسلمين من تجارتهم

ومن السفر الى بئر العرب والفوائد الحاصلة منهم منا اضعافاً شامخاً ثم بعد ذلك
 المسلمين في اثناء المعاملات - فامر السامري بقتلهم قتل مخموسين
 اوستين رجلاً وهرب الباقيون ودثبوا في ملائمتهم ورموا بالمدافع على اهل البئر
 واهل البئر عليهم ثم ذهبوا الى بندر كثير صالحوا اهلها وبنو فيها قلعة صنيعة
 وهي اول قلعة بنوها في الهند واتخذوها ملائمتهم وهدموا مسجد اكان في
 ساحل البحر وبنوا بيعة وعاملوا اهلها ثم صالحوا اهل كنور وبنو فيها قلعة وعاملوا
 اهلها وسافروا بالفلفل والزنجبيل الى بورتغال وهو مقصودهم الاعظم الذي
 لاجله قطعوا المسافة البعيدة وبعد سنة منها جاؤا في اربعة مسماريات
 ونزلوا في كثير وكنور وسافروا الى بلد هم بالفلفل والزنجبيل وبعد سنتين
 منها جاؤا في عشرين مسمارياً واحداً وعشرين او اثنين وعشرين او ثمانية
 عشرة سافروا الى بلد هم بالفلفل والزنجبيل وسائر البضائع وعظم امرهم
 ثم قصد السامري كثير وخبرها على ما هو عادته من قديم الزمان وقتل
 اثنين او ثلاثة من رعاها ورجع الى كاليكوت وبسبب كونهم مقتولاً
 لاجل الافرنج صار اولاد اخواتهم مختفين بمملكة كشي وما حوالها دون
 ساير قرايتهم بقوة الافرنج خلافاً لورسهم القديم من توليت الاكبر سنة
 من قرايتها وصار لهم غرة وحرمة هندهم واعانوا كثيرا في حروبهم
 رجاؤهم واعطوا امراً لا وعينوا لهم العثور في تجاراتهم حتى عظم امرهم
 وبعد سنة من مجي الارب العشرين او ما قاربها جاؤا في عشرة
 مسماريات سبعة منها جديدة وثلاثة كانت مع المسماريات التي
 وصلت قبل سنة منها ولكنها اخرجت في الطريق ووصلت مع السبعة
 ثم سافرت السبعة الى بلادهم بالبضائع وبقيت ثلاثة في كشي

فقد هم السامري مع قريب من مائة الف نايه ومعه جمع كثير من المسلمين
ولم يكن له دخول لثغر لمحاربة الافرنج بالمرى بالدافع ولكن جهز المسلمون من
اهل قنات ثلاثة سنابق محاربوهم واستشهد بعضهم.

وفي اليوم الآخر جهز اهل قنات وبلغوت اربعة سنابق واهل فندرنه
وكابات ثلاثة سنابق محاربوهم محاربة شديدة ولم يصب المسلمين
بشيء ثم لم يتيسر الحرب لقرب عهد المطر فرجع السامري ومن معه الى
بلادهم سالمين بحمد الله . ثم تتابع في كل سنة على هذا النوال وصول مراتهم
العديدة من برنگال بالترجال والاموال وسفر منهم ثغر من ملباس
بالقفل والسر نجيل وسائر البضائع الى برنگال . وبعد ما استقر الافرنج في
ثشي وكنور وثمانوا اشتغل اهلها ومن تبعهم بالسفر في البحر مصالحين لهم
آخذين اوراقهم معهم لكل مركب علامة لا ما فهم ولو صغيرا وعينو
لكل ورقته مالا معلوما لواعا تم يطعمهم اياه اصحاب المراكب عند السفر وادوا
ذلك فائدة لهم ليوافقواهم على ذلك . فان وجد الافرنج مراكبا ليس فيه
ورقتهم اخذوا المركب وما فيه ومن فيه والسامري ورعاياه واتباعهم
كانوا محاربين لهم وصرف السامري في محادبتهم اموالا كثيرة حتى ضعف
السامري ورعاياه وكان يرسل سلاطين المسلمين طلبا لواعا نتم فلم ينفعوا
ولكن سلطان محمود شاه ولد السلطان الفاضل من طغر شاه وعادل شاه .
جد على عادل شاه الاعلى نورا لله مرقد هو امر بتجهيز المراكب و
الغرابان ولم يوفقا للاحراج في البحر .

واما سلطان مصر قانقو الغوري رحمه الله تعالى فقد ارسل
من امرائه الامير حسينا مع بعض العاكر في ثلاثة عشر غرابا فوصل بمها

الى بندر ديوجرمات ونخرج منها الى بندر شمول معه ملك اياس
 نائب ديوجربانه فلقى بعض مراتب الانبيج فوقع الحرب فاخذ غرابا لبيا لهم
 وحصل النصر ورجع بامعه من الغرابان الى ديوجر واقام فيها شهودا في
 ايام المطر ثم وصل اليه بامر السامري نحو اربعين غرابا كلها صغار من بلاد
 السامري وغيرها -

واما الانبيج قاتلهم الله تعالى لما سمعوا باستقراره في ديوجر استعدادا
 وخرجوا في نحو عشرين مرثبا ووصلوا الى ديوجر فجاءة فلما بلغ الى ديوجر
 خبر وصولهم اخرج الامير حسين الغرابان التي كانت معه من غير استعداد
 والمليباريون غرابا بهم وملك اياس غرابانه والافرنج لغنم الله لما التقوا
 ما قصدوا الا غرابان الامير حسين فاخذوا بعض غرابانه وطاح السواقي
 ورجع الملاعين بتقدير الله تعالى وحكمه الغالب الى ثلث غالبيتين - وثلث
 سلم الامير حسين نفسه وبعض من كان معه وغرابان ملك اياس والمليباريتين -
 ثم ان الامير المذكور رجع الى مصر فاخذت الغوري الغيرة فاقبل
 نحو اثنين وعشرين غرابا لبيا في استعدادا قام وامر الامير سلمان الرومي
 مع الامير المذكور فوصلا الغرابان الى بندر جدة المحروسة ثم الى بندر
 لمران فقتل الامير حسين بحرب اليمن وغلب بلدا غلبا وعزم الامير سلمان
 الى بندر عدن ثم رجع الى جدة فحصل بينه وبين الامير حسين حرب فخرج الامير
 سليمان من جدة لكون الامير حسين حارب المسلمين وغلب بلدا فلهذا امس
 سلطان البخاز الشريف بركات ففرقه في البحر - وبعد ذلك وصل الخبر الى
 جدة بوقوع الحرب بين الغوري وبين السلطان سليم شاه الرومي رحمه الله
 ثم حصل ما حصل من انكسار الغوري وقتله ودخول السلطنة في تبعة سلطان

سليم شاه رحمة الله تعالى والله غالب على امره وفي اليوم الخامس والثمانين من شهر رمضان سنة خمس مئتين وتسع مائة نزل الافرنج في كابلوت حاربين واحرقوا المسجد الجامع الذي عمره الناجون متغال ودخلوا بيت السامري نزعوا عنهم ثملوها وكان السامري حينئذ غائباً لبعض محروب غيبته بعيدة . فجهم عليهم من حفر من النيار وحاربوهم واخرجوهم منه وقتلوا منهم نحو خمسمائة افرنجي وقد غرق من غرق وهم اكثر ومن سلم منهم ركب في مراتبهم خائبين باذن الله تعالى .

وقبل ذا التاريخ اوجده نزلوا في فنان واحرقوا نحو خمسين من المراتب التي كانت متروكة في ساحلها واستشهد من المسلمين نحو سبعين رجلاً ولذا نزلوا في مدن وحاربوا اهلها فنصر الله المسلمين وخذل الافرنج انهم موا باذن الله وخاب قصدهم وكان ذلك في ايام الامير مرجان رحمة الله . وبعد ما تم الافرنج في كشي دشتور صالحوا راعي كرم وبنوا فيها قلعة فان الغلغل يجلب اليها الى كشي اكثر مما يجلب الى غيرها وايضا حاربوا اهل لوه واخذوها عنوة واملوها وكانت من بنادر عادل شاه جد علي عادل شاه الاعلى نور الله ضريحه وجعلوها دار مملكتهم في الهند واحلواها . ثم ان عادل شاه رحمة الله حاربهم ونفخها واخرجهم منها وجعلها دار اسلام فاخذتهم لعنهم الله الغيرة فوصلوا اليها في استعداد عظيم وحاربوا حتى اخذوها واستولوا عليها ويقال وقتهم امر اوزها ولبراها حتى سهل عليهم اخذها ثم بنوا فيها قلعة عديدة منيعة فازدادوا قوة على قوة فان الله اذا اراد امرا بلغه وصارت قوتهم تزداد دعماً فاعماً وشهراً شهراً .

الفصل الثاني

في الاشارة الى شئ من تبايح افعالهم - وذلك ان مسلمي ملبار كانوا
 في نعمة ورفاهية من العيش لفلة ظلم رعائهم ورعايتهم عاداتهم القديمة وقههم
 بهم فبسط النعمة اذ باوا خالفوا فلذلك سلط الله عليهم البركانين من الافرنج
 النصاري خذلهم الله تعالى فظلموهم واغروا فيهم وفعلوا فاعيل قبيحة شنيعة لا يحص
 من ضرهم والاستهزاء بهم والضحك عليهم اذ امروا بهم استخفافا وجعلهم
 مرأثهم في محال الماء - والبصق على وجوههم وابداهم وتعطيل اسفارهم خصوصا
 سفار الحج ونهب اموالهم واحراق بلادهم ومساجدهم واخذ مرأثهم وطوال الصا
 واللتب بارجلهم واحرقها بالنار وهدك حرمان المساجد ووتحريرهم على
 قبول قول الردة والسجود لصليبيهم وغرروا اموالهم على ذلك وتزئبن نساءهم
 بالحلى والثياب النفيسة لتفتين نساء المسلمين وقتل الحجاج وسائر المسلمين بازواج
 العذاب وسب رسول الله صلى الله عليه وسلم جهارا واسرهم وتقيدا سارهم
 بالقيود الثقيلة وترديدتهم في السوق لبيعهم كما يباع العبيد وتعذيبهم حينئذ بازواج
 العذاب الزيادة العوض وجمعهم في بيت مظلم فتن نخطر وضوهم بالبغل اذا استنجوا
 بالماء وتعذيبهم بالنار وبيع بعضهم وتعبيد بعضهم وتعين بعضهم في الاعمال الشاقة
 بلا شفقة والخروج الى منايع جزرات وكثتن وملبار وبرا العرب مستعدين
 والاقامة فيها لاختلاط الرأب والالتساب بذلك اموالهم الا جذيلة واسارى
 عديدة وكم من نساء اصيلات اسروا وتيسر عن حتى حصل لهم منهن اولاد نصاري
 اعداء دين الله يوزون المسلمين وكم من سادات وعلماء وكبراء اسروا وعذبوا

حتى قتلوا دكم من مسلمين ومسلمات نصر وادكم من امثال ذلك من فضايح و
 وقبايح كل الالسنه عن ذكرها وتناف عن احصاها اخذهم الله اخذ عزيز مقتدر -
 ثم ان بغيتهم العظنى وهتهم الكبرى قديما وحدثا تغير دين المسلمين
 وادخالهم فى نصرانية فعوذ بالله من ذلك وانما صلحهم المسلمين لضرورة
 العشرة معهم فان اكثر سكان البنادر التى فى ساحل البحر السلون ولذا قال
 الافرنج الواصلون من بورتغال جديدا فى بعض المواسم لما راد المسلمين وصورهم
 فى كشي الى الآن لم تغير صورهم لاما كبريه وحيث لم يغيرهم عن دينهم
 يريدون ليطفوا نور الله بافواههم وياق الله الا ان يتم نوره وذكوره الكافرون -
 وكذا قال كبيرهم لراعى كشي اخرج المسلمين عن كشي فان الفائدة الحاصلة منهم
 قليلة ويحصل لك منا من نوالد اضعاف وما يحصل منهم فاجاب باهم رعيضا
 من قديم الزمان وبهم عمارة بلدنا فلا يمكن لنا اخراجهم وليست لهم عداوة الا
 للمسلمين ولدينهم لا للنصارى ولا لغيرهم من اللفرة -

الفصل الثالث

فى مصالحه السامرى لافرنج وبنائهم القلعة فى كاليكوت

وذلك انه لما طلل زمن المحاربة واشتد ضعف المسلمين ومات السامرى
 الذى كان صرف الاموال الجديدة فى حربهم وقولى اخوه راى ان المصلحة صلحهم
 لتوصيل لبراياء المسلمين التجارة كما حصلت لاهل كشي وكنود ويزول ضعفهم

وفقرهم فصالحهم واذن لهم في بناء القلعة في كاليكوت بشرط ثلثين رعائيا من
تفسير اربعة مراكب الى برا العرب بجمدة وعدن كل عام فشرع الملاعين في بناء
القلعة باستحكام وشرع رعائيا في تغير اربعة مراتب ابي برا العرب بالفلفل
والنجيل والسفر للتجارة الى جزرات وغيرها باوراقتهم كغيرهم وكان ذلك سنة
عشرين او واحد وعشرين وتسعمائة - فلما رجعت المراتب الاربعة الى كاليكوت
وتم بناء قلعتهم منعوهم من سفر برا العرب ومن تطليح الفلفل والنجيل في المراتب
وجعلوا تجارتها خاصة بهم حتى اذا ارادوا شيئا منها في مركب اخذوه مع ما فيه
من الاموال والنفوس وكان يصدر منهم الظلم والايداء للمسلمين وغيرهم
والسامري مقيم على صلحهم صابرا على اذلتهم خوفا من شرورهم - ومع هذا كانت
يراسل سلاطين المسلمين خفية في البحث على التمهيد ليجارتهم فلم يجز شيئا لما لم
يرد الله تعالى وهم لعنهم الله اهل مكرو خديجة عاززون بمبالمح امورهم فذلون
لاعدائهم وقت الحاجة غاية التذلل واذا انقضت سلطوا عليهم بكل ممكن وكلمهم
على كلمة واحدة لا يجالون امركبرائهم مع ربد المرافعة عن رعائهم وقلماء بصددهم
الاختلاف ولم يسمع ان احدا منهم قتل لغيرهم لاجل الولاية ولذا دانت لهم
مع قلعتهم رعاة مليبار وغيرها بخلاف ما عليه عساكر المسلمين وامراؤهم من
الاختلاف وطلب الاعتلاء على الغير ولو بقتله - ثم ان الافرنج الملاعين بعد
ما استقروا في كاليكوت وتعلموا طلبوا السامري الى بيت عند قلعتهم باسم
تسليم هدية عظيمة له من راعي برتغال قاصدين اسرة فاحس به السامري
بشارة بعض الافرنج بذاللف فخرج من بينهم باسم قضاء الحاجة الانسانية
حتى بعد عنهم وتخلص من مكروهم باذن الله تعالى - وبسبب ذلك اخرجوا
زال الافرنج من كاليكوت ونقلوه ومن يتعلق به الى كنور - ثم في محرم

سنة ثلاث وعشرين وتسعين خروا من كوه باستعداد عظيم في ثمانيت
 عشرين مرثباً قاصدين بندر جدّة المحروسة ليعملوها ووصلوا إلى البندر
 فغير من ذلك المسلمون وخافوا خوفاً شديداً - وكان الأمير سلمان السرمي
 فيها ومعه من العساكر ما يتان والغربان اللقي حفرها الغوري إلى مليسار
 لجرهم متروكة فيها فرماهم أهلها بالمدافع من أكبر ما أصابت بعض مراكبهم
 فرفعوا شرعهم وادسوا فوق العلم خوفاً من المدافع ثم شرفوا فادسوا إلى أمير
 سلمان وداؤهم لسبوكين فيها ثلاثون رجلاً فاخذوا منهم غنائماً صغيراً في كمران
 وفيه اثنا عشر نصرانياً ووصلوا بهم إلى جدّة - ثم إن السلاطين توهموا في كمران
 لانقطاع الموسم الهندي - ثم رجعوا إلى كوه خائبين باذن الله تعالى وذلك
 من فضل الله -

الفصل الرابع

في سبب وقوع الخلاف بين السامري والافرنج وفتح قلعة كاليوت

أعلم انه كان يزاد تقديمهم وفسادهم في كاليوت يوماً فيوماً وكان السامري
 مغضاً عن ذلك وطال امره حتى وقعت الفتنة بينهم وبين بعض مسلمي فندرينه
 في كاليوت بتاريخ عاشر المحرم سنة احدى وثلاثين فانقطع الصلح وجعل
 الخلاف والحاربة - وايضا خرج بعض اهل فندرينه وچنبا وتونكا د
 وچورنكا د وغيرها في غربة مع فندرينه وخذوا من مراكب الافرنج الصغار

الحاجبة للنجارة نحو عشق وكان ذلك في سنة ثلاثين ^{سبعمائة} وما قبلها -

وايضاً وقعت الفتنة بين مسلمي كدنگور و يهودها فقتلوا رجلاً من المسلمين
فوقع القتال بينهم فيها فادسوا الى مسلمي ساير البلدان لاعانتهم واخذوا ثلثهم
فاجتمع اهل كاليكوت والفندريون وهم سكان فندرينه وقراها وكاليكوت
وتروند والشالياتون وهم سكان شاليات وبرپورنگاد وتروندكاد وتانور
وبرونور ومان و بليكنوت في جامع شاليات وانفقوا على ان يخرجوا الحرب
اليهود الى كدنگور - وعلى ان يحاربوا الافرنج ولا يصالحوهم الا باذن من السامري
ورضاد - وكان ذلك سنة احدى وثلاثين - ثم خرج اهل هذا البلدان
الى كدنگور في غريانه فاردون المائة وقتلوا من اليهود ثلثاً وخرج الباقون
الى قرية قريب كدنگور في شرقتها واحرق المسلمون بيوتهم وكنائسهم ثم شعروا
في احراق بيوت النصارى وبيعهم فوقع الفتنة بين المسلمين ونيادها فقتلوا
بعض النصارى فلم يتمكن اسليهما القرار فيها فاستقلوا الى غيرها من البلدان وفي تلك
السنة اتفق الدرمنقيون وهم سكان درمنقن واركاو وشنور وتروندكاد
وميلي وچنبا على مخالفة الافرنج وضربهم وكذا غيرهم -

وفي تلك السنة ايضاً رغب في حرب الافرنج بعض كبار كشي واستقلوا
الى كاليكوت ولما تحقق عدداً فرج لعهم الله تعالى مخالفة اكثر المسلمين والسامري
لم يخرجوا من كشي في استعداد عظيم ونزلوا في مان صبغة يوم السبت الثالث
من جمادى الاولى من السنة المذكورة واحرقوا اكثر بيوتها ودكاكينها وبعض
المساجد وقطعوا اكثر اشجار الناجيل التي في ساحل عمرها واستشهد من
استشهد وخرجوا منها في الليلة الثانية ووصلوا الى فندرينه واخذوا من هنالك
الغريبان نحو اربعين لاهل فندرينه وغيرها واستشهد من استشهد - ولما وقعت

القننة في كاليوت بين الافرنج وبعض مسلمي قننرينه وغرم السامري على
 محاربتهم وكان السامري اذا لفت فائبا الى مسافة بعيدة في حرب بعض عدائه
 فادسل وزيرا كبيرا السمي باليد للقيام بمحاربتهم فسعوا في حربهم سعيًا بليغًا ومرض
 اموالهم الاخريلة وحاصروهم المسلمون ونياد السامري ووصل اليها المسلمون بالجموع في
 سبيل الله من بلدان كثيرة - ثم وصل السامري الى كاليوت وقد ما عنده من
 من القوات وانقطع طمعهم من وصوله اليهم من خارج القلعة فطلقوا جميع ما فيها
 في مراكزها وقطعوا القلعة من الداخل بحيث لا يتبين لمن هو في خارجها ودكروا في
 مراكزهم وذهبوا وكان ذلك في سادس عشر محرم الحرام سنة اثنين وثلاثين
 وقتل من ابتداء الحرب الى الفتح من نياذ السامري والعمال والمسلمين اكثر من الف
 نفس - فازداد رقع القلعة غيظهم وعلا دتهم للسامري والمسلمين واستدام ذلك
 مدة طويلة - وبعد ما اتفق المسلمون على حرب الافرنج هبتوا غرابة واصغاروا وخرجوا
 في سفارهم الى جردات وغيرها بغير واداهم مستعدون الحرب بالفلل والونجيل
 وغيرها فلم يبقها الاكثر وقع في قبضة الافرنج او سقط في البر بسببهم فالدم مغتزون
 ومن تابعهم صالحوهم في آخر ذلك الموسم وسافروا باوراقهم على عادتهم المتقدمة
 في مصالح الافرنج - واما رعايا السامري ومن تبعهم فداموا على مخالفتهم لم سنين
 عديدة حتى ضعفوا وانتقدوا في سنة خمس وثلاثين تقريبًا وسقط مركب من
 مركب الافرنج عندنا نور في اوائل ايام المطر فاداهم مراعيها اليه فادسل السامري
 اليه يطلب منه الافرنج الذين كانوا فيه والمال الذي كان فيه فلم ير اليه شيئًا
 من ذلك - ثم وقع الصلح بينهم وبين راعي تانور - وسافروا عاياه باوراقهم
 واتفق هو والافرنج على بناء الافرنج قلعتهم في شمال نهر فنان المتعلق براعي
 تانور لاضرار السامري المسافرين باجمعهم او تخريب فنان وخرج الافرنج بهذا

القصر من كشي في مرائب وغربان مستعدين مستعجبين معهم الاحجار والنور واسوا
عذ فان - فمن فضل الله تعالى هبت ريح شديدة حتى سقطت مراكبهم في
جنوب بليسكوت ولم يسلم منها غراب واحد صغير وهلك حجم غفير منهم ومن
اتباعهم وعبيد هم غرق من غرق ومن طلع منهم الى البر تلتهم المسلمون وسلم جمع
كثير من المايسورين عندهم وحصل السامري مدانهم الكبار وختب الله
آمال الافرنج واعوانهم رحمة منه وفضلاً - ثم في سنة ١٢٨٥ سبغ او ثمان ثلاثين
سافر عايا السامري وغيرهم في ثلاثين غراباً تقرئاً فيهم علي ابراهيم مكران و ابن عمه
كت ابراهيم مكران وغيرهما الكبراء الى جزرات للتجارة فدخل اكشها في جوجاري
رسورت وبعضها في بروج فصد هم الافرنج في غربان و مرائب فدخلوا في غر جوجا
وسورت واخذوا ما كان فيهما من الغربان واكثر الاموال - وسلم ما كان في
بروج وايضا وقع بقبضتهم قبل هذا التاريخ اكثر الغربان التي اشتغلها السلطان
هادر شاه الجراتي (الجزراتي) نور منجعه لمجاهدتهم - وكذا اكثر غربان
المليباريتين بمبرات بتقدير الله وحكمه الغالب انا الله وانا اليه راجعون
حتى ضعف المسلمون وانفكروا -

الفصل الخامس

في بناء الافرنج قلعتهم في شاليات و صلح السامري معهم مرة ثانية

وفي ذلك ان واحداً من كبراء الافرنج خرج من كشي في طريق البر

باسم الصلح خديعة ومكرًا با سيفدان من السامري وكان في غاية المكر والدهاء
والخيلة وبينه وبين بعض كبراء تجار المسلمين معرفته ومعاملة ايام صلح السامري
ووصل الى فان ثم الى راعي تانور وجلس عنده حتى اصلى بينه وبين السامري
فان السامري الذي فتح قلعة كاليكوت كان ضعيفا وقليل العقل ومداوما
على استعمال المسكر وكان اخوه بنيادزر وهو الذي يتولى السامري بعد موته
قويًا ذا اجرة وهمة غير مطيع له على العادة المتقدمة فيما بينهم - فحصل لذلك اني
تانور والسامري ومن وافقهما يتعجب به من يتولى بعد ذلك السامري وهو
بناء الافرنج القلعة في شاليات فاعلم السامري وعساكره ورساؤا المسافرين
وبه يتعطل سفر والعرب عن كاليكوت فانه بينها وبين شاليات دون
فرسخين - واذن لهم السامري في بناء القلعة في شاليات بعد موافقة راعيها
ثم وصل اليها الافرنج في مركب عظيم واستعداد تام مستعجلين معهم الة بناؤها
ودخلوا في غمر شاليات في اخر ربيع الآخر سنة ثمان وثلاثين وبنوا فيها
القلعة باستحكام تام وهدموا الجامع القديم الذي عمر في اول دخول الاسلام
في مليبار كما تقدم ذكره مع مسجدين آخرين وعمروا بانيها من الاحجار القلعة
والبيعة - وفي اثناء بناء القلعة اخذوا احد من الافرنج حجارا واحدا من
احجار المسجد الجامع الذي تقدم ذكره فشكلوا مسلمو شاليات ذلك الى كبيرهم
فجاء هو بنفسه مع جماعة بالحجر والنورة فاصلى ذلك الموضع ببناء الحجر بالنورة
فسر بذلك المسلمون ورجعوا شاكرين - وفي ثاني ذلك اليوم جاءوا في جمع
عظيم وهدموا جميع المسجد الجامع ولم يبقوا منه حجارة فشكوا المسلمون اليه
فاجاب بانه راعي بلدكم باع لنا المسجد وموضعه فرجوا مخروئين وبعد ذلك
جئوا في مسجد صغير بسيد عنهم - ثم ان الملاعين حفروا قبور المسلمين واخذوا

اجارها لتمام بناء قلعهم وقبل تمام بنائها مات ذلك السامري وتولى أخوه
المذكور مملكته وانقطع امر الصلح ثم انه حارب راعي شاليات وخرب
بلدانه حتى دان للسامري وصالحه على ما يقتضيه عن فهم -

وفي تلك السنة وصل الامير مصطفى الرومي من مخا الى ديوجرات
مبلّغاً باموال خويّية وكان الملك توفيق بن ملك اياس متولياً فيها من
جهة السلطان بهادر شاه وبعد وصوله اليها وصل الانجى اليها بقصد اخذها
فحاربهم الامير مصطفى الرومي المذكور ودماهم بالمدافع العظيمة فانهزموا باذن
الله خائبين ذليلين خائفين -

الفصل السادس

في صلح السامري مع الانجى مرة ثالثة وكان ذلك سنة ^{سنة} ١٠٢٠

صالحهم السامري بشروط منها الاجازة في تسفير اربعة مركب الى بوز
العرب من كاليكوت فسات المراكب في ذلك الموسم الى بوز العرب وسافر
رعاياه الى ساير البلدان باوراقهم - ثم خرج السامري لحرب راعي تانور
فحاربه واتعبه حتى وقع الصلح بينهما على اعطاء الاراضى التى له قريب قنان
والجزيرة التى له عند شاليات للسامري - وكان الانجى الذى جئنا من
كشى لبناء قلعة شاليات متوسطاً في الاصلاح بينهما وعقب وقوع
الصلح بينهما جاءوا خواجه حين سنجقرا والرومي وكج على مكارا خوالفقيه

احمد مكرار في عهد ايا عظيمة من السلطان بهادر شاه السامري وبالج طلب
مسلي مليبار اليه يخرجوا الى جزرات لمحاربة الافرنج في البحر فلم يتم ذلك
وكان دخولهما في كاليكوت في سادس عشر من ربيع الاول سنة احدى وعشرين.

الفصل السابع

في صلح السلطان بهادر شاه مع الافرنج واعطائهم حمة الله

وذلك انه في اخر تلك السنة توجه السلطان بهادر شاه
بابر بادشاه نور الله مرتد ههما بعد ما ملك دهلي وولايتها الى جزرات
وخرّب بعض مدنها وانهزم بهادر شاه رحمه الله - فارسل الى الافرنج خوفا
من همايون بادشاه طالب الاعانتهم - فوصلوا اليه مسرعين ودفع بينهم بينهم
الاتفاق والصلح فاعطاه بنادر من بنادره مثل وشي ومهاثم وغيرهما
نتملكوها واضافوا اليها ما قاربها من البلدان والاراضي - وحصل بذلك لهم
فوائد كثيرة وعظم امرهم وسلم ديون اليهم وامرهم باحكامها وجعل نصف
عشورها لهم فاحكوها واحصوها - وكانت الافرنج يتمنون قبل ذلك حصولها
في قبضتهم ووصلوا اليها بهذا القصد في زمن ملك اياس ثم في زمن
اولاده - فتمكنوا بذلك بل رجعوا خائبين باذن الله تعالى - فلما افاق
باراد اقم ارادة الله تعالى سعمل ذلك عليهم ثم قد ر الله سبحانه وتعالى قوته
على ايديهم فقتلوه وقد جسد في البحر انا الله وانا اليه راجعون وكان الله قد اراد

وكان قتله في ثالث رمضان سنة ٣٢٣ ثلاث وابعين - فلما استشهد
السلطان بهادر شاه تملكوا ديو جميعها واستقروا وذلك تقدير العزيز
الحليم لا دافع لقضاء الله ولا راد لما راده وفي سنة اربع واربعين نزل
الانرج في برودور وقتلوا آلت ابراهيم مكار ابن عم على ابراهيم مكار وآخرين
معه واحرقوا ورجعوا مع انهم مصالحيون داعي ثانور ورمياه وهم اهل
ثانور وبردور يسافرون في البحر باراقهم -

وسببه انه سافر المرب الى بندر جدة بالفلفل والزنجيل لغير اوراقهم
فانه البعض الامور اليهم السفر بالفلفل والزنجيل خصوصاً الى بندر جدة
وخرج السامري الى كد نكلور لحرب الانرج وداعى كشي ووقف اياماً
ثم القى الله هيبته في قلب السامري فرجع منها من غير شيى - ثم ات
الانرج بنوا فيها قلعة وصارت حاضرة عظيمة للسامري عنهم ثم خرج
على ابراهيم مكار ونفيه احمد مكار واخو كنج على مكار رحهم الله في
اثنين واربعين غراباً الى طرف قابل - فلما وصلوا الى بيتاله ونزلوا فيها
وتركوا فيها غريباهم ولبثوا فيها اياماً وانسدوا ووصل الانرج في غريبان
اليهم وجاروا واخذوا جميع الغريبان التي كانت معهم بحكم الله وتدف -
واستشهد من استشهد -

وكان اخذها في آخر شعبان سنة اربع واربعين وخرج الباتو
من بيتاله الى مليبار فلما وصلوا الى نلا ينط في اثناء الطريق توفي
على ابراهيم مكار فيها رحمه الله رحمة واسعة -

وفي منتصف شهر شوال من تلك السنة اخذ الانرج اهلهم الله اغرة
اهل كابات مقابل كنور -

الفصل الثامن

في وصول سليمان باشه الى ديونجها

وقد وصل في تلك السنة سليمان باشه وزير السلطان سليمان شاه المذكور في استعداد عظيم تام في نحو مائة من الغربان والبرشات وغيرها الى بندر عدن وقتل سلطانها الشيخ عامر بن داود رحمه الله مع بعض كبرائها وجعلها في قبضة ثم وصل الى خبررات فشرع في حرب ديونج وشركها القلعة بالمدافع العظام السلطانية ثم التقى الله هيبته الافرنج في قلب سليمان باشه فخرج من غير فتح الى مصر ثم الى الروم وذلك ما قد رآه الله سبحانه امتحاناً لعباده ثم ان الافرنج اصلحوا المنكر من القلعة واحكموها احكاماً بليغاً تاماً. وبعد سنة من موت ابراهيم مركار رحمه الله خرج نقيه احمد مركار واخوه كنج علي مركار في احد عشر غراباً الى سيلان فوصل اليهم الافرنج وقاتلهم واخذوا الغربان التي كانت معهم واستشهدوا من استشهد. وخرج الباكون معهم المقدمات المذكوران الى داعي سيلان فقتلها غيلة انا لله وانا اليه راجعون.

الفصل التاسع

في مصالحة السامري الافرنج مرة رابعة

وذا لعل ان الانرج جارا الى السامري للصلح فصالحهم وكان السامري
حينئذ في فنان وكان داعي تانور وداعي كدنگلور حاضرين في الصلح وساعيين
فيه وكان الصلح في شهر شعبان سنة ٥٢٠ سنين وخسين قتل الانرج المقدم
الكبير الذي في كنور وهو ابو بكر على مع صهره كنج صوفي والاول خال على آدرا
والثاني ابوه رحمهما الله ودفع الخلاف بينهم اياما ثم صالحهم -

الفصل العاشر

في وقوع الخلاف بين السامري والانرج

وسببه انه وقع الاختلاف في ادل محرم سنة ٥٢٠ سبع وخسين
بين السامري وبين واحد من دعاة مليبار التبرمعيي داعي كشي ومملكته
تريب كشي في جنوبها ويسميه الانرج صاحب الفلفل لما انه يجلب من
بلاد كثير ومار من جملة مبعيني السامري واعطى السامري مملكته والتمس
من السامري ان يجعل اخاه رابعا له وهو من يصير سامريا بعد موته
وبعد موت اثنين بعده - فجعله رابعا كما تقدم من انه من عادة
اهل مليبار فلما رجع صاحب الفلفل الى بلده وصل اليه داعي كشي و
الانرج لمحربه ووقع الحرب حتى هلك بالحريق وكان ذلك في جمادى الاولى
من تلك السنة - ولما وصل خبر هلاكه خرج السامري من غير توقف
من كاليكوت لمحاربتهم ووصل الى بلد صاحب الفلفل وحارب الانرج

وراعى كشي وصرف اموال الجذيلة ورجع لآعليه وآلآه - وفي ثامن جمادى الاخرى
 منها دخل جمع كثير من عساكر صاحب الفلفل في كشي مع حيلولة النهر بينهم وبينها واحرقوا
 كثيراً من بيوتها وحصلت الخسارة العظيمة لاهلها بذلك - وانما فعلوا هذا لكون
 راعيهم هلك في حرب راعي كشي والا فرنج اخذهم اخذ عزيزه مقتدر - وبهذا السبب
 وقع الاختلاف بين السامري والا فرنج فخرجوا من كوه في استعداد عظيم ونزلوا
 في تركود واحرقوا اكثر بيوتها ودكاكينها والمسجد الجامع الذي فيها وذلك في
 صبيحة يوم السبت الرابع عشر من شهر شوال من السنة المذكورة - وفي ثاني ذلك
 اليوم نزلوا في فندرين ودكاكينها والجامع الذي كان في اول ماعري في ملبار
 وفي صبيحة يوم الخميس بعده نزلوا في فنان واحرقوا اكثر بيوتها واربعة مساجد
 منها الجامع الكبير الذي فيها واستشهد في كل من البلدان الثلاثة جمع - وفي
 آخر جمادى الاخرى سبعة ستين وصل خبر وفاة الرئيس على الرومي شهيداً
 في حرب الا فرنج قبالة كوكرو ووقع الاغربة التي كانت معه في قبضتهم اهلكم الله
 سلايك عاد وثمره انا الله وانا اليه راجعون ذلك تقدير العزيز العليم - وقبل ذلك
 اخذ بعض مراكب الا فرنج ونزل في فن قاييل قوية قويس قاييل وكان يسكن فيها الا فرنج
 وحاربهم وهزم من فيها من الا فرنج وخر بها - وفي رجب من سنة ستين وصل
 يوسف التركي من ديو محل الى فنان في غير الموسم بالمدافع الكبيرة واخذ
 من الا فرنج مائتين فيها -

الفصل العادي عشر

في مصالحة السامري الا فرنج مرة خامسة

ولما تآدى امر الافرنج على هذا المنوال وازداد ضعف المسلمين
وفقرهم صالحهم السامري وسافرت رعيته باوراقهم كغيرهم - وكان الصلح في
اول محرم سنة ثلث وستين -

وبعد نحو سنتين فآكثر منها وقع الاختلاف بين الافرنج وبين مسلمي كنود
ورمقن وماحو اليها وكانوا على الاختلاف دون سنتين ثم صالحوهم فصاروا
باوراقهم كما تقدم من عادتهم - وقد اجتهد في جهادهم ايام الخلاف المقدم
الكبير على ازاراجا وفقه الله للخيرات وسعى في ذلك سعيًا بليغًا وصرف
امواله ولكن لم يوافق في ذلك راعيها كوترى وسائر اهل بلاده - وفي
تلك الايام ذهب الافرنج الملاعين خذلهم الله في غريبان الى جزائر ميلبار
التعلقة باذاراجا ارغاماله ونزلوا في جزيرة اميني وقتلوا من اهلها جمعًا
كثيرين وسلبوا منهم اكثر من اربع مائة نفس من رجالهم واناغم وهبوا اكثر ما
فيها من الاموال واحرقوا اكثر بيوتها ومساجدها وقبل دخولهم في اميني وصلوا
الى شيتلاكم وقتلوا بعض من فيها وسلبوا بعضهم واهل تلك الجزاير كلهم غفل
لا سلاح لهم وليس فيهم من يقاتل ومع هذا استشهد منهم جماعة منهم قاضيها
وكان رجلًا فاضلاً صالحاً مسنار حبه الله وامراً صالحاً وهم مع انهم ليس لهم
سلاح تسبوا في شهادتهم فرموهم بالتراب والاجار وضربوهم بقطع من الاخشاب
حتى قتلوهم رحمهم الله رحمة واسعة وجزائرها كثيرة ولكن كبارها التي هي مدنها
خمس جزائر اميني كورديب واندركلفيني وتلك ومن الصغار كثيرة العارة
منها التي وتنجيلا وشيتلاكم والله سبحانه تعالى لما اراد امتحان عباده اهل
الافرنج ومكث في كثير من البنادر كبنادر ميلبار وخبرات وتكن وغيرها
واستولوا بحكمهم واجتماع رايهم على كثير من البلدان فبنوا القلعة في هر موز

ومُست ودِيو محل وشمطرة وملاله وملوكو وميلابور وفالفتن والاشيا
 من بنادر سولند وبنادر كثيرة من سيلان ووصلوا الى الصين وصارت التجارة
 لهم في هذه البنادر وغيرها وتجار المسلمين فيها متذللون مطيعون لهم كالخدمة لا يملكون
 لهم للتجارة الا فيما قلَّت رغبتهم فيه واماماد غوافيه من البضائع وكثرت فائدة
 فهو مختص بهم لا يمكن لغيرهم التجارة فيه - ففي اول امرهم قطعوا عن المسلمين من التجارة
 تجارة الفلفل والزنجبيل ثم تجارة القرفة والقرنفل والبسباس وغيرها اسلته
 لافائدة فيها - ومن الاسفار سفر بر العرب وملاقة وآسي ودنامري
 وغيرها فلم يبق لسلي مليبار الا تجارة الفوقل والناجيل والتوب ونحوها -
 وسفر جزرات وككن وشتول مندل واطراف قائل وايضا بنوا قلمهم
 لمنع الارز من اهل مليبار في هنور وباسلور ومنجلور فان الارز يجلب
 منها الى مليبار دكوده وكذا الى بر العرب وهم خذلهم الله صاروا يجلبون
 البضائع من آفاق الاراضي وامتلوا اطراف الاقطار وكثروا - وانقادت
 لهم رعاة البنادر حتى صار الحكم فيها حكمهم وانقطعت اسفار البحر الا باماغهم
 وادراهم وكثرت تجارتهم ومراكبهم وقلَّت تجارات المسلمين الا في مراكبهم
 والقلعات التي بنوها لم يأخذوها احدثا الا السلطان المجاهد السلطان
 علي الاشقي نور الله مرقده - فانه فتح شمطرة وجعلها دارا لسلام جزاه الله
 عن المسلمين خير الجزاء - والى السامري داعي بندر كاليكوت - فانه
 فتح قلعتي كاليكوت وشاليات والى راعي سيلان فانه فتح جملة من
 القلاع التي بنوا فيها ولكنها مستحكمة كغيرها - وكان الانج اول يراعون
 اماغهم وادراهم فما كانوا يؤذون اصحاب المراكب الذي هو فيه ورتبهم
 الاسباب من الاسباب ثم من ستنة ستين تقرشا صاروا يعطون

اصحاب المركب الورقة عند السفر فاذا انطلقوا بهم في الباحة اخذوا المراكب وانجوها
وقتلوا من فيها من المسلمين وغيرهم ثم قتلوا ذبحاً واعراقاً وابططوهم بالجبال وادخلوا
ثيبرين منهم في مثال اشباك واغرقهم في البحر - وفي سنة مذكورة او ما قبلها
اخذوا في كراهة جمعاً كثيراً من تجار المسلمين الجيوش والذين بهم بالرجوع الى المدينة
واذوهم حتى تنصرت اكثرهم طائفاً وخرجوا منها بالبنو الاموال ثم رجعوا الى الاسلام
بمجد الله ولكن امرأة خيشة الزموا هذا لك فابتوا متحذرة حتى قتلوا بذلك -

الفصل الثاني عشر

في سبب الاختلاف بين السامري والافرنج وخروج الاغريق بحاربهم

ولما تعدد منهم هذا الفعل وامثاله قتل حيلة المسلمين بانقطاع
سفرهم انتدب جماعة من اهل يرفتن وتوكود وفندرسيت وغيرها في هيت
غريبان صنادق آلات حرب وخرجوا في الحرب لغيا وراحم وجاهدوهم واخذوا
جملته من غريباهم ومراكبهم تعين اهل كباد والندرا الجديد وكالكيوت وفان
من دعايا السامري واخذوا كثيراً من مراكبهم وغريباهم واسروا كثيرين وحصل المسلمين
اموال كثيرة منهم واراهم الله آثار النصر والفتح خلافت ما كانوا عهد والاؤله في
حروبهم من غلبته الافرنج عليهم واخذوا ايضا جملة كثيرة من مراكب كفرة جزرات
وكثيرون وغيرهم قتل اسفار الافرنج الا باحترا من تايم او من غريبان ومراكب كثيرة
فلما قتل مال الكفرة شرعوا في نهب اموال المسلمين فلما وعدوا نادوا بالسبب الاثري

في ذلك ان اكثر اهل الغريبان ضعفاء ليسوا باصحاب الاموال الكثيرة ولذا اغالب
 الغريبان مشتركة بين جماعة فاذا لم يحصل لهم من اموال الكفرة ما يفي بمصروفهم اخذوا
 ما وجدوه ولو مال السلم حتى يحصل لهم مثل ما صرفوه مع انهم يعاهدون وقت خروجهم
 ان لا يتعرضوا لمال السلم فاذا اخذوا مال السلم لا يردونه الى صاحبه اذ ليس فيهم
 من يحكم عليهم بالقوة - وداعى البلد ياخذ قسطا مما يأخذونه قتلما ما ينفع فيهم انهم المجردين
 الا من ملازم للقوى - وقيل ما هم - وفي العشر الاوسط من رمضان سنة اربع
 وسبعين خرج من فنان اهل فنان وقندرينه وغيرهما في نحو اثني عشر عمرا باواخذوا
 برشته الافرنج واصلة من بنجالة فيها الازر والسكوبالة فنان -

وفي اليوم السبت الثامن من جمادى الاخرى سنة ست وسبعين خرج
 من فنان اهل الغريبان من اهل فنان وقندرينه وغيرهما في سبعة عشر عمرا با
 فيهم كمت بركرواخذوا برشته ثيرة خرجت كشي فيه نحو الف من الافرنج التجمعا
 والمتصرين وعبيدهم باستعداد تام فيها مال جليل قبالة شاليات ووقت الحرب
 وقعت النار في البرشته فاحترقت وحصل للسليين بعض المدافع البار - ووقع
 في جسمهم اكثر من مائة افرنجي من التجمعا والكبراء غير الخدام والعبيد والباقيون
 هلكوا غرق بعضهم واحترق الآخرون والحمد لله على ذلك وعقب ايام ماضي من
 هذا خرج الى طريق قاييل واطرافها وشولندل وغيرها وكان فيها ثلاثة اقبال صغار
 وجاوا بها الى فنان وادخلوها في غمرها -

وفي العشر الاخير من جمادى الاخرى سنة ثمان وسبعين دخل كرتوبور المد
 ليلا في داخل غمر منجلور في ستة افرجة واحرق اكثر القلعة التي للافرنج فيها واخذ
 غرابا صغيرا وخرج منها سالما مع الافرجة التي كانت معه - فلما وصل قويس كرتوبور
 لقي نحو خمسة عشر غرابا من غريبان الافرنج محارهم واستشهدوا فمقد جسده رحمة
 الله

تعالى رحمة واسعة - وما سلم مامعه من الاغربة الاغرابان وكان رحمة الله خالص النية في جهاد الافرنج خذلهم الله - ثم ان المقدم الكبير مقدم كنور على اذربا وفقه الله للخيرات لما رأى تهادى ما حل بالمسلمين من الضعف والفقر الشديد وتعطل التجارات بسبب الافرنج الملاعين ارسل الى السلطان الاعظم والشاه الاكوم على عادل شاه نصره الله ودفعه لما يرضاه اوراقا فيها الشكاية عما حل بمسلمي مليبار من ظلم الافرنج وايداهم والاستعانة في تخليص هؤلاء المستضعفين من شرورهم بالجهاد في سبيل الله مع هدايا نالقي الله سبحانه في قلبه ان يتهيأ لحرب بندر كوده فاخذ ارملة ملكهم في الهند وكانت اولاً من بنادرجدة الاعلى رحمه الله - وايضا قد كان وقع الاتفاق بين عادل شاه ونظام شاه وفقهما الله لرضاه عقب تخريب بجانكر وقل داعيها ان يقتحا كوده وشيول وعقب وصول اوراق اذربا الى عادل شاه خرج هو ورائه وحطوا فوق كوده وشرعوا في حربهم ومنع الاقوات عنهم وارسل عادل شاه الى السامري مرسوماً ذكرو فيه شرعه في حرب كوده والتمس منه اعانته ومنع القوة عنهم مع ان السامري ورعاياه يخالفونهم ومحاربهم قبل ذلك لسنين عديدة - ووصل قاصده اليه وهو في شاليات مشتغل بحربهم وحط نظام شاه ووزرائه على شيول وشرعوا في الحرب وكسروا حصارها بالدافع الكبار وكان فتحها مكلنا لكنه تهاون بسوء الظن بجادل شاه وتغليم امر الافرنج وترك الحرب وصالحهم - واما عادل شاه فمعدود فان كوده بعيدة عن عسكره والنهر حائل بينهما وهي حصيفة منيعة فيها حصن كثيرة لا يقدر عليها الا بتوفيق الله العزيز مع ان بعض وزرائه اتفقوا مع الافرنج على اخذه وتولية غيره من اقاربه الذي كان في كوده عند الافرنج فاحس بذلك عادل شاه وخاف وخرج من العسكر خيفة

فلما استقر طلبهم وحجم وهدم وازال نعمهم - ثم ان عادل شاه صالحهم لبعض الضواري
ولكن الافرنج في هذه الفطرة قد حصنوا كرويه تحصينا عظيما منيغا بحيث لا يقدر
على الدخول فيها من خارج وذلك تقدير من الله العزيز الحكيم -
وايضاً قد خدعه ونظام شاه ووزرائها واخذوا الرشوة من الافرنج
اعداء الدين واوصلوا اليهم الارزاق واعانواهم جنابهم الله حتى الجزاء -

الفصل الثالث عشر

في حرب قلعة شاليات وفتحها

ولما قوى عزم السامري على حرب قلعة شاليات لصدور بعض التعدي
منهم وتحريض المسلمين له على ذلك وتأييدهم خصوصاً في ايام حرب كرويه اتهم
للفرصه فانهم لا يقدرون على ارسال المراكب والغربان في ذلك الوقت للهد
ارسل اليهم بعض وزرائه واهل فنان وجمع من اهل شاليات وناقهم في الطريق
اهل برونور وناور وبرويرا كاد فدخل هؤلاء المسلمون في شاليات ليلة الاربعاء
في خامس وعشرين من شهر صفر سنة ٩٤٩ تسع وسبعين ووقع الحرب بينهم وبين
الافرنج في صبيحة فاحرقوا بيوتهم الخارجة من القلعة وبيعتهم وهدموا القلعة البنية
واستشهد من المسلمين ثلاثة وقتل من الافرنج جماعة - فالتجأوا الى القلعة الاصلية
المجربة واستقروا فيها محاصرين المسلمون بالسامري ووصل اليها المسلمون من
سائر البلدان للجهاد وحفروا خنادق حول القلعة واحتاطوا في المحاصرة فلم يصل

اليهم القوة الانا نراخفة وصرف السامري لذلك اموالاً جديلة - وبعد نحو شهرين
 من ابتداء الحرب وصل السامري بنفسه الى شاليات وحصل الاحتياط التام في المحاصرة
 حتى نفذ ما عندهم من القوت واكلوا الكلاب وامشاهما من المستقدرات وكان يخرج
 برضاهم من القلعة في اثتر الايام من معهم من العبيد ومن تنصر ذكورا وانا ثاقلنا
 القوت - وارسل الافرنج القوت الى شاليات من كشي. وتصور فلم يصل اليهم
 مع احتماهم ومقاتلتهم على ذلك الا قليلا ليسد مسددا - وفي ايام المحاصرة ارسلوا
 الى السامري يطلبون الصلح على تسليم بعض المدافع الكبار التي في القلعة والمال المصروف
 في الحرب مع زيادة فلم يرض به السامري مع ان وزرائه كانوا راضين به -
 فلما اضطروا بدم القوت ولم يجدوا طريقا للصلح ارسلوا الى السامري في ان
 تسلم القلعة وما فيها من الحوائج والمدافع ويخرجهم سالفين من القتل ولا يتعرض
 لما معهم ويوصلوا الى ما منهم فقبل ذلك السامري واخرجهم منها ليلة الاثنين
 السادس عشر من جمادى الاخرى وفي لهم بذلك وارسلمهم اذلاء مع راعي
 تاوور وهو الذي قبلهم واعاظم وكان باطنا معهم وظاهرا مع السامري وصرف
 عليهم ما يحتاجون اليه وجاءهم الى بلدة تاوور ثم وصلت اليها غرابهم من كشي
 فعلمهم نبيها راحن اليهم وجعل ذلك بداهة عندهم فوصلوا الى كشي متحذرين مخبرين
 نيران السامري اخذ ما في القلعة من المدافع وغيرها وهدم القلعة حجارة حجر ارجل
 موضعها كالصخر ونقل اثتر الاحجار والاختاب الى كاليكوت وسلم بعضها لعمارة
 المسجد الجامع القديم الذي هدموه عند بناء القلعة وسلم الارض التي بنوها
 فيها وما حولها الى داعي شاليات على ما وقع القرار عند ابتداء الحرب وبعد ما
 حصل القلعة وما فيها بقضه السامري وصل اليهم المدد من كوهه في فربان ومرت
 فوجوا خائبين مخزبين باذن الله تعالى وحق وقينه وذلك من فضل الله علينا

الفصل الرابع عشر

في بعض احوال الافرنج بعد فتح شاليات

اعلم ان الافرنج الملاعين بسبب فتح قلعة شاليات ازدادوا غيظا على غيظهم
 لعداوة السامري والمسلمين فتهفون الفرصة في تقرب بلدان السامري وبناء القلعة في فنان
 او شاليات مما يتعلق ضرته بالسامري والمسلمين عوضا عن اخذ قلعة شاليات فماتت ذالك
 لهم الى تمام سنة سبع وثمانين الا انهم نزلوا في شاليات واحرقوا بعض بيوتها ودكاكينها في
 الثاني والعشرين من شهر شوال سنة ثمانين وفي السنة التي بعدها نزلوا في بروجناك
 واستشهد من المسلمين اربعة ومات من الافرنج اكثر من ذالك وليس للافرنج ميل
 الى صلح السامري بعد اخذ حصار شاليات متحليين عليه وعلى المسلمين طالبين تآدهم ثم في
 موسم سنة خمس وثمانين اخذوا من غربان الصغار المسافرة لجلب الازر من
 تلنارخسين فالتوا استشهد من استشهد ووقع في جهم من المسلمين واصحاب الطليس
 نحو ثلاثة آلاف نفس حتى كادوا يتعطلون عن الخروج للتجارة وغيرها بتقدير الله العزيز
 الحكيم بحكم ومصلح لا يعرفها الا هو اعظم الثواب الذي يحصل لهم بسبب الجهاد والشهادة
 والمصيبة والصبر وفوج من الله سبحانه بعد عشرين ايات مع العشر ليرا ان مع
 العشر ليرا -

وفي اول موسم السنة المذكورة ايضا اخذ الافرنج لعنهم الله حملة من مراكب
 جذرات المسافرة من بندر سوت الى بندر جدة المحروسة غدا الرجوع منها مراكب للسلطان

الاجل السلطان جلال الدين اكبر بادشاه اعزه الله وانصاره - وكان فيها مال كثير فعمل بذلك
 الاختلاف بينه وبينهم ولم يمن على الافرنج خلطهم الله تسليم المال اليه لاجل الطمع لكثرة ونحو
 الله سبحانه ان يهدي السلطان جلال الدين الاكبر نصره الله نصر عزيزا ويوفقه لمحاببتهم
 واخراجهم من دياره وبنادره مثل ديوجنرات ووسقي وغيرها بهذا السبب ثم اخراجهم من ساير
 البنادر التي استدلوا عليها باذن الله تعالى وحسن توفيقه ان على ذلك تديروا بالاجابة جدير
 ثم انه قد دخل بعض اصحابه الاغرية في غمر بندير عادل اباد فقصدهم الافرنج ليأخذهم
 فدخلوا وادركهم فلما لم يتمكنوا من اخذهم احرقوا البرج جميعه والغربان والملوك التي فيها
 وادركهم من اهل درمفتين وكنتور وغيرها ثم احرقوا بندير قراقتن ولذا اخذنا
 بندير وابل حرما الله مائة وخمسين ونجينا من كبارهم وشجعانهم خديقه قتل اكثرهم
 وارسل بعضهم الى عادل شاه - ثم ان عادل شاه نصره الله عيّن بعض وزرائه وعساكوه -
 وغيرهم لان يصلوا اليهم القوت عنهم - فلما وصل القاصد مع ما معه الى كوتوكم جبه
 ومن معه رايعيها وهونالت كوتري وهو الذي يتولى مملكته بعد موته وموت واحد بعد
 وكان ذلك باشارة من الافرنج ولكن هرب القاصد وحده خيفة وسلم واخذ رايعيها
 جميع ما كان عنده من الاموال والهدايا وقد ارسل اليه اذ سراجا وكوتري الورقة
 في رد الاموال والهدايا فلم ينفع ولولم يهرب القاصد سلمه ومن معه الى الافرنج - وكان
 ذلك في سنة ست وثمانين وفي تلك السنة دخل على السامري بعض كبار الافرنج
 وتكلم معه في امر الصلح وكان السامري حينئذ في بيت صنم محترم عند جميع الكفرة لميلبا
 قريب كد نكور فوفى السامري بذلك على ان يبنوا قلعتهم في كاليكوث فالتمسوا بانها
 في فان فلم يرض بذلك السامري ثم ارسل السامري الى كوه لاجل الصلح ثلاثة
 من المعترين من رعيته مع ذلك الافرنج الذي كان يتكلم بالصلح فدخلوا كوه معه
 فلقاه كبيرهم المسمى بيزر وعاظمهم واكرام زائد على الحد وامن اليهم ثم رجوا الى

السامري وانقطع امر الصلح لطلبهم بناء قلعتهم في فَنانَ وكان انقطاع امر الصلح سنة سبع وثمانين وفيها وقع الصلح بين عادل شاه والافرنج على اعطاء اموال - ثم ان داعي كشي تقياء لحرب السامري لاجراجه من بيت الصنم المتقدم ذكره - وجمع جوعاً كثيراً وادسل الى كبير الافرنج بيزروا في وصوله اليه لاعانتة في حرب السامري فادسل لذلك غرباناً فاجتمعوا كلهم وحاربوا السامري مع كون جماعة قليلين فخرزل الله بفضل الافرنج وداعي كشي وقتل من جماعتهم كثيراً وانهمروا ولم يصب السامري واصحابه ضرراً مع قتلهم ثم خرجت غربان الافرنج من كشي لتعطيل اسفار المسلمين واخذوا كبرهم وغربانهم خذلهم الله واخذهم اخذ عزيز مقتدر -

ثم في موسم سنة تسعين اداحدى وتسعين سنة اشتدوا في المراقبة على متعلق السامري من اهل كالكوت والبندر الجديد وكابكات وندرينه وتروكوذ وفنان ولازموا عليهم ايام الاوقات من اهل الموسم الى آخره - فتعطل بذلك سفرهم بالكلية والخروج منها الى البلد القريب وتعطل وصول الاذن من تلنادر وقع فيها القحط العظيم الذي لم يعهد قط مثله لملازمتهم البنادر المذكورة من غير قوت ولا تقصير واخذوا مركب وغرباناً حتى انشروا لسان حالهم ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها واجعل لنا من لدنك ولياً واجعل لنا من لدنك نصيراً -

ولكن في موسم السنة الثانية اتفق الافرنج الى كبيرهم ورد من عند الافرنج من رعيته الى السامري فرد المسلمون وهم قليل الى السامري ووقع الوعد بين الافرنج والسامري ببناء القلعة اذا وصل كبيرهم الى السامري في الموسم الذي بعده -

وفي اول الموسم الذي بعده وصل اربعة مركب من برنگال فيجاء كبيرهم

الذى عَيْنُهُ سُلْطَانُهُم - اثنان عند كُووه واثنان قُورِب كُولَم - فَانْغَزَلَ الْكَبِيرُ
الذى كان اولاً فلم يحصل الاجتماع بين السامري وغيرهم الواصل في هذا الموسم
بم يراجه السامري بل رَاح الى كُووه ولم يتوقف في كاليكوت وكان السامري
مُهَيَّأ شَيْئاً كَثِيراً لِلْإِهْدَاءِ الى كبيرهم عند الملاقات فلم ينفع ولما وصل الى
كُووه ارسل السامري بعض كُتْرَاءِهِ فَوَقَعَ التَّلَاقِي وَالصَّلَحَ - وحصل لرعايا
السفر الى بنادير سَاحِلَاتٍ وَغَيْرِهَا لَمَّا كَانَ قَبْلَ - وحصل من سفر مركبين
من كاليكوت الى برا العرب في آخر الموسم اُصْلَحَ اللهُ احوال المسلمين
وَجَبَّ كُسْرَهُمْ وَفَضَّ حَوَائِجَهُمْ آمِينَ

اطراف الاسماء

آدم عليه السلام - ۲ - ۸ - ۱۳ - ۲۶ - ۴۴ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ -	آدم عليه السلام - ۲ - ۸ - ۱۳ - ۲۶ - ۴۴ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ -
آزرجا (علی) - ۴۶ - ۵۰ -	آزرجا (علی) - ۴۶ - ۵۰ -
آشی - ۴۳ -	آشی - ۴۳ -
ابراهیم مرکاس - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ -	ابراهیم مرکاس - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ -
ابن حاجب - ۳ -	ابن حاجب - ۳ -
ابن مالک - ۳ -	ابن مالک - ۳ -
ابن المقری - ۳ -	ابن المقری - ۳ -
ابن الوردی - ۳ -	ابن الوردی - ۳ -
ابی بکر بن سید محمد شطا الدمیاطی	ابی بکر بن سید محمد شطا الدمیاطی
(شیخ عارف بالله) - ۴ - ۵ -	(شیخ عارف بالله) - ۴ - ۵ -
احمد حنبلی - امام - ۸ -	احمد حنبلی - امام - ۸ -
احمد مرکاس - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ -	احمد مرکاس - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ -
ارشاد الالباء - ۴ - ۵ -	ارشاد الالباء - ۴ - ۵ -
ارشاد القاعدین - ۳ -	ارشاد القاعدین - ۳ -
ارکات - ۱۷ -	ارکات - ۱۷ -
ارکاد - ۲۱ - ۲۲ -	ارکاد - ۲۱ - ۲۲ -
افرنج - ۹ - ۱۱ - ۱۲ - ۲۱ - ۲۵ - ۲۶ -	افرنج - ۹ - ۱۱ - ۱۲ - ۲۱ - ۲۵ - ۲۶ -
۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ -	۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ -
۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ -	۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ -
بایزاد شاه - ۳۷ -	بایزاد شاه - ۳۷ -
باسلور - ۴۳ -	باسلور - ۴۳ -
بالثور - ۱۵ -	بالثور - ۱۵ -
بالید - ۳۳ -	بالید - ۳۳ -
بجانگر - ۴۶ -	بجانگر - ۴۶ -
بذفتن - ۲۱ - ۲۲ -	بذفتن - ۲۱ - ۲۲ -
بر العرب - ۵۲ -	بر العرب - ۵۲ -
بروج - ۳۴ -	بروج - ۳۴ -
لبسی - ۳۷ - ۵۰ -	لبسی - ۳۷ - ۵۰ -
بلاد العرب - ۴ -	بلاد العرب - ۴ -
بلاد الفلفل - ۲۳ -	بلاد الفلفل - ۲۳ -
بلینکوٹ - ۲۱ - ۲۵ - ۳۲ - ۳۴ -	بلینکوٹ - ۲۱ - ۲۵ - ۳۲ - ۳۴ -
بنجاله - ۴۵ -	بنجاله - ۴۵ -
بندرا جدید - ۴۴ - ۵۱ -	بندرا جدید - ۴۴ - ۵۱ -

بندر شیول - ۲۶	توررانکا - ۲۱ - ۳۱ - ۳۲
بنیادس - ۳۵	تسپیل الکافیه ۳
بمادرشاه بن مظفرشاه (انجراتی)	تلی - ۲۲
۱۲-۳۲-۳۶-۳۸	تلناد - ۵۱
بیتاله - ۳۸	
بیجاپور - ۶	ثابت بن عین بن محمود الذاهدی ۳
بیسروا - ۵۱-۵۰	نمود - ۴۱

پت - ۲۱	جده ۲۶-۳۱-۳۸
پرنگال - ۹-۲۳-۲۴-۲۵-۲۹-۳۰-۵۱	جده المحروسته ۲۹ -
پرنگالین - ۱-۴-۶-۸	جرفتن ۱۵-۱۶
پرورفور - ۲۱-۳۲-۳۸-۴۷	خزرات - ۲۸-۳۲-۳۷-۴۲
پرورانکا - ۲۱-۳۱-۳۲-۴۷	۲۲-۴۹
تافور - ۲۱-۳۲-۳۶	جلال الدین محمد اکبر بادشاه ۵۰ -
۳۸-۴۰-۴۸	جلال الدین اکبرشاه ۶ -
تاریخ برنگیزان ملبار - ۷	جوجاری - ۳۲
تاریخ فرشته - ۷	جیس برکس - ۷
تحفه الاجا - ۳	چنیا - ۲۱-۳۱-۳۲

تحفه المجاهدین فی بعض اخبار البرنگالین	حبیب بن مالک - ۲۱
۵-۷-۱۰	حسین سنجق لالرومی - ۲۶
تذکره ملبار - ۷	حسین - امیر - ۲۶
ترشیح المستفیدین - ۵	حیدر آباد دکن - ۵
توکور - ۳۲-۴۱-۴۲-۵۱	دابل - ۵۰
توکوری - ۲۱	

- داؤد علیه السلام - ۴
 درس مفتن - ۱۴-۱۵-۱۶-۲۱-۳۲
 سراج القلوب - ۳
 سلیمان الرومی - امیر - ۲۶-۳۱
 سلیمان باشه - ۱۲-۳۹
 سلیمان شاه الرومی - ۱۲-۳۹
 سلیم شاه الرومی - ۲۶-۲۷
 سنجد ارار الرومی - ۳۶
 سورت - ۲۴-۲۹
 سید احمد العلوی السقاف - ۵
 سیرة النبی - ۴
 سیلان - ۱۳-۳۹-۴۳
 دناصری - ۴۳
 دهلی - ۳۷
 دیو - ۳۷-۳۸-۳۹
 دیو جزیرات - ۲۶-۳۶-۵۰
 دیو محل - ۴۱-۴۳
 ذکر یا انصاری - شیخ - ۲

- شالیات - ۱۲-۱۵-۲۱-۳۲-۳۴
 ۳۵-۳۶-۴۳-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹
 شجر - ۱۴-۱۵-۱۶
 شرف بن مالک - ۱۴-۲۱
 شعب الایمان - ۳
 شمس الدین الجوجری - ۲
 شمس الهدی - ۳
 شمس طره - ۴۳
 شول مندول - ۴۳-۴۵
 شهاب الدین ابن حجر المکی - ۱-۱
 شهاب الدین احمد بن عثمان الیمینی - ۲
 شیول بندر - ۴۶
 شیتلاکم - ۴۲
 کتاب الصفا من الشفا - ۳
 رولینڈ سن - میجر - ۶
 ساروم - ۳۹

- زین الدین - شیخ - ۲-۳-۵
 زین الدین ابو یحییٰ بن علی بن احمد المعبری
 زین الدین ابراہیم بن احمد المعبری - ۲
 زین الدین بن عبد الغفرین بن زین الدین
 المعبری - ۴

- سالم الفضلاء - ۴
 سامری - ۱۶-۱۷-۱۸-۲۳-۲۴-۲۵
 ۲۶-۲۷-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵
 ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳
 ۴۴-۴۶-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲

فان - ١-٢-٣-٥-٢١-٢٥-٢٤
٣٢-٣٣-٣٤-٣٥-٣٦-٤١-٤٢-٤٥
٢٩-٥١-

فندريشه - ١٢-١٥-٢١-٢٣-٢٥
٣١-٣٢-٣٣-٤١-٤٢-٤٥-٥١-
فن قایل - ١١-

قایل - ١١-٢٣-٢٥-
قانصوالغوري الملك الاشرف - ٢٥
قاهره مصر - ٥-
قراقرم - ٥٠-
قرق العين - ٥-
قصص الانبياء - ٣٨
قطب الدين بن خواجه غزالي جنتي - ٣
قمرية - ١٢

كابكات - ٢١-٢٥-٣٢
٣٨-٤٢-٥١-
كالكيوت - ١-٢-٣-١١-١٦-٢١
٢٣-٢٤-٣٠-٣١-٣٢-٣٣-٣٥
٣٦-٣٧-٤٠-٤١-٤٢-٥٠-٥١-٥٢

كانفور - ٤
كانج كوت - ١٢-٢٥-
كندكورد - ١٣
كوتوكو - ٢٥

صیوفی - امام - ٣
صین - ٢٣

ظفار - ٢٦

عاد - ١١
عادل آباد - ٥٠

عادل شاه - ٢٥-٢٦-٢٧-٢٨-٢٩-٣٠-٣١-٣٢-٣٣-٣٤-٣٥-٣٦-٣٧-٣٨-٣٩-٤٠-٤١-٤٢-٤٣-٤٤-٤٥-٤٦-٤٧-٤٨-٤٩-٥٠-٥١-٥٢-٥٣-٥٤-٥٥-٥٦-٥٧-٥٨-٥٩-٦٠-٦١-٦٢-٦٣-٦٤-٦٥-٦٦-٦٧-٦٨-٦٩-٧٠-٧١-٧٢-٧٣-٧٤-٧٥-٧٦-٧٧-٧٨-٧٩-٨٠-٨١-٨٢-٨٣-٨٤-٨٥-٨٦-٨٧-٨٨-٨٩-٩٠-٩١-٩٢-٩٣-٩٤-٩٥-٩٦-٩٧-٩٨-٩٩-١٠٠-
عامر بن داؤد - ٣٩
عبدالله بن محمد بن علي التتوري - ٥
عبد الرحمن الادبي المصري - قاضي - ٢
عدن - ٢٦-٢٧-٢٨-٢٩-٣٠-٣١-٣٢-٣٣-٣٤-٣٥-٣٦-٣٧-٣٨-٣٩-٤٠-٤١-٤٢-٤٣-٤٤-٤٥-٤٦-٤٧-٤٨-٤٩-٥٠-٥١-٥٢-٥٣-٥٤-٥٥-٥٦-٥٧-٥٨-٥٩-٦٠-٦١-٦٢-٦٣-٦٤-٦٥-٦٦-٦٧-٦٨-٦٩-٧٠-٧١-٧٢-٧٣-٧٤-٧٥-٧٦-٧٧-٧٨-٧٩-٨٠-٨١-٨٢-٨٣-٨٤-٨٥-٨٦-٨٧-٨٨-٨٩-٩٠-٩١-٩٢-٩٣-٩٤-٩٥-٩٦-٩٧-٩٨-٩٩-١٠٠-
علي ابراهيم مكار - ٣٨-٣٩-
علي بن احمد المعبري - ٢-
علي ازاراجا - ٢٠-٢١-٢٢-٢٣-٢٤-٢٥-٢٦-٢٧-٢٨-٢٩-٣٠-٣١-٣٢-٣٣-٣٤-٣٥-٣٦-٣٧-٣٨-٣٩-٤٠-٤١-٤٢-٤٣-٤٤-٤٥-٤٦-٤٧-٤٨-٤٩-٥٠-٥١-٥٢-٥٣-٥٤-٥٥-٥٦-٥٧-٥٨-٥٩-٦٠-٦١-٦٢-٦٣-٦٤-٦٥-٦٦-٦٧-٦٨-٦٩-٧٠-٧١-٧٢-٧٣-٧٤-٧٥-٧٦-٧٧-٧٨-٧٩-٨٠-٨١-٨٢-٨٣-٨٤-٨٥-٨٦-٨٧-٨٨-٨٩-٩٠-٩١-٩٢-٩٣-٩٤-٩٥-٩٦-٩٧-٩٨-٩٩-١٠٠-
علي الاشقي - ٢٣

علي المردبي - ١١
علي عادل شاه - ٦-١١-٢٥-٢٦-
عناصر المالك - قاضي - ٣

غوري - ٢٦

فتح المعين - ٢-٥
نحر الدين ابو بكر بن قاضي مغل الشاهي - ٢
نريد الدين ابو دهن - ٣

گو-۵ - ۱۱ - ۲۰ - ۲۳ - ۲۷ - ۳۱
 ۴۱ - ۴۲ - ۴۴ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸
 ۵۰ - ۵۲ -

لِزْبَن - ۷

لندن - ۶
 لوپس - پروفسور - ۷

مالک بن حبیب بن مالک ۱۴

مالک بن حبیب - ۱۵
 مالک بن دینار - ۱۴ - ۱۵ - ۲۱ -
 محمد صلی الله علیه وسلم - ۸ - ۱۳
 محمد بن محمد الغزالی - ۳
 محمد قاسم - فرشته - ۷
 محمد زوی الحاروی - ۴
 محمود شاه ولد سلطان مظفر شاه - ۳۵

منا - ۳۶

مدارس - ۶

مرجان - امیر - ۲۷

مسالك لا تقيا - ۴ - ۵

مسکت - ۴۳

مصر - ۵ - ۳۹

مضطی الرومی - امیر - ۳۶

مقداد - ۸

مكة المعطية - ۴ - ۵ -

کشی - ۱۱ - ۲۱ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۷
 ۲۹ - ۳۲ - ۳۴ - ۳۶ - ۳۸ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۵
 ۴۸ - ۵۱ -

کفایه الفرائض خلاصه کتاب الکافی - ۳

کفایة الاتقيا - ۴

کفجلا - ۴۲

کلفنی - ۴۲

کلکته - ۷

کمال الدین ابی شریف - ۲

کمران - ۲۶ - ۳۱

کمری - ۱۴ - ۱۷

کنج صوفی - ۴۰

کنج علی مکار - ۳۶ - ۳۸ - ۳۹ -

کنکن - ۲۸ - ۴۲ - ۴۳

کنسور - ۱۱ - ۱۷ - ۲۱ - ۲۳ - ۲۴

۲۵ - ۲۷ - ۳۰ - ۳۲ - ۴۰

۴۲ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۸ - ۵۰ -

کو تو کلم - ۵۰ -

کوردیب - ۴۲

کوکرو - ۴۱

کولتری - ۱۷ - ۴۲ - ۵۰ -

کولم - ۱۱ - ۱۴ - ۱۵ - ۲۳ -

۲۷ - ۵۲

عجرات - ۵۲

فولکشور - ۷
نیار (جناپو) ۱۸-۱۹-۲۰-۲۱
۲۶-۲۹-۳۲ -
نیلی - ۲۱

وستی ۳۷-۵۰
ویلیرم - ۲۱

هایون بادشاه ۳۷
هدایة الازکیاء ۲-۵
هرموز - ۲۲
هند - ۹-۱۲
هنور - ۲۳-
هیلی ۱۷
هیلی مارادی - ۱۵

یمین - ۲۶
یورپ - ۶
یوسف التوکی - ۲۱

ملاقه - ۲۳
ملاله ۲۳
ملک ایاس - ۲۶-۳۷
ملک توغمن بن ملک ایاس - ۳۶
ملاکو - ۲۳
میلبار - ۱-۲-۳-۶-۹-۱۰
۱۱-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۸-۱۹
۲۱-۲۳-۲۵-۲۶-۲۸-۳۱
۲۲-۳۵-۳۷-۳۸-۴۰
۲۱-۲۲-۲۳-۲۶-۵۰-

مهایم - ۳۷
میلاپور - ۲۳
میلی - ۳۲
مناهیج الاصفیاء - ۲
مخلور - ۱۵-۲۳-۴۵

نازارم - ۲۱
نالک فتن ۲۳
نظام شاه ۲۶-۲۷
نورالدین الایچی ۳

فهرس مشتملات الكتاب

- ١ مقدمة للحكيم سيد شمس الله قادري ١
- ٢ فاتحة الكتاب - ٢
- ٣ القسم الثاني - في بدء ظهور الاسلام في مليبار ٣
- ٤ القسم الثالث - في ذكر نبذة لبيرة من عادات كفرة مليبار ٤
- ٥ القسم الرابع - في ذكر وصول الانج الى مليبار - وشيئ من فعالهم القبيحة ٥
- ٦ الفصل الاول - في ابتداء وصولهم الى مليبار ووقع الخلاف بينهم وبين السامري ولعنهم في كشي وكشوروكولم واخذهم بندر كوهه وتملكهم لها - ٦
- ٧ الفصل الثاني - في الاشارة الى شيئ من قبائح افعالهم - ٧
- ٨ الفصل الثالث - في الحقبة التي الانج وبناهم القلعة في كاليكوت - ٨
- ٩ الفصل الرابع - في سبب الخلا بين السامري والانج وفتح قلعة كاليكوت - ٩

- ١٠ الفصل الخامس - في بناء الافرنج قلعتهم في شاليأولم السامري معهم مرة ٣٣
ثانية -
- ١١ الفصل السادس - في ملح السامري مع الافرنج مرة ثالثة - ٣٦
- ١٢ الفصل السابع - في ملح السلطان بهادر شاه مع الافرنج واعطائه ٣٤
بنادرهم رحمة الله -
- ١٣ الفصل الثامن - في وصول سليمان باشا الى ديودوناجها - ٣٩
- ١٤ الفصل التاسع - في مصالحة السامري والافرنج مرة رابعة - ٣٩
- ١٥ الفصل العاشر - في وقوع الخلاف بين السامري والافرنج - ٤١
- ١٦ الفصل الحادي عشر - في مصالحة السامري والافرنج مرة خامسة - ٤١
- ١٧ الفصل الثاني عشر - في سبب الاختلاف بين السامري والافرنج وخرج ٤٢
الاغربة لمجادتهم -
- ١٨ الفصل الثالث عشر - في حرب قلعة شاليات وفتحها - ٤٤
- ١٩ الفصل الرابع عشر - في بعض احوال الافرنج بعد فتح شاليات - ٤٩

تطبیق الاسماء

Ashie, Achin	اشی
Arkad, Ariyakkad.	ارکاد
Amini, in Lacadive.	امینی
Anderoo, Androth.	اندرو
Baseloor,	کادیب
Bakkanur, Barkur,	باسلور
Baleez, Blaze.	بالنور
Beit, Pit.	بالید
Budpatan,	بت
Ports of Arabia,	بدفتن
Bassi, Bassin.	برالعرب (بنادر عربستان)
Balinkot, Balliancota.	بسی
New Port of Calicot,	بلین کوٹ
Betalah. Puttalam.	بندر جدید
Bezruo,	بیٹالہ (پتلام)
Poronur,	بیزرو
	پرونور

Peravur	بربور
Provarankad	برورن کاد
Puranakad	برون کاد
Tanur	تافور
Travankad, Travancore	تراون کاد
Tarkur, Trichur	ترکور
Tarkudi, Trikkodi	ترکودی
Taravarankad	ترورن کاد
Talnad	تلناد
Jurpatan, Cherupattanam	جرفن
Islands of Malabar,	جزائر ملبار
Laccadive Islands.	
Gujerat,	جزرات - (گجرات)
Chanpa, Champa	چنپا
Dabool	دابل
Darfatan, Dharmapatam	درفتن
Dnasuree	دناصری
Diu	دیو
Diu-Mahal	دیو محل
Ceylon	سیلان
Shaliyat, Chaliyam	شالیات (چالیام)

Shatilakam	شتیلاکم
Shamtura, Sumatra	شمطرا (سماٹره)
Sholmandal, Coromandel	شول مندال - (کارومندل)
Sheiool, Chaul	شیول (چول)
Aden	عدن
Fonan, Ponani	فنان (پونانی)
Fandarinah, Pendarani	فندرینا (پندران)
Fun-Qaeel Cayal-Patanam	فن قایل
Qaeel, Cayal	قایل
Karapatan	قراپتن
Kabkad	کابکات
Calicut	کالیکوٹ
Caeel, Cayal	کایل
Codankaloor, Caranganore	کدن کلور
Cochin	کشی (کوپین)
Kafamjala	کفملا
Kalphini, Calpeni,	کلفنی
Kamhari, Cape Comorin	کامہری
Concon	کنکن
Kanjarkot	کنجراکوٹ
Cannanore	کننور

Peravur	بریور
Provarankad	برودون کاد
Puranakad	برون کاد
Tanur	تافور
Travankad, Travancore	توان کاد
Tarkur, Trichur	تکور
Tarkudi, Trikkodi	توکودی
Taravarankad	ترودون کاد
Talnad	تلناد
Jurpatan, Cherupattanam	جرفتن
Islands of Malabar,	جزائر ملیبار
Laccadive Islands.	
Gujerat,	جزرات - (گجرات)
Chanpa, Champa	چنپا
Dabool	دابل
Darfatan, Dharmapatam	درفتن
Dnasuree	دناصری
Diu	دیو
Diu-Mahal	دیو محل
Ceylon	سیلان
Shaliyat, Chaliysm	شالیات (چالیام)

Shatilakam

شتیلاکم

Shamtura, Sumatra

شمطرا (سماٹره)

Sholmandal, Coromandel

شول مندل - رکارد مندل

Sheiool, Chaul

شیول (چول)

Aden

عدن

Fonan, Ponani

فنان (پونانی)

Fandarinah, Pendarani

فندرینا (پندران)

Fun-Qaeel Cayal-Patanam

فن قایل

Qaeel, Cayal

قایل

Karapatan

قراپتن

Kabkad

کابکات

Calicut

کالیکوٹ

Caeel, Cayal

کایل

Codankaloor, Caranganore

کدن کلور

Cochin

کشی (کوپین)

Kafamjala

کافمجالا

Kalphini, Calpeni,

کالفنی

Kamhari, Cape Comorin

کامہری

Concon

کنکن

Kanjarkot

کنجراکوٹ

Cannanore

کننور

Koto-Kulam, Kuttattulam

کو تو کلام

Kordeeb

کور دیب

Kukur

کو کر

Koltari, Kolthari

کولتری

Kolam, Quilon

کولم

Goa

گوا (گوہ)

Malacca

ملاقہ

Malay

ملایو

Mascat

مسقط

Manici

منکی

Manjeloore, Mangalore

منجلور

Mahaseem

مہایم

Malabar

ملیبار

Mailapur, Mylapore

میلاپور

Naduvaram

نادورم

Nagapatam

ناگپتن

Nella-Man

نلامنظ

Velivaram

ولی ورم

Hormoz

هرموز

Honnor, Honawar

هنور

Heli-Marawi

هلی ماراوی

استدراك

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱	۲	للسلمی	للسلمی
۹	۶	طبا یعیین	طالعیین
۹	۷	منخرئین	منخرئین
۹	۷	جیعاً	جیعاً
۹	۱۱	وازیئوا	واذنوا
۹	۱۲	مفوا	مضوا
۹	۱۶	وما رو	وصاروا
۹	۱۹	لقلته	لقله
۱۰	۸	سیق	یسیره
۷	۱۶	سند	سنه
۱۳	۱۷	اوردرمفتن	اوردرمفتن
۱۵	۱۱	عنه	عند
۱۶	۱۰	سفر	سفره
۱۷	۴	ترد	یرد
۱۸	۷	حرومهم	حرومهم
۱۹	۷	اغوة	اخوة

صواب	خطا	سطر	صفحة
فيزيون	فيدون	١٤	١٩
الدينين	الذينين	٦	٢٠
هو اذنى	هوا ءفى	٩	٠
الدينون	الدينون	١٨	٠
الدينين	الذينين	٢٠	٠
اللقى	آلاتى	٢٠	٠
فاما	حاما	٢١	٠
الخيوط	الخياط	٣	٢١
بلاد	بلاء	١١	٢١
كشى	كثير	٢	٢٣
جاء وانى	جاوانى	٩	٢٣
كشى	كثير	٩	٢٤
كشى	كثير	١٢	٢٤
ناير	نايه	١	٢٥
بالرى	بالرى	٢	٢٥
اذنبوا	ازنبوا	٣	٢٨
رعيتنا	رعيشا	١٠	٢٩
لجرهم	لجرهم	٥	٣١
الماسورين	المأسورين	٥	٣٢
باستيدان	باسيفدان	١	٣٥
بملاع	بمرانح	٥	٣٦
ابغض	البعض	٨	٣٨
فنتين	ستين	٣	٤٠
كفجلا	كنجلا	١٩	٤٢

صفحة	سطر	خطا	صواب
٢٣	٩	شول مندل	شول مندل
٢٢	٦	خبشة	حبشية
٢٢	٩	برفتن	بدفتن
٢٥	٦	الامر	الامن (كان)
٢٦	٨	جدة الاعلى	جده الاعلى
٢٨	١٥	مخزئين	مخذين
٢٨	٢١	مخزئين	مخذين
٥٠	٢	الطلح	الصلح

